جزائے عشق
فاطمہ طارق
Novels World
EZREADERSCHOICE
https://ezreaderschoice.com/
Readers Choice Novels

جزائے عشق

از قلم فاطمہ طارق

مکمل ناول

READERS CHOICE

"سر آپکے لیے ضروری کال آئی ہے" وہ اپنے کام میں مگن تھا جب اسکی سیکٹری آفس کا دروازہ ناک کرتی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔ اسکے ہاتھ میں اسکا موبائل فون تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"جی مس مناہل کس کی کال ہے؟" وہ مصروف انداز میں سامنے ٹیبل پر پڑی فائل پر سائن کرتے ہوئے بولا، کام کے وقت وہ اپنا موبائل سائلنٹ پر رکھتا تھا۔

"اپکے دادا حشمت صاحب کی کال ہے" مناہل چلتی ہوئی اسکے ٹیبل کے پاس آکر بولی اور موبائل کو اسکے سامنے ٹیبل پر رکھا۔

"آغا جان کی کال" اسے اپنے الفاظ کھائی سے آتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اتنے سالوں بعد انکا فون آیا تھا۔

"یس سر آپ کا موبائل بند تھا تو شہیر صاحب نے میرے موبائل پر کال کی۔ آپ بات کریں میں چلتی ہوں" مناہل بولتی کمرے سے نکل گئی۔ وہ کئی پل موبائل کی سکرین کو دیکھتا رہا، بہت ہمت کر کے اسنے موبائل کو پکڑا اور کال کو ہولڈ سے ہٹا کر موبائل کان سے لگایا۔

"ہیلو۔۔۔آغا جان" وہ ہکلاتے ہوئے بولا تھا۔ آج یوں سالوں بعد انکا نام لینا بھی اسے مشکل لگ رہا تھا۔

"تمہارے باپ کو ہارٹ اٹیک آیا ہے، ہسپتال میں بے ہوشی کے عالم میں بھی تمہیں پکار رہا ہے، اگر اپنے باپ کا زرا برابر بھی خیال ہے، تو اس سے ملنے آجاؤ، چاہے اگلے ہی دن چلے جانا" حشمت صاحب کے لہجے میں واضع غصہ تھا، اب یہ غصہ کس بات کا تھا وہ وقار اچھے سے جانتا تھا۔

READERS CHOICE

"ہاٹ اٹیک، آغا جی بابا ٹھیک تو ہیں نا" ہاٹ اٹیک کا سنتے ہی وہ بے چینی سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

"ارے واہ میاں بری فکر ہو رہی ہے، پچھلے پانچ سالوں میں ایک دفع فون کر کے اپنے باپ سے بات کرنے کی تمہیں فرصت نہیں ملی اب برے آئے فکر کرنے والے، ملنا ہے تو آجاؤ اور دعا کرو اسکی طبعیت سنبھل جائے، ویسے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تم جیسی اولاد کی دعائیں کم ہی سنی جاتی ہیں" وہ طنزیہ انداز میں بولتے کال کاٹ گے۔ وقار کئی پل موبائل کی بند سکرین کو گھورتا رہا، پھر جب ہوش آیا تو سیکٹری کو بلوایا۔

"مس مناہل ارجنٹ پاکستان کی دو ٹیکٹس کروائیں، جو بھی پہلی فرصت میں ملے، اور احد کو بلوائیں" وہ کرسی کے پیچھے لٹکا کوٹ پکڑ کر پہنتے ہوئے بولا۔ ساتھ ہی اس نے کسی کو کال ملائی۔

"یس سر" مناہل جلدی سے بولی اور آفس سے نکل گئی۔ جاتے ہی اس نے سب سے پہلے احد کو اسکے کمرے میں بھیجا اور ٹیکٹس بک کرنے لگی۔

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

"وقار کیا ہوا؟ سب ٹھیک تو ہے نا؟" احد کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔ سامنے وقار پریشانی کے عالم میں چکر لگا رہا تھا۔ ساتھ کسی کو موبائل پر انسٹرکشن دے رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اسنے موبائل بند کیا۔

"کچھ ٹھیک نہیں بابا کو ہاٹ اٹیک آیا ہے، مجھے جلد پاکستان جانا پڑے گا" وہ بولا تو احد کو اسکی آواز میں واضع نمی محسوس ہوئی، وہ بنا کچھ کہے اگے بڑھا اور اپنے جان سے عزیز دوست کو گلے سے لگا یا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"انشااللہ انکل کو کچھ نہیں ہوگا، تم فکر مت کرو" وہ اسکی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے دلاسہ دینے والے انداز میں بولا، وقار نے صرف ہاں میں سر ہلایا۔

"ابھی میں ایئرپورٹ جارہاہوں کچھ دیر میں پاکستان کے لیے نکلوں گا" وہ اپنی گیلی آنکھوں کو انگلی کے کنارے سے صاف کرتے ہوئے بولا۔

"زینی کا کیا کرے گا اسے بھی ساتھ لے کر جائے گا؟" احد نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسے یہاں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتا وہ پریشان ہو جائے گی" وقار نے بولتے ہوئے ٹیبل سے اپنی کار کی چابیاں پکڑیں۔

"تم فکر مت کرنا انشااللہ سب ٹھیک ہوگا، اگر کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوئی تو کال کرنا، میں چھوڑنے آؤں؟" احد نے پوچھا۔

"نہیں ایرپورٹ تک ڈرائیور چھوڑ دے گا، تم آفس کو اچھے سے مینج کر لینا، اگر یہاں کوئی مسلہ ہوا تو بتانا میں چلتا ہوں" وہ اپنے موبائل پر کسی کو میسج کرتے ہوئے بولا۔ اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"سر اپکی فلائیٹ سات بجے کی ہوئی ہے ایک گھنٹے میں اپکو ایرپورٹ پہنچنا ہے بہت مشکل سے سیٹس ملیں، اگلی فلائیٹ کل صبح ملے گی تو اپکو فوراً ایرپورٹ جانا ہوگا" مناہل جلدی جلدی وقار کو سب بتا رہی تھی وہ ہاں سر ہلاتا لفٹ کی طرف بڑھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گاڑی کو اسنے ایر پورٹ کی طرف بڑھایا، آدھے گھنٹے میں وہ ایر پورٹ پہنچ گیا تھا۔ وہ پارکنگ میں کھڑا زینب کا انتظار کر رہا تھا۔ تبھی اسے وہ گاڑی سے نکلتی ہوئی دیکھائی دی۔

بلو جینز پر بلیک ٹی شرٹ پہنے، بالوں کو پونی میں قید کیے، ہاتھ میں چھوٹا سا ٹیڈی بیر پکڑے جو کہ اسکا فیورٹ تھا اور چھوٹا سا باربی بیگ پہنے وہ وقار کی طرف بڑھی۔

"ڈیڈ ہم پاکستان جا رہے ہیں؟" وہ بھاگ کر اسکے پاس آتے ہوئے اشتعاق سے بولی، امریکہ میں رہنے کے باوجود وہ اُردو اچھے سے بول لیتی تھی کیونکہ وقار گھر میں اسکے ساتھ اُردو میں ہی بات کرتا تھا۔

"یس مائی پرنسس" وہ اسکو گود میں اُٹھاتے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔ وہ کافی ایکسائیٹڈ ہو گئی۔

"مریم بی آپ اپنا اور گھر کا اچھے سے خیال رکھیے گا ہم جلد لوٹیں گے" وہ پاس کھڑی مریم بی سے بولا۔ جنھوں نے ہاں میں سر ہلایا۔

وہ زینب کو لیے ایر پورٹ کے اندر چلا گیا، کچھ ہی دیر میں وہ جہاز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاں جہاز اپنی منزل کی طرف بڑھنے کے لیے ہواؤں میں اُڑ رہا تھا۔ آج سالوں بعد وہ اپنے وطن جا رہا تھا کچھ سال قبل جب وہ امریکہ واپس آیا تھا تو وہ کافی پریشانی میں تھا، اور آج۔۔۔۔۔۔

"ڈیڈ کیا ہم آغا جان سے بھی ملیں گے، اور رامین، روحی اور عروج پھپھو سے بھی" زنیب ایکسائیٹڈ ہو کر بول رہی تھی۔ وقار اسے سب کے بارے میں بتاتا تھا۔ وہ نا ملتے ہوئے بھی سب کو جانتی تھی۔ اسنے سب کی تصویریں بھی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دیکھیں ہوئیں تھیں۔ وہ ہمیشہ ان سے ملنے کی ضد کرتی پر وقار اسے سمجھا بجھا دیتا، اور آج یوں وہ سب سے ملنے والی تھی یہی سوچ کر وہ کافی ایکسایٹڈ ہو رہی تھی۔

"ہاں میری پرنسس سب سے ملیں گے" وقار اسکے بال سہلاتے ہوئے بولا، وہ پریشان بھی تھا وہاں سب کا رویہ کیسا ہو گا۔ کہی چھوٹی سی زینب کا دل نا ٹوٹ جائے۔

"بہت مزہ آئے گا" وہ اپنے چھوٹے سے بیگ کو کھولتے ہوئے اس میں سے ایک چاکیلٹ نکال کر کھانے لگی، وقار اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"اللہ میرے بابا کی حفاظت کرنا انہیں کچھ نا ہو" وہ کھڑی سے باہر دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں اپنے رب سے مخاطب ہوا۔

**************** ********************

صبح آٹھ بجے کے قریب جہاز ایرپورٹ پر لینڈ ہوا، وہ سامان اور زینب کو لیے ایرپورٹ کے باہر آیا۔ ادھر اُدھر نظریں دورائیں پر کوئی جانا پہچانا چہرہ نظر نا آیا وہ تھوڑا مایوس ہوا۔

"وقار بھائی" تبھی اسے دائیں طرف سے ایک اواز آئی اسنے رخ موڑ کر دیکھا تو سامنے شہیر کھڑا تھا۔

"شہیر" وہ ہلکی سی آواز میں بولا شہیر بھاگتا ہوا اسکے گلے لگا۔ اور رونے لگا، وقار کو کسی انہونی کا احساس ہوا۔

"شہیر بابا تو ٹھیک ہیں نا؟" وہ بولا تو اسکی آواز میں واضح خوف تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہمم وہ اب خطرے سے باہر ہیں، بار بار آپکا نام پکار رہے تھے، اسی لیے ہم سب کے فورس کرنے پر آغا جی نے کال کی" وہ اپنی آنکھیں پونچھتے ہوئے بولا۔

"تو پھر رو کیوں رہا ہے" وقار اسکے بال جو کہ ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اسے ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔ وہ اسکے چچا کا بیٹا تھا پر بھائی سے بھی زیادہ عزیز تھا، وہ دونوں بہت کلوز تھے۔ ان سالوں میں اگر پاکستان سے اسکا تعلق تھا تو وہ بس شہیر کی وجہ سے تھا وہ ہی اسے یہاں کی ساری خبریں دیتا۔ اور گھر میں کسی کو اسکے بارے میں کچھ معلوم نا تھا۔ باقی سب پر تو اس سے بات کرنے پر پابندی لگی ہوئی تھی۔

"اتنے سالوں بعد آپکو دیکھا، تو رونا آگیا" وہ معصوم سا چہرا بنا کر بولا، وقار کو اس پر پیار سا آیا، وہ اس وقت بالکل بھی شرارتی نہیں لگ رہا تھا۔ ورنہ وہ سب کی ناک میں دم کیے رکھتا تھا۔ وقار اسکی بات پر ہلکا سا ہنسا۔

"شہیر چاچو یہاں پر میں بھی ہوں" وہ دونوں آپس میں باتیں کرتے پاس کھڑی زینب کو بھول ہی گے تھے۔ تبھی خود کو یوں اگنور ہوتے پا کر وہ اپنے ماتھے پر بل ڈالے غصے سے بولی۔

"اوو میں تو بھول ہی گیا، میری گولو مولو گڑیا بھی آئی ہے" شہیر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسکے پھولے ہوئے گالوں کو کھینچتے ہوئے بولا۔ وقار ہلکا سا مسکرایا۔ ہلکی سی شیو میں اسکے چہرے پر مسکراہٹ دل کو چرانے کا کام کر سکتی تھی۔

"آہ گندھے چاچو" اسکی حرکت پر زینب زور سے چیختے ہوئے بولی، شہیر کا قہقہ بلند ہوا اسنے آگے بڑھ کر زینب کو اُٹھایا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"چلیں بھائی گاڑی اس طرف ہے" وہ ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ دونوں گاڑی کی طرف بڑھے، چلتے ہوئے مسلسل زینب سے باتیں کر رہا تھا۔ کچھ دیر میں وہ گاڑی میں بیٹھے ہسپتال کی طرف روانہ ہوئے۔

گاڑی ہواؤں سے باتیں کر رہی تھی۔ اور وقار شیشے سے باہر دورتی گاڑیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"تم جیسی اولاد ہونے سے تو بہتر ہے، میں بے اولاد ہوتی"

"تمہیں ذرا شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے "

"وقار میری دعا ہے تم مر جاؤ، میری عزت کو دو کوڑی کا کر دیا "

ایسے کئی جملے اسکے کانوں میں گھونج رہے تھے۔ وہ خود میں ہمت پیدا کر رہا تھا کیسے سب کو فیس کرے، پر آج لگ رہا تھا جیسے وہ سب کے سامنے نظریں نہیں اُٹھا پائے گا۔۔۔۔ان سوچوں کے بھور سے وہ تب نکلا جب گاڑی ہسپتال کے سامنے رکی، جہاں اندر کمرے میں اسکے والد تھے۔

"چلیں بھائی "شہیر نے اسکی طرف دیکھ کر کہا، وہ جانتا تھا اسکے لیے یہ سب کتنا مشکل ہے۔ پر اب تو اسے یہ سب فیس کرنا ہی پڑے گا۔

"ہمم چلو" وہ اپنی طرف کا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔

"چاچو ہم یہاں کس سے ملنے جا رہے ہیں؟ ہم گھر نہیں جا رہے مجھے باقی سب سے ملنا ہے" زینب ہسپتال کو دیکھتے ہوئے بولی۔ وہ تو سوچ رہی تھی کہ گھر جانا ہے سب سے ملنا ہے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"گڑیا پہلے اندر چلتے ہیں اسکے بعد گھر جائیں گے" شہیر اسکا ہاتھ پکڑتے اگے بڑھا وقار اپنے اپ میں ہمت پیدا کرتے شہیر کے ساتھ چلتا ہوا ہسپتال میں داخل ہوا، سامنے کوریڈول تقریباً خالی تھا۔ شہیر اسے لیے اس کمرے میں پاس آیا جہاں ہاشم صاحب ایڈمٹ تھے۔ وہ کچھ پل کے لیے دروازے کے باہر رکا۔ پھر دروازے کو کھولا۔ سامنے بیڈ پر ہاشم صاحب آنکھیں موندھے لیٹے ہوئے تھے، پاس کرسی پر اشرف تایا بیٹھ ہوئے تھے، کمرے کی دوسری طرف آغا جان اور طلحہ چچا کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

وہ لرزتے قدموں سے کمرے میں داخل ہوا سبھی افراد نے آنے والے کو دیکھا، ایک پل اسکی طرف دیکھ کر سبھی نے رخ موڑ لیا، انکا یہ رویہ دیکھ کر وقار کا دل کٹا تھا۔

" السلام علیکم "وہ بہت ہمت کر کے بولا تھا۔ اور قدم اُٹھتا اشرف تایا کے قریب آیا، اگلے ہی پل وہ اپنی کرسی سے اُٹھے اور کمرے سے نکل گے، وہ بھلا اس شخص کو کیسے بولاتے جس نے ماضی میں ان سب کے ساتھ اتنا غلط کیا ہو۔ وقار نے انکے یوں اُٹھ کر جانے پر گہرا سانس لیا اور باقی دونوں کی طرف دیکھا، آغا جان تولا تعلق سے بنے اخبار کو پڑھنے لگے، جو وہ پڑھ کم دیکھ زیادہ رہے تھے اور طلحہ صاحب نے اپنا موبائل نکال کر اسے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ وہ انکی بے رخی کو سہتا وہی کرسی پر بیٹھا اور ہاشم صاحب کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا، وہ اسے اپنی عمر سے کافی کمزور لگے، ہاتھ بہت بوڑھے بوڑھے لگنا شروع ہو گے تھے چہرا پیلا پر گیا تھا اور آنکھوں کے گرد گڈھے نمایاں تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بابا" وہ لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں بولا تھا، آنسوں پلکوں کی بار کو توڑے گال پر بکھرے۔ہاشم صاحب کی انگیوں میں جنمبش سی ہوئی۔

"وووقااار "انہوں نے آہستہ آہستہ اسکا نام لیا۔وقار نے جھٹ سے انکی طرف دیکھا۔

"میرےےے بیٹے تم تم آآگے گے۔یں من جانتا تھا تم آؤگے "وہ لڑکھڑاتے بامشکل اپنی بات مکمل کررہے تھے۔

"ایم سوری بابا میں پہلے نہیں آپایا" وہ بولتے بولتے رو دیا تھا۔اپنے ہاتھوں میں پکڑے انکے ہاتھ پر اپنا سر ٹکا دیا۔

"چل خیر ہے میرےے مرنےے سے پہلےےے تو آگیا نا،اوےے اتنےےے سے ہاٹ اٹیک سےے تیرا باپ نہیں مرنے والا تھا" ہاشم صاحب ہلکا سا ہنس کر بولے۔آغا جان نے اپنی نم آنکھیں صاف کیں۔

"ایسا مت بولیں بابا اللہ اپکو میری عمر بھی لگادے "وہ روتے ہوئے بولا۔

"اوئے گدھے تیری ماں بھی یہی کہتیی ہے، بھلا اتنی عمر لے کر کیا کروں گا" وہ ہلکا سا ہنس کر بولے تھے۔

"چاچوا تنی عمر لے کر مزید ہینڈ سم ہو جایئے گا، ویسے بھی بوڑھے لگ رہے ہیں دیکھیں اپکے سامنے آغا جان کتنے گبرو جوان لگتے ہیں لگتا ہی نہیں ہمارے دادا ہیں ایسا لگتا ہے میرے چھوٹے بھائی ہیں" شہیر ماحول کو خوشگوار کرنے کے لیے درمیان میں کودا تھا کیونکہ زینب یہ سب حیرانگی سے دیکھ رہی تھی اور اپنے ننھے سے ذہین سے سمجھنے کی ناکام کوشش کررہی تھی۔ہاشم صاحب کا قہقہ بلند ہوا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ڈیڈ! داداجان کو کیا ہوا ہے؟" زینب اگے بڑھ کر وقار کے پاس اکر سوالیہ لہجے میں بولی۔ سب کا دھیان اب اس پانچ سال کی اس نیلی آنکھوں والی بچی پر ہوا، سب یہ تو جانتے تھے وقار کی ایک بیٹی ہے اسکے اگے وہ اسکے متعلق کچھ نہیں جانتے تھے۔

"بس تھوڑی سی طبعیت خراب ہوئی ہے" وقار نے ہاشم صاحب کی طرف دیکھ کر کہا۔ جو کہ اپنی پوتی کی طرف مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔

"ڈیڈ یہاں سے اُٹھیں، میں ایک منٹ میں داداجی کو ٹھیک کر دیتی ہوں" وہ وقار کا ہاتھ پکڑے اسے اسکی جگہ سے اُٹھاتے ہوئے بولی۔ سبھی نے اسکے یوں صفائی سے اُردو بولنے کو نوٹ کیا۔ وہ کرسی پر چڑھی اور بیڈ پر بیٹھی۔

"جب ڈیڈ کو بخار ہوتا ہے میں تب یہی کرتی ہوں اور ڈیڈ ٹھیک ہو جاتے ہیں آپ بھی ٹھیک ہو جائیں گے" وہ اگے بڑھی اور انکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولی۔ ہاشم صاحب اس ننھی بچی کی حرکت پر بے ساختہ مسکرائے۔ انہوں نے اپنے کمزور ہاتھوں سے اسے اپنے سینے سے لگایا۔ کچھ دیر بعد وہ علحیدہ ہوئی اور باقی سب کی طرف دیکھنے لگی۔ بیڈ سے نیچے اتر کر وہ چلتی ہوئی آغاجان کے قریب آئی۔

"السلام علیکم! آغاجان" وہ اپنا ننھا ہاتھ آگے کرتے ہوئے بولی۔ اسکے اس انداز پر بے ساختہ آغاجان نے ہاتھ ملالیا۔ وقار کو دل کے ایک کونے میں سکون سا محسوس ہوا، اس سے نا سہی پر اسکی بیٹی سے تو وہ بات کر رہے ہیں۔ ویسے ہی وہ طلحہ چچا سے ملی جنہوں نے مسکرا کر اس سے باتیں کیئں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"شہیر دنوں کو لے کر گھر چلے جاؤ، کچھ دیر میں عثمان آجائے گا، اسے نہیں معلوم کہ یہ یہاں آیا ہے اور میں نہیں چاہتا ہسپتال میں کوئی بدمزگی ہو" کمرے میں داخل ہوتے اشرف صاحب نے کہا۔

"پر تایا جی" وقار ابھی کچھ بول ہی رہا تھا جب انہوں نے ٹوکا۔

"میاں تم یہاں اپنے ماں باپ سے ملنے آئے ہو، ملو ہم نہیں روکیں گے، پر یہ بلاوجہ کے رشتے گاڑھنے کی ضرورت نہیں، تایا کا رشتہ اسی دن ختم ہو چکا تھا جس دن۔۔۔" وہ کہتے کہتے رو کے تھے۔اور اسے اگنور کر کے اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گے۔

"بھائی چلیں" شہیر نے اسے یوں چپ چاپ دیکھا تو فوراً بولا وہ ان دونوں کو لیے ہسپتال سے نکلا۔وہ جانتا تھا یوں اچانک سب ٹھیک نہیں ہو جائے گا ابھی اسے بہت کچھ فیس کرنا ہے وہ جو کر چکا تھا اسکا خامیازہ تو بھگتنا تھا۔آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد انکی گاڑی حشمت ولا کے گیٹ پر رُکی، وہ سامنے اس برے سے ولا کو دیکھ رہا تھا جہاں اس نے اپنی زندگی کا ایک حصہ گزارا تھا۔گیٹ کھل چکا تھا۔گاڑی پورچ میں جا کر رُکی۔

"چلیں اتریں بھائی" جب کچھ دیر تک وہ اپنی جگہ سے نا ہلا تو شہیر بولا۔وہ چونک کر اپنے خیالوں سے نکلا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔زینب شہیر کے ساتھ ہنستی مسکراتی اندر کی طرف بڑھی، وقار ہمت کرتا آگے بڑھا۔داخلی دروازے سے وہ تینوں اندر داخل ہوئے۔سبھی جانتے تھے وہ آنے والا ہے، اسی کیے حال مکمل خالی تھا شائد سب اپنے اپنے کمروں میں تھے۔۔

"ماما کہاں ہیں؟" شہیر اونچی آواز میں شگفتہ بیگم کو بلانے لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیا ہے، کیوں چیخ رہے ہو" شگفتہ بیگم ہاتھ میں بیلن لیے کیچن سے باہر نکلتیں غصے سے بولیں، تبھی انکی نظر وقار اور زینب پر پڑی۔

"دیکھیں وقار بھائی آئے ہیں" وہ اگے بڑھ کر خوشگوار لہجے میں بولا۔

"میں نے ہسپتال میں سب کے لیے کھانا پیک کر دیا ہے، لے جاؤ" وہ سرے سے ان دونوں کو اگنور کرتیں شہیر سے بولیں۔اور واپس کیچن میں چلی گئیں۔وقار کو عجیب سا لگا، شگفتہ چچی اسے بالکل اپنے بچوں سا ٹریٹ کرتیں تھیں۔اور اب وہ اس سے بات کرنا بھی گوارہ نہیں کر رہیں تھیں۔

"رامین آپی! وقار نے سامنے دیکھا تو سیڑیوں کے ساتھ بنے کمرے سے دو سال کے بچے کو چپ کروانے کی کوشش میں لگی رامین نکلی۔جو کہ شہیر کا شور سن چکی تھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ کمرے سے نکلی۔سامنے پورے پانچ سال بعد اپنے بھائی کو دیکھ رک بے ساختہ اسکی آنکھیں بھیگیں۔

"کیسی ہیں؟" وہ اسکے قریب آکر بولا۔یہ سوچتے ہوئے کہ وہ تو جواب دے گی۔

"تم جیسے بھائی کے ہوتے ہوئے اسکی بہنیں کیسی ہو سکتی ہیں؟" ناچاہتے ہوئے اسکا لہجہ تلخ ہوا تھا۔اسکے الفاظوں نے وقار کے دل کو زخمی کیا۔

"مجھے معا۔۔۔" وہ ابھی کچھ بولنے ہی والا تھا جب رامین بنا کچھ سنے کیچن کی طرف بڑھی کیونکہ وہاں سے اسنے عمر کا فیڈر لینا تھا۔وہ وہی چپ سا ہو گیا۔وہ پلٹنے ہی والا تھا جب اسے دو لڑکیوں کی آوازیں آئیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وقار بھائی" اسنے آواز کی سمت دیکھا تو روتی ہوئیں عروج اور مشل کھڑیں نظر آئیں۔ وہ دونوں بھاگ کر اسکے سینے سے لگیں اور رونا تیز کر دیا۔

"آپکو میری بالکل یاد نہیں آئی نا" عروج روتے ہوئے بول رہی تھی۔ وقار کو بھی رونا سا آگیا۔

"اور میری بھی" مشل بھی بولی۔

"اف گندی لڑکیوں دور رہو میرے بھائی کا کوٹ خراب کر دیا، دیکھو ناک لگا دی" شہیر انہیں دور کیا۔ عروج نے چہرے صاف کرتے غصے سے اسے دیکھا۔

"بھائی ہیں میرے جو مرضی کروں، تم مجھے تنگ مت کرو، بھائی میں نے آپکو بہت مس کیا" وہ دوبارہ سے روتے ہوئے اسکے گلے لگی۔ وقار اسکے انداز پر ہلکا سا ہنسا۔ وہ خود دونوں سے پانچ سال بعد مل رہا تھا خود بھی وہ کافی ایمو شنل ہو گیا تھا۔

"مجھے تم دونوں کی بہت یاد آتی تھی، دل کرتا تھا بھاگ کر تم دونوں کے پاس آجاؤں پر۔۔۔" وہ بولتے بولتے رو کا تھا۔

"چاچو! یہ یہاں سب رو کیوں رہے ہیں، وہاں ہسپتال میں بھی دادا جی رو رہے تھے اور یہاں پھپھو بھی" زینب صبح سے انکا برتاؤ دیکھ کر کافی پریشان ہو گئی۔ عروج اور مشل کی نظر اب اس پر پڑی۔

"بھائی یہ ؟" عروج نے زینب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"زینب ہے میری بیٹی" وقار ہولے سے بولا۔ انکو یہ تو پتہ تھا وقار کی ایک بیٹی ہے پر اسکا نام نہیں پتہ تھا۔

"ہیلو! کیسی ہو کیوٹی ؟" مشل نیچے زمین پر بیٹھے زینب کے گال کھینچتے ہوئے بولی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ایم فائین" وہ مسکرا کر بولی۔

عروج، مشل تم زینب کو اپنے پاس رکھو میں ماما سے مل کر آتا ہوں" وقار بول کر پلٹا نیچے سیڑھیوں کی دوسری جانب بنے کمرے کی طرف بڑھا دروازے کے سامنے آکر کھڑا ہوا، بہت ہمت کر کے اسنے دروازے کو دھکیلا دروازہ کھلتا چلا گیا۔ اسکی نظر بیڈ پر سوئیں عابدہ بیگم پر پڑی۔ وہ شائد سو رہیں تھیں، یا سونے کا ناٹک کر رہیں تھیں۔

"امی! وہ انکے قدموں کے پاس بیٹھ کر انکے پاؤں پر ہاتھ رکھتے لڑکھڑاتے لہجے میں بولا تھا۔ عابدہ بیگم نے اسی پل آنکھیں کھولیں۔

"جاؤ یہاں سے" وہ اپنے پاؤں پیچھے کرتے ہوئے بولیں

"کیا میری غلطی اتنی بری تھی، کہ پانچ سال بھی سزا کے لیے کم تھے؟ اتنے سال میں نے کیسے کاٹے ہیں میں جانتا ہوں" وہ انکے پاؤں کو دوبارہ سے چھوتے ہوئے بولا۔ ایک آنسو انکے پاؤں پر گرا۔

"وقار میاں جو تم نے کیا تھا اسکے لیے پانچ سال تو کیا پانچ صدیاں بھی کم ہیں، اپنے باپ سے مل لیا نا اب موقع دیکھتے ہی واپس چلے جانا" وہ اپنے پاؤں دوبارہ کھینچتے ہوئے بیڈ سے اتریں۔ اور ایک نظر اسے دیکھے بنا کمرے سے باہر نکل گئیں۔

وقار وہیں زمین پر بیٹھا اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتا رہا، یہ سزا کیا کم تھی آج اسکی اپنی ماں نے اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا وہ ماں جو دن میں دس دفع صرف اسکی خیریت پوچھنے کے لیے فون کیا کرتی تھی۔ خود کو سھنمبالتا وہ کھڑا ہوا اور کمرے سے باہر نکلا۔ حال مکمل خالی تھا۔ سیڑھیاں چڑھتا وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا، دروازہ کھولا تو کمرہ بالکل ویسا

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہی تھا جیسا وہ چھوڑ کر گیا تھا۔ وہی بلیک اور وائیٹ کی کمبی نیشن سے سجا یا وہ اسکا بیڈ روم تھا۔ جسکی ہر چیز اسکی پسند کی تھی۔ کسی نے ایک پرسنٹ تبدیلی نہیں کی تھی، یوں لگ رہا تھا جیسے ابھی ابھی صفائی کی گئی ہو۔ یقیناً اسکے آنے کا سن کر کمرے کا تالا کھولا گیا ہوگا اسکی نظر بیڈ کے ٹھیک سامنے خالی دیوار پر پڑی، کچھ یاد آیا تو سر جھٹک کر وہ اپنی الماری کی طرف بڑھا، الماری کا دروازہ کھولا تو اسکے سارے کپڑے ترتیب سے ٹنگے ہوئے تھے، اسنے ایک ٹی شرٹ اور پینٹ پکڑی اور واشرم میں فریش ہونے چلا گیا۔

ہاشم صاحب کو ڈسچارج مل چکا تھا، عثمان انہیں لیے گھر پہنچ چکا تھا۔

"چاچو آپکو اب کسی قسم کی ٹینشن نہیں لینی، ڈاکٹر نے سختی سے منع کیا ہے" شہیر انکو گلے سے لگاتے ہوئے بولا۔

"میرے بچے میں بالکل ٹھیک ہوں تم پریشان مت ہو" ہاشم صاحب مسکرا کر بولے، آغا جان کے کہنے پر ہاشم صاحب کو انکے کمرے میں آرام کرنے کے لیے لٹا دیا گیا تھا۔

"ہاہاہا عروج پھپھو آپ ہار گئیں میں جیت گئی" زینب عروج کے کمرے سے نکل کر حال کی طرف بھاگتے ہوئے بولی۔ عثمان کا موبائیل چلاتے ہوئے ہاتھ رکا تھا، اسنے مڑ کر زینب کو دیکھا۔

"یہ کون ہے؟" اسنے ساتھ کھڑے شہیر سے پوچھا۔

"وہ وہ۔۔۔" وہ ہکلایا تھا۔ کیونکہ جواب دینے کا مطلب اس گھر میں قیامت کھڑی کرنا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"السلام علیکم، انکل عثمان، مجھے ڈیڈ نے اپکے بارے میں بھی بتایا تھا، اپکی اور انکی بہت فرینڈ شپ تھی" زینب عثمان کو دیکھتے بھاگ کر اسکے پاس آئی اور اپنا ہاتھ اگے بڑھایا۔

"تمہارے ڈیڈ کا کیا نام ہے؟" وہ سامنے کھڑی بچی کو دیکھتے ہوئے بولا اسکے چہرے میں جسکا عکس اسے نظر آرہا تھا، اس بات کا وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا باقی سب بھی اسی طرف متوجہ تھے۔

"زینب چلو میرے ساتھ ہم دوبارہ کھیلتے ہیں" عروج نے جلدی سے زینب کے سامنے آکر کہا۔

"بھائی چاچو کی میڈیسن تو گاڑی میں ہی ہیں مجھے چابی دیں میں نکال لاؤں" شہیر نے فوراً درمیان میں آکر بات بدلنے کی کوشش کی۔ عروج زینب کا ہاتھ پکڑے پلٹی تھی۔

"روکو زینب مجھے اپنا پورا نام بتاؤ، کس کی بیٹی ہو؟" عثمان نے شہیر کی بات کو فل اگنور کرتے ہوئے کہا۔ عروج اور زینب رہی رک گئی۔

"میری بیٹی ہے وقار ہاشم کی بیٹی زینب وقار ہے" تبھی سیڑھیوں سے نیچے اترتا وقار بولا تھا۔ عثمان نے آنے والے کی طرف دیکھا، تو اسکے ماتھے پر لاتعداد شکنیں پڑیں۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی گھر میں قدم رکھنے کی" وقار کو دیکھتے ہی انتہائی غصے سے اسکی جانب بڑھا اور سیدھا اسکے منہ پر مکہ مارا۔

"عثمان۔۔۔ کافی آوازیں آئیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"خبردار اگر کوئی درمیان میں آیا اس دن نکال دیا تھا آج دوبارہ اس گھر میں قدم رکھنے کی اسکی ہمت کیسے ہوئی"

عثمان نے اسے کالر سے پکڑ کر نیچے زمیں کی طرف پٹکا۔

"ڈیڈ۔۔" زینب یہ سب دیکھتے روتے ہوئے وقار کی طرف بھاگنے لگی پر عروج نے اسے بازو سے پکڑ کر سینے سے لگا لیا تا کہ وہ یہ سب نا دیکھے۔

"عثمان میری بات سنو" وقار نے اُٹھ کر بولنے کی کوشش کی، پر ایک اور منہ پر پڑنے والا مکہ اس چپ کروانے کو کافی تھا۔

کمینے خبردار اگر دوبارہ مجھے میرا نام لیا تو قسم خدا کی یہی گولی مار دوں گا" عثمان اسے کالر سے پکڑ کر گھسیٹا ہوا حال کے دروازے کی طرف بڑھا۔

"بس عثمان رک جاؤ" آغا جان کی آواز پر عثمان کو نا چاہتے ہوئے بھی رکنا پڑا۔

"آغا جان آج نہیں اسکو میں گھر میں برداشت نہیں کر سکتا" عثمان نے پلٹ کر سخت لہجے میں کہا۔

"تو اب تم اپنے دادا پر حکم چلاؤ گے، اسکو اسکے باپ نے بلوایا ہے، اسکی طبعیت ٹھیک نہیں تھی اسی لیے اسے بلانا پڑا۔ اسکے ٹھیک ہوتے ہی میں خود اسکو دھکے دے کر گھر سے نکالوں گا لیکن ابھی میرے کہنے پر تم اسکو جانے دو چھوڑو"

حشمت خان نے اگے بڑھ کر وقار کا کالر عثمان کے ہاتھ سے چھڑوایا۔ اور وقار وہ تو اپنے آغا جان کے منہ سے نکلنے والے الفاظ وقار کو تماچے کی طرح لگے ہ۔ وہ تو اسکا نام تک لینا پسند نہیں کر رہے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"صرف آپکے کہنے پر میں اسے برداشت کر رہا ہوں، ورنہ۔۔۔ صرف کچھ دن۔۔اسکے بعد میں اسے مزید ایک دن بھی برداشت نہیں کروں گا" عثمان نفرت بھری نظروں سے اسے گھورتا ہوا بولا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ رامین فوراً اسکے پیچھے گئی۔

"عروج بچی کو لے کر باہر گھوم آؤ تا کہ اسکا رونا بند ہو کافی سہم گئی ہے" حشمت صاحب نے ایک سخت نظر وقار پر ڈال کر عروج کو کہا، جس نے ہاں میں سر ہلا کر زینب کو اُٹھنا چاہا پر وہ ہاتھ چھڑوا کر وقار کے پاس بھاگتے ہوئے آئی اور اسکی ٹانگوں سے چمٹ گئی۔

"مجھے کہی نہیں جانا وہ گندے انکل دوبارہ سے میرے ڈیڈ کو ماریں گے" وہ روتے ہوئے بول رہی تھی

"زینب میری جان میں بالکل ٹھیک ہوں کوئی نہیں مارے گا آپ کو پاکستان گھومنا تھا نا پھپھو کے ساتھ جاؤ گھوم آؤ" وہ اسے باہوں میں لیتے چپ کرواتے ہوئے بولا۔زینب نے زور سے اسکے گلے میں بازو ڈال کر نفی میں سر ہلایا۔۔

"مجھے میرے ڈیڈ کے ساتھ ہی گھومنا ہے" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بول رہی تھی۔ سبھی اپنے اپنے کمرے میں چلے گے۔

"بھائی اپکا خون نکل رہا ہے چلیں فسٹ ایڈ لے کر آتا ہوں" شہیر نے وقار کے ناک اور ماتھے سے خون نکلتے دیکھا تو بولا۔وقار ہاں میں سر ہلاتا وہی صوفے پر بیٹھ گیا۔اور زینب کو سمجھانے لگا پر وہ خاموش سی ہو گئی تھی یوں مانو کافی سہم چکی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تو شہیر ہم اپنی پرنسس کے ساتھ مارکیٹ چلیں جو ہماری پرنسس کو چاہیے ہو گا وہ لے دیں گے اور ہاں آئیس کریم بھی دلائیں گے" وقار نے اسے لالچ دیا۔ آئس کریم کا سن کر وہ فوراً مان گئی۔

"آپی میں واپس آگیا، اور پتہ ہے میرے ٹیسٹ میں فل مارکس آئے میں فرسٹ آیا، ایم سو پراوڈ آف مائی سلیف" وہ سب آپس میں باتیں کر رہے تھے جب حال میں احمد داخل ہوا، سکول کے یونیفام میں چودہ سالہ احمد بہت پیار لگ رہا تھا۔ سبھی نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"اوئے ناکرو بھائی کیا یہ میری گنہگار آنکھیں میرے ہینڈسم بھائی کو دیکھ رہی ہیں" ایک دم سے سامنے وقار کو دیکھ کر وہ بھاگتا ہوا انکے پاس آیا۔ وقار صوفے سے کھڑا ہوا۔

"ہاں تیرے بھائی ہی ہیں، اب اپنی نوٹنکی انکے سامنے مت شروع کر دینا" شہیر نے اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

"شہیر بھائی ابھی اپکو میری ایکٹنگ ٹینلنٹ کا پتہ نہیں جب میں فیمس ہو جاؤ گا تب دیکھیے گا، اس ٹاپک پر بعد میں بات کریں گے ابھی مجھے بھائی سے باتیں کرنی ہیں" احمد شہیر کو بولتا وقار کی جانب متوجہ ہوا۔ وقار اسے تیز تیز بولتے مسکرایا۔ وہ بچپن سے کافی ذہین اور شرارتی تھا۔ اور یہ ایکٹنگ والے کیڑے کو وہ بھی اچھے سے جانتا تھا۔ وہ کافی دفع اسکی ایکٹنگ کے ہاتھوں مجبور ہوا تھا اسے چیزیں لا کر دینے کے لیے" وقار کو کافی باتیں یاد آئیں۔

"برے وہ گے ہو" وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"میں نے آپکو بہت مس کیا، آپ نے وعدہ کیا تھا، میری گیمز لے کر واپس آئیں گے، پر پانچ سال ہو گے نا تو گیمز آئیں نا ہی آپ، یہاں سے کافی بار کال کی پر کسی نے فون ہی نہیں اُٹھایا" وہ اداس لہجے میں بولا۔ وقار نے کال کی بات

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پر شہیر کو دیکھاوہ اب کیا بتاتا گھر کے ہر فرد کے موبائل سے اور گھر کی لینڈ لائین سے اسکا نمبر بلاک کر دیا تھا۔ شہیر نے نظریں چرائیں۔

"کوئی بات نہیں اب آگیا ہوں جو کہو گے لادوں گا" وقار نے اسے سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تو میں زرا تیار ہو کر آتا ہوں پھر باہر چلیں گے" وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔ اسکے انداز پر سبھی مسکرائے۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب مارکیٹ گے وہاں سے احمد اور زینب نے چیزیں لیں، اور کچھ کھا کر وہ رات کے آٹھ بجے واپس آئے۔ سبھی ڈنر کے ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ وقار کو دیکھ سبھی اُٹھنے لگے۔

"مجھے بھوک نہیں میں کمرے میں جا رہا ہوں" وہ سب کو اُٹھتے دیکھ فوراً بولا، تا کہ کوئی اُٹھے نا، زینب سو چکی تھی عروج اسے اپنے کمرے میں لے گئی۔ سبھی نے ایک دوسرے دے نظریں چُرائیں۔ کسی سے دوسرا نوالہ نا کھایا گیا۔ عابدہ بیگم اُٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

****

بھوکے پیٹ تو اس سے زندگی میں کبھی سویا نہیں گیا تھا تو اب وہ کیسے سو جاتا، یہ عادت عابدہ بیگم نے اسے لگائی تھی، وہ ہمیشہ اسے رات کا کھانا کھائے بغیر کہی جانے نہیں دیتیں تھیں اسکی خوراک پر انہوں نے بہت توجہ دی تھی۔

"اف لگتا ہے کچھ کھانا ہی پڑے گا نیند تو آنے سے رہی اور بھوک سے برا حال ہو رہا ہے" وہ بیڈ سے اترتا پاؤں میں چپل ڈالے کمرے سے نکلا، رات کے وقت یہاں کافی سردی ہو جاتی تھی ویسے بھی نومبر چل رہا تھا موسم ٹھنڈا ہو ہی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

جاتا تھا۔وہ سیرھیاں اترتا نیچے آیا،حال مکمل اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا،صرف کیچم سے ہلکی ہلکی روشنی آرہی تھی،وہ چلتا ہوا کیچن میں داخل ہوا۔کچن میں ہلکی روشنی تھی جسکی وجہ سے نظر کم ہی آرہا تھا۔

"مشل کچھ کھانے کو دے دو"وقار کیچن میں داخل ہوا تو اسنے دیکھا اُون کے سامنے ایک لڑکی کھانا گرم کررہی ہے اسے لگا مِشل ہوگی وہ اسکے قریب آکر بولا۔یوں اپنے قریب سے رات کے اس وقت کسی کی آواز سن کر وہ ایک دم پلٹی اسکے منہ سے چیخ نکلنے لگی جب برق رفتاری سے وقار نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔سامنے کھڑے شخص کو دیکھ اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔اور سانسیں ایک دم رک سی گئیں۔سامنے والے کا حال بھی ویسا ہی تھا۔وہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔اسنے ہاتھ برھا کر اسے چھونا چاہا کہی یہ خواب نا ہو۔

"علیزے۔۔۔"اسنے بامشکل اسکا نام لیا۔اسکے بولنے پر اسکی ذات کا سحر ٹوٹا تھا۔وہ جیسے ایک خواب سے باہر آئی۔اسنے اپنا ہاتھ وہی روک دیا۔آنکھوں میں حیرانگی،غصہ نا جانے کیا کیا تھا۔وقار نے اپنا ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہو کر کھڑا ہوا۔

وہ صبح سات بجے ہسپتال میں ہاشم صاحب سے مل کر آفس چلی گئی،وہاں وہ کافی مصروف رہی ابھی آدھے گھنٹے پہلے ہی وہ گھر آئی تھی۔بھوک کا احساس ہوا تو کیچن میں آئی،کھانا گرم کرنے کے انتظار میں وہ وہاں کھڑی تھی۔

اُون کے بند ہونے کی آواز پر وہ پلٹی،اور اُون سے کھانا نکالا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیسی ہو؟" وہ پلیٹ شلف پر رکھ رہی تھی جب وقار کی آواز آئی۔ یہ وہ الفاظ تھی جو اسے تیر کی طرح چُبھے تھے۔ اسنے زور سے آنکھیں میچیں۔ کیسی ہو، یہ دو الفاظ وہ کیسے استعمال کر سکتا تھا، اس دنیا میں یہی دو الفاظ تھے جسے اسے استعمال کرنے کی آجازت ہی نہیں دینی چاہیے۔ اسنے گہرا سانس لے کر اسکی طرف مڑ کر دیکھا۔

"الحمداللہ بالکل ویسی نہیں ہوں، جیسی پانچ سال قبل چھوڑ کر گے تھے، اللہ نے مجھ جیسی بے وقوف کو تھوڑی سی عقل دے دی، دنیا کو اور اس میں بسنے والے لوگوں کو پہنچاننے میں مدد دی انکے بھیانک چہروں کے سمجھنے کی صلاحیت دے دی" وہ بولی تو لہجے میں ایک سرد پن تھا۔ وہ اسکی جانب دیکھ تک نا پایا۔ اگر دیکھ لیتا تو آج وہ اسکی آنکھوں میں چھپے قرب کے نیچے دب کر دہ جاتا۔ اور شائد زندگی بھر نا اُٹھ پاتا۔

"کھانا گرم ہو گیا ہے کھا لیں" وہ شلف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ اور اسکے بگل سے گزر کر باہر کی طرف بڑھنے لگی۔ تبھی وہ ایک جھٹکے سے روکی کیونکہ اسکی کلائی وقار کے ہاتھ میں تھی۔

"میری بات سنو، جو کچھ ہوا وہ سب" وقار اسکی جانب مڑ کر بول رہا تھا جب ایک جھٹکے سے علیزے نے کلائی چھڑوائی۔

"مسٹر وقار ہاشم آئندہ اپنے ہاتھوں کو کنڑول میں رکھے گا، اب میں آپکی بیوی نہیں ہوں، وہ رشتہ تبھی ختم ہو گیا تھا جب آپ یہاں سے دم دبا کر بھاگ گے تھے" علیزے نے انگلی اُٹھا کر وارنگ دینے والے انداز میں کہا، اسکی انکھوں میں واضع غصہ تھا۔ وہ پلٹ کر کیچن سے نکل گئی۔ وقار نے اپنی انکھوں پر سے چشمہ اتارا اور آنکھوں کو انگلیوں کی پوروں سے دبایا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اسکے جانے کے بعد وقار کی نظر شلف پر پڑے کھانے کی طرف گئی۔اپنے دونوں ہاتھوں سے اسنے شلف کا سہارا لیا۔ انکھیں ضبط کے مارے لال ہو رہیں تھیں۔کھانے کو دیکھتے اسے کیا کچھ یاد نا آیا تھا اسنے اسکے لہجے اسکی انکھوں میں آج کیا کچھ نا دیکھا تھا، خالی پن، سرد مہری، سنجید گی، کیا کچھ نا دیکھا تھا۔

"بہت بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو ہے" کیچن میں داخل ہوتے وہ بولا تھا۔وہ چاول گرم کر رہی تھی جب اسکی آواز سنی۔

"جی چاول بنے ہیں ایک منٹ دیتی ہوں" علیزے نے گرم چاول نکال کر پلیٹ میں نکال کر اسکے سامنے رکھے۔اور کیچن سے نکلنے لگی۔

"تم نہیں کھاؤ گی؟" اسکے یوں جانے پر وہ فوراً بولا۔

"مجھے بھوک نہیں آپ کھائیں" وہ بنا پلٹے بولی چہرے پر ایک پر اسرا مسکراہٹ تھی۔تب وقار نے کندھے اچکاتے پلیٹ اپنی طرف کھسکائی اور چاول کھانے لگا۔یہ جانے بغیر وہ کتنی بھوکی تھی اسنے اپنا کھانا اسے دیا تھا۔اور آج بھی اسنے بالکل وہی کیا وہ آج بھی بنا کھائے وہاں سے چلی گی۔اور اتفاق سے اج بھی چاول ہی بنے تھے۔وقار نے ان چاولوں کی بھری پلیٹ کو دیکھا اور گہرا سانس لے کر بنا انہیں ہاتھ لگائے وہ بھی پلٹ گیا۔اور کچن سے نکل گیا۔

*********************************★****

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

علیزے نے اپنے کمرے میں آکر دروازہ بند کیا۔ وہ ابھی تک شاک میں تھی کیا وہ وہی تھا۔ پورے پانچ سال بعد یوں اچانک اسکو اپنے روبرو دیکھ کر وہ شاک میں تھی۔ کیونکہ گھر والوں نے اسے بھی وقار کے آنے کا نہیں بتایا تھا۔ اور وجہ وہ اچھے سے جانتی تھی۔ وہ وہی بند دروازے کے ساتھ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔ آنسوں رفتار سے اسکے گالوں پر بہ رہے تھے۔ وہ گھٹنوں میں سر دیے رونا شروع ہو گئی۔

"آپ کیوں واپس آئے اپکو واپس نہیں آنا چاہیے تھا" وہ روتے ہوئے خود سے بول رہی تھی۔

"علیزے، کیسی ہو؟" اسکے کچھ دیر پہلے کہے گے جملے اسے اپنے آس پاس سنائی دے رہے تھے۔ اسنے زور سے اپنے کانوں پر دونوں ہاتھ رکھے۔

"کتنے بے رحم ہیں، اتنے زخم دیے، اور جب وہ مندمل ہونے لگے تو دوبارہ واپس آ گے، اور کتنے آرام سے پوچھا، یوں لگا جیسے میرا مزاق اُڑا رہے ہیں، بتاؤ علیزے اشرف میرے دیے گے دھوکے کے بعد کیسی ہو؟" وہ جیسے خود پر ہی ہنس رہی تھی۔ وہ رو رہی تھی زور و قطار رو رہی تھی۔ آواز کہی کمرے سے باہر نا چلی جائے، وہ اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے ہچکیوں کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی، اج پھر سے اسے وہی لمحے یاد آئے، آج دوبارہ سے وہ خود کو اس رات کے دردناک، بھیانک لمحوں میں جکڑی محسوس کر رہی تھی۔ جن سے خود کو نکالنے میں اسے کئی مہینے لگے تھے۔

READERS CHOICE

****

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ساری رات وہ کروٹ پر کروٹ بدلتی رہی، نیند تو جیسے آنکھوں سے ہزاروں میل پرے چلی گئی تھی۔ بار بار ذہین کے پردے میں ماضی کی بھیانک یادیں لہراتیں، ناچاہتے ہوئے بھی آج وہ ان اذیت ناک لمحوں کو سوچ رہی تھی۔ صبح کی اذان کانوں میں گھونجی تو بیڈ سے اُٹھ کر وہ واشروم میں وضو کرنے گئی۔ جائے نماز زمین پر بیچھا کر نماز ادا کی۔ اسنے رو کر اپنے رب سے ہمت مانگی تاکہ وہ ان لمحوں کو ہمت سے گزار سکے۔ آٹھ بجے کے قریب وہ آفس جانے کے لیے تیار ہو کر نیچے آئی، سبھی ایک ساتھ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔ اسنے ٹیبل پر نظر دوڑائی، وقار وہی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کرسی کھینچ کر وہاں بیٹھی اور ناشتہ کرنے لگی۔

"آغا جان!" وہ سبھی خاموشی سی ناشتہ کر رہے تھے جب زینب کی مسکراتی آواز آئی۔ وہ عروج کے کمرے سے بھاگ کر آرہی تھی۔ علیزے نے گردن موڑ کر آنے والی کو دیکھا۔ اسکے چہرے کے خدوخال دیکھ کر وہ ایک سیکنڈ میں پہنچان گئی یہ کس کی بیٹی ہے۔

"مجھے اپکے ساتھ ناشتہ کرنا ہے" وہ آغا جان کے قریب آکر مسکراتے ہوئے بولی۔

"آجاؤ" انہوں نے سب کی طرف دیکھ کر کہا جہاں کئی چہروں پر سختی تھی۔ وہ انکی گود میں بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگی۔

وقار اپنی شرٹ کے کف بند کرتا سڑھیوں سے نیچے اتر کر ان سب کے پاس آیا۔ زینب کو آغا جان کے پاس دیکھ کر وہ ہلکا سا مسکرایا۔ اور کرسی گھسیٹ کر وہاں بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا۔ اسکے آنے سے پورے ٹیبل پر خاموشی چھا گئی تھی۔ اسکی نظر بالکل سامنے بیٹھی علیزے پر پڑی۔ تو رات کی کہی گئی باتیں ذہین میں آئیں۔

"امی بھائی کہاں ہیں؟ انہوں نے ناشتہ کر لیا" علیزے نے جب ٹیبل پر عثمان کو نا دیکھا تو پوچھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہاں وہ جلدی چلا گیا، ویسے بھی ٹیبل پر آتا تو خامخواہ جھگڑا ہو جاتا، میرا بچہ کھانا بھی صحیح سے نا کھا پاتا" فائزہ بیگم نے وقار کو ایک نظر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ وقار سے نولہ تک نا نگلا گیا۔

"میں تو ریسٹورینٹ جا رہا ہوں آج وہاں بڑا ایوینٹ ہونا ہے تو کام بہت زیادہ ہے" طلحہ صاحب اپنا ناشتہ جلدی جلدی ختم کر کے کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔ اور وہاں سے نکل گے۔

"میاں اگر اب پانچ سالوں بعد واپس آنے کا شرف بخشا ہی ہے تو جو غلطی ہم سے پانچ سال پہلے ہو گئی تھی۔ اسکا فیصلہ کر کے ہی جانا، کیونکہ ہمیں بھی اپنی بچی کے مستقبل کا سوچنا ہے" اشرف صاحب اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔ علیزے کا منہ کو جاتا نوالہ رک گیا۔ اسکی پہلی نظر وقار پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"اشرف کیسی باتیں کر رہے ہو؟ صبح صبح یہ باتیں کرنے کا کوئی جواز نہیں آرام سے سب کو ناشتہ کرنے دو۔ آغا جان نے سخت لہجے میں کہا۔

"ابا اسکا کیا پتہ رات تک واپس چلا جائے اسی لیے بول رہا تھا" اشرف صاحب نے وقار پر طنز کا تیر کسا۔ وہ شرمندگی سے سر تک نا اُٹھا سکا۔ علیزے نے بامشکل اپنے آنسوں کو بہنے سے روکا۔ اشرف صاحب غصے میں سے وہاں آوٹ ہو گے۔ اب وہاں بس علیزے، وقار، حشمت صاحب اور رامین، مشل اور عروج بیٹھے ہوئے تھے۔

"ماما، ماما چاچو نے مجھے مارا ہے" تبھی چار سالہ آیان روتا ہوا علیزے کے پاس آیا۔ یہی وقار کو جھٹکا لگا وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔ چہرے پر حیرانگی سی تھی۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ اسکا کوئی بیٹا بھی ہے۔ اسنے حشمت صاحب کی طرف دیکھا۔ جیسے پوچھ رہا ہو مجھے کیوں نہیں بتایا۔ علیزے نے ایک نظر وقار کو دیکھ کر آیان کو گود میں لیا۔ عروج اپنی جگہ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سے اُٹھی اور زینب کو لے کر باہر چلی گئی۔ وہ نہیں چاہتی تھی اتنی چھوٹی بچی یہ سب دیکھے۔ کل ہوئی لڑائی سے وہ کافی پریشان تھی۔

"علیزے آپی میں بس اسے اُٹھا کر باہر لا رہا تھا تبھی اسنے میرے بال پکڑ لیے یہ دیکھیں کیا حال کر دیا بالوں کا ابھی سیٹ کیے تھے میں نے بس چھڑوائیں ہی ہیں بھائی صاحب نے رونا شروع کر دیا۔ اور کیسے کیسے مجھ پر الزام لگائے" شہیر نے فوراً اپنی صفائی پیش کی، کیونکہ سبھی جانتے تھے، گھر میں سب سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے کوئی اسکا ہاتھ تک لگانے نہیں دیتا تھا۔ ہاتھ تو کیا کوئی اونچی آواز میں بات نہیں کرتا تھا۔

"میری جان، چاچو بال چھڑوا رہے تھے، اور آپ نے انکے بال کیوں پکڑے وہ بڑے ہیں بدتمیزی ہوئی نا" علیزے نے اسے ہلکا سا ڈانٹا۔

"میں آپ سے ناراض تھا آپ کیوں لیٹ آئیں، اور مجھے چاچو کے پاس سونا پڑا" وہ علیزے کے گرد اپنے چھوٹے سے بازو تنگ کرتے ہوئے روٹھے ہوئے لہجے میں بولا۔ علیزے نے اسکے ماتھے پر پیار کرتے سوری کہا۔

"کوئی مجھے بتانے کی ضہمت کرے گا یہ سب مجھے کیوں معلوم نہیں؟" وقار سے اب مزید برداشت نا ہوا وہ غصے سے بولا۔

"کیونکہ میاں تم یہاں سے بھاگ گے تھے، اپنی بیوی کے پاس، تو یہاں پر کیا ہو رہا تھا اور کیوں اور رہا تھا وہ سب ہمیں تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں تھی" حشمت صاحب نے بھرپور طنز کے تیر مارے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"واٹ آغا جان مجھے بتانے کی ضرورت نہیں تھی؟ کیا مجھے حق نہیں یہ تک جاننے کا کہ میرا ایک بیٹا ہے، کیا اتنا گیا گزرا ہوں کہ اتنی اہم بات تک نا جان سکوں۔" اسکے لہجے میں افسوس غصہ، شکوہ تھا۔

"جب آپکو کو یہ جاننے کی ضہمت نہیں تھی، کہ جس لڑکی کو اپنی بیوی بنا کر آیا تھا وہ کس حال میں ہے، میرے اتنے برے دھوکے کے بعد وہ زندہ بھی ہے کہ مر گئی، تو مجھے نہیں لگتا اپکو آیان کے بارے میں بتانے کی رتی بھر بھی ضرورت تھی۔ آیان میرا بیٹا ہے، اپکا اسکے ساتھ کوئی تعلق نہیں، تو بہتر ہو گا ہم دونوں سے دور رہیں بلا وجہ کے حق مت جتائیں" علیزے آیان کو اپنے سینے سے لگاتی اپنی جگہ سے اُٹھتی غصے اور نم لہجے میں بولی۔ آیان کو لیے وہاں سے چلی گئی۔ وقار خاموش سا ہو گیا۔ وہ بولتا بھی کیا اسکا ایک ایک لفظ سچ تھا۔ وہ اپنی کرسی پر ڈھے سا گیا۔ اسنے اپنا سر ہاتھوں پر گرا دیا۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے سب کچھ کتنا اُلجھ چکا تھا۔

*********************"***********

وہ اس وقت آفس میں بیٹھی صبح ہوئی باتوں کو سوچ رہی تھی۔ اسکا دماغ درد سے پھٹ رہا تھا۔ لنچ ٹائم عثمان نے اسے اپنے کمرے میں بلوایا تھا۔

"جی بھائی کیا بات ہے؟" وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"تمہیں وقار کے بارے میں معلوم ہو گیا؟" عثمان نے بات کا آغاز کرنے کے لیے کہا۔

"جی پتہ ہے" وہ اپنی انگلی میں پہنی ہوئی انگھوٹی کو گھوماتے ہوئے بولی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"علیزے کبھی یہ محسوس نا کرنا تم اکیلی ہو، میں تمہارا بھائی ہمیشہ ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہے۔بہت جلد اس سے تمہاری جان چھڑوا دوں گا" عثمان نے پریشان سا دیکھا تو فوراً بولا۔

"آپ بس یہ خیال رکھیں کے میرے بیٹے پر انکا کوئی حق نہیں، اور فضول کے حق جتائے بھی نا، باقی جو کرنا ہے کریں میں آپکو نہیں روکوں گی" علیزے نے گہرا سانس لے کر خود کو پر سکون کرتے ہوئے کہا۔

"آیان کے تو آس پاس بھی بھٹکنے نہیں دوں گا حق جتانے کی بات تو بہت دور کی ہے، تم کام ختم کر لو پھر اکھٹے گھر چلیں گے" عثمان نے کہا تو وہ سر ہلاتی آفس سے باہر چلی گئی۔

"تمہارے ساتھ پہلے غلط ہونے کو میں روک نا سکا پر اب میں ایک پرسنٹ بھی تمہارے ساتھ غلط نہیں ہونے دوں گا یہ میرا عثمان اشرف کا خود سے وعدہ ہے" اسکے جانے کے بعد وہ خود سے عہدہ کر رہا تھا۔ کیونکہ وہ اسکی حالت کا گواہ تھا کس طریقے سے سب گھر والوں نے اسے سھنبالا تھا یہ وہی جانتے تھے۔

****

جب سے پتہ چلا کہ آیان اسکا بیٹا ہے وہ تب سے گھر سے باہر نکلا ہوا تھا، ہزاروں سوچیں اسکے دماغ میں چل رہیں تھیں، شام کے وقت وہ حشمت ولا داخل ہوا، اسکی حالت کچھ بکھری بکھری سی تھی۔ وہ چلتا ہوا حال میں آیا جہاں عروج اور شہیر سر جوڑے کسی پلاننگ میں مصروف تھے۔

"شہیر! مجھے تم سے بات کرنی ہے؟" وقار نے اسکے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔ اور شہیر کو معلوم تھا کہ وہ کیا پوچھنا چاہ رہا ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم مجھے بھائی مانتے تھے نا،اور کہتے بھی تھے میں آپکو سب بتاتا ہوں، تو اتنی بری بات تم نے کیوں نہیں بتائی، کیوں مجھ سے چھپائی بولو" وقار غصے میں اس پر چلایا۔

"وہ دراصل بھائی" شہیر اسکے غصے کو دیکھ کر ایک پل کے لیے ڈر سا گیا۔

"جب ہماری بات ہوتی تھی تب ایک پل بھی تم نے اس بات کا احساس کیوں نہیں ہونے دیا، کیا اتنا پرایا ہو گیا تھا۔" اب کی بار اسکے لہجے میں غصے نہیں تھا بے بسی تھی۔ شہیر کے دل کو کچھ ہوا وہ جواب دینے والا تھا۔۔ تبھی عثمان تیز تیز چلتا ان دونوں کے پاس آیا۔ وہ انکی باتیں سن چکا تھا علیزے اور عثمان ابھی گھر آے تھے۔

"کیا مطلب بات ہوتی تھی، کیا تم اس گھٹیا انسان سے باتیں کرتے تھے بولو" عثمان کے ماتھے پر بل پڑے تھا غصہ واضع تھا، شہیر ایک دم ڈرا۔

"ٹھاہ، جب میں نے منع کیا تھا اس خبیث سے کوئی تعلق نہیں رکھے گا، نا ملنا جلنا فون پر تو تم نے کیوں رکھا" عثمان نے شہیر کو کھینچ کر ایک اور تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔ علیزے جلدی سے انکے پاس آئی۔

"عثمان یہ کیا کر رہے ہو؟" وقار نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کرنا چاہا۔ جب اسکا ایک تھپڑ اسکی گال پر پڑا۔

"تم۔۔۔ میرا دل تو کر رہا ہے ابھی دھکے دے کر نکال دوں، تم میں زرا شرم تو ہے نہیں، منہ اُٹھا کر واپس آ گے، اور مزے کی بات ساتھ میں اپنی بچی لے آئے، لو دیکھو سب اسکی ماں کی وجہ سے میں نے تم سب کو پورے خاندان کے سامنے زلیل کر کے رکھ دیا تھا، بے شرم" عثمان نے غصے میں اپنے اندر کا غُبار نکالا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اگر میں تمہاری عزت کر رہا ہوں تو اچھا ہو گا تم بھی اپنی حدیں مت بھولیں یہ بار بار ہاتھ اُٹھانا مجھے میری حدود سے باہر نکلنے پر اُکسار ہا ہے، اور میری بیٹی کو اس سب میں مت گھسیٹ" وقار کا بھی اب ضبط جواب دے گیا۔ وہ اپنا غصہ بامشکل ضبط کرتے ہوئے۔

"اُو واہ واہ بھائی صاحب کے تو اچھے خاصے پر نکل آئے ہیں، اور تمہاری حدود کون سی ہیں؟ ساری حدودیں تم پہلے ہی پار کر چکے ہو اور بہت اچھے سے پار کی ہیں انکے زخم آج تک ڈھو رہے ہیں۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے ہم ہاتھ اُٹھانا چاہتے ہو، اُٹھاؤ" عثمان اسکو دو تین بار ہلکا ہلکا دھکہ دیتے ہوئے بولا۔ وقار نے کوشش کی اپنا غصہ دبائے رکھے۔

"عثمان بس بہت ہوا تم نے گھر کو لڑائی کا میدان سمجھ لیا ہے" فائزہ بیگم جو کہ کیچن میں تھیں باہر شور سنا تو فوراً باہر آئیں، انہوں نے عثمان کو تھپڑ مارتے دیکھا۔

"جب اپنوں کی شکل میں پیٹھ پر چھرا گھونپنے والے پالیں ہوں، تو گھر تو لڑائی کا میدان بن ہی جاتا ہے" وہ وقار کو دیکھتا بھر پور طنز مارتا وہاں سے نکل گیا۔ وقار نے اس جگہ سے جانا ہی مناسب سمجھا۔ شہیر صوفے پر بیٹھا۔ اسکی انکھوں سے انسوں نکل رہے تھے۔ علیزے اسکے پاس آکر بیٹھی۔

"تم ٹھیک ہو؟ عثمان بھائی نے زیادہ زور سے مار دیا؟" وہ اسکے لیے فکر مند ہو رہی تھی۔

"نہیں! مجھے رونا تو دونوں کی لڑائی دیکھ کر آیا، پہلے کتنے اچھے دوست تھے، اور اب یوں لڑ رہے ہیں" وہ اپنی انکھیں صاف کرتے ہوئے بولا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اب تو شائد یہ روز دیکھنے کو ملے، تم رومت، روتے بالکل اچھے نہیں لگ رہے، ہنستے ہوئے اچھے لگتے ہیں، ویسے آیان کہاں ہے؟"علیز نے اسکے بال بگارتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے نہیں پتہ ویسے بھی ہماری کٹی چل رہی ہے"شہیر نے اپنے بال دوبارہ سے صحیح کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے! چلو پھر میں اپنی جان کو ڈھونڈتی ہوں"علیزے ہلکا سا مسکرا کر اپنے کمرے کی طرف گئی۔

"کرائم پاٹنر! تم ٹھیک ہونا"عروج کو اب اسکی ٹینشن لگی ہوئی تھی۔دونوں ایک دوسرے کے بہت اچھے دوست تھے ایک دوسرے کو چھیرتے اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو چھپاتے بھی تھے۔

"ہمم! عروج تم تو میری کرائیم پاٹنر ہو تو ایک کام کروگی جو آج اسامنٹ ملا تھا اسے بنادو، مجھے وقار بھائی کو ماننا بھی ہے۔"وہ چہرے پر انتہا کی معصومیت طاری کرتے ہوئے بولا۔

"اچھا میں بنادوں گی پر بدلے میں تمہیں کل میرے ساتھ روحی کی برتھ دے پارٹی پر چلنا پڑے گا"عروج نے بھی اپنا کام نکلوانا چاہا۔

"نہیں یار وہ بہت پکاتی ہے"شہیر نے فوراً انکار کیا۔پر عروج کے گھونے پر وہ مان گیا کیونکہ وہ جانتا تھا روحی اسکی بہت اچھی دوست ہے پر اسکی خامی بس اتنی سی تھی وہ کافی باتونی تھی۔

****

کیا ہوا پریشان ہو؟"وقار ہاشم صاحب کے کمرے میں آیا، وہ بیڈ پر بیٹھے کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھے، اسکی تھکے ہوئے چہرے کو دیکھتے پوچھ بیٹھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"جس باپ کو پانچ سال بعد پتہ چلے اسکا ایک بیٹا ہے، وہ پریشان نہیں ہو گا تو اور کیا ہو گا" وہ جیسے خود پر ہی ہنس رہا تھا۔

"تو تمہیں اس بات سے پریشانی ہے کہ آیان تمہارا بیٹا ہے" ہاشم صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"پریشانی اس بات کی ہے کہ اتنے سال میں بے خبر رہا" وہ اپنا سر ہاتھوں مین گرا کر بولا۔

"کیا تم علیزے کو طلاق دینے کے بارے میں سوچ رہے تھے؟ اب پتہ چلا کہ تمہارا بیٹا ہے تو اب تمہیں اسکے لیے دونوں کو اپنانا پڑے گا؟" ہاشم صاحب نے اپنے دل مین آیا سوال فوراً پوچھ لیا۔

"کیسی بات کر رہے ہیں بابا آپ اچھے سے جانتے ہی۔ میں نے اس سے شادی چھوڑنے کے لیے نہیں کی تھی، بس اب جب سوچتا ہوں وہ میری وجہ سے کتنی مشکلوں سے گزری ہے تو خود پر غصہ آتا ہے" وہ اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"تو اب کس بات کی پریشانی ہے، اگر تم سب ٹھیک کرنا چاہتے ہو تو کرو میں تمہارے ساتھ ہوں" ہاشم صاحب نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

"آپکو یہ سب اتنا آسان لگ رہا ہے، پورا گھر اس وقت میرا دشمن بنا ہوا ہے، سب کا بس چلے ابھی مجھے نکال کر باہر پھینکے، ویسے میں یہ ڈیزرو بھی کرتا ہوں، انکی بیٹی کے ساتھ اچھا تو کیا نہیں" وہ گہرا سانس خارج کرتا بولا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اگر ماضی میں اٹکے رہو گے تو مستقبل کو بہتر نہیں بنا پاؤ گے، تو میرے یار ہمت کر اور چیزوں کو بہتر کرنے کی تیاری کر، سبھی چیزیں آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائیں گی" ہاشم صاحب نے ہلکا سا ہنس کر کہا، وقار بھی مسکرا دیا۔ اب اسے بہت اچھے سے معلوم ہو چکا تھا اسے کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے۔

****

حشمت ولا میں حشمت صاحب صاحب کے تین بیٹے اپنی فیملیز کے ساتھ رہتے ہیں، سب سے بڑے بیٹے اشرف صاحب جن کی بیگم فائزہ بیگم تھیں، انکے دو بچے عثمان اور علیزے ہیں۔ پانچ سال پہلے عثمان کی شادی رامین سے ہوئی اور انکے دو جڑواں بیٹے عمر اور ہادی ہیں۔ دوسرے نمبر پر ہاشم صاحب جن کی بیگم عابدہ بیگم ہیں۔ انکی تین بیٹیاں عروج، رامین، مشل اور ایک بیٹا وقار ہے۔ عروج شہیر کی کلاس فیلو ہے، مشل گریجوائیشن کر کے اب فری ہے۔ اور وقار کی امریکہ میں کمپنی ہے۔ تیسرے نمبر پر طلحہ صاحب جنکی بیگم شگفتہ بیگم ہیں اور انکے دو بیٹے شہیر اور احمد ہیں۔ شہیر یونی کے اخری سال میں ہے، اور احمد دسویں کلاس میں ہے۔

****

"دادای جان مجھے بھوک لگی ہے نوڈلز بنادیں" زینب کیچن میں داخل ہوتے ہوئے بولی، وہ کافی دیر سے عروج اور مشل کو ڈھونڈ رہی تھی پر وہ کہی نا ملیں تو وہ خود کیچن میں آ گئی۔ جہاں سامنے عابدہ بیگم اور فائزہ بیگم کھانا بنا رہیں تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"باہر بیٹھو عروج بنا کر دے دے گی،اور دوبارہ مجھے دادی کہنے کی ضرورت نہیں" عابدہ بیگم کافی روڈ لہجے میں بولیں۔

"پر آپ میری دادی ہیں،ڈیڈ نے بتایا تھا تو میں آپکو دادی کیوں نہیں کہہ سکتی؟آپ میری پیاری سی دادی جان ہو" زینب انکے سامنے آکر بولی۔یہ اسکی ہمیشہ سے عادت تھی،وہ بات کی تہ تک جانے کی عادی تھی۔وہ ریزن جاننے کی ہمیشہ کوشش کرتی۔

"بولا نا ایک دفع بات سمجھ نہیں آتی،میں تمہاری کچھ نہیں لگتی باہر دفع ہو جاؤ" عابدہ بیگم اسکے بار بار دادی کہنے پر چڑتے ہوئے غصے اور تیز لہجے میں بولیں۔زینب انکے چلانے پر ایک دم سے پیچھے ہٹی۔

"عابدہ چھوٹی سی بچی ہے ایسے مت بولو" فائزہ بیگم نے انہیں سمجھانا چاہا۔

"بھابھی اسکا چہرہ دیکھتی ہوں تو اسکی منحوس ماں کا چہرہ نظر آجاتا ہے،اسکی وجہ سے ہمارے گھر میں بے سکونی پھیل گئی" عابدہ بیگم نے نفرت بھری نظروں سے زینب کو دیکھتے ہوئے کہا۔زنیب کافی سہم گئی تھی،وہ مڑ کر کیچن سے نکل گئی۔

"اس سب کا زمہ دار تو وقار ہے نا کہ اسکی امریکہ والی بیوی" فائزہ بیگم نے تلخ لہجے میں کہا جسے عابدہ بیگم نے بہت اچھے سے محسوس کیا۔اس ولا میں سب مل جل کر رہتے ہیں عابدہ بیگم کا اپنی دیورانیوں کے ساتھ بہنوں والا تعلق ہے،اتنا کچھ ہو جانے کے باوجود بھی انہوں نے کبھی عابدہ بیگم سے غلط انداز میں بات نہیں کی،پر وہ ایک ماں تھیں تو اپنی بیٹی کا دکھ انسے بھی دیکھا نہیں جا رہا تھا۔تبھی وہ کبھی کبھی کچھ سخت جملے بول دیتیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"یہی تو دکھ ہے کہ وہ میرا بیٹا ہے جسکی میں تربیت بھی ٹھیک سے نہیں کر پائی" عابدہ بیگم نے نم لہجے میں کہا۔

****

زینب کی اس گھر میں صرف عروج، مشل ہاشم صاحب اور آغا جی سے بات ہوتی تھی، باقی سب اسکو اگنور ہی کرتے تھے، عروج چونکہ آج شہیر کے ساتھ اپنی دوست روحی کی برتھ ڈے پارٹی پر گئی تھی، اور مشل اپنے ہونے والی نند کے ساتھ شاپنگ پر گئی تھی، ہاشم صاحب آرام کر رہے تھے اور آغا جی پارک میں واک کرنے گے تھے یوں مانو وہ اب کسی سے بات نہیں کر پا رہی تھی، عابدہ بیگم کے غلط رویے پر وہ روتی ہوئی باہر گارڈن کی سیڑھیوں پر بیٹھی تھی۔ اپنا سر گھٹنوں پر دیے وہ رو رہی تھی۔ تبھی ایک گاڑی اندر داخل ہوئی۔ گاڑی سے وقار اور اسکا دوست زبیر نکلا، وقار چار بجے کے قریب اس سے ملنے گیا تھا۔ زبیر اور مشل ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے اور پندرہ دن تک انکی شادی ہونے والی تھی۔ زبیر نے یہ سب اسے بہت پہلے بتایا تھا۔ وہ دونوں باتیں کرتے اندر جا رہے تھے جب وقار کی نظر زینب پر پڑی۔ اسے روتے دیکھ وہ فوراً اسکی طرف بڑھا۔

"زینب میری جان کیا ہوا رو کیوں رہی ہو؟ وقار نے فوراً اسے گود میں لیتے ہوئے کہا۔ اسکا چہرا پورا بھیگا ہوا تھا۔ وہ بہت زیادہ رو رہی تھی۔

"سبھی باہر چلے گے، میں اکیلی گھر میں تھی، بہت بھوک لگی تھی دادی جان سے نوڈلز بنانے کے لیے کہا تو انہوں نے ڈانٹ دیا" وہ روتے ہوئے سب بتا رہی تھی۔ وقار کے دل کو کچھ ہوا۔ وہ بچی جسکے کھانے پینے کی ہر چیز اسکے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کمرے میں ہوتی تھی وہ جو بھی کہتی اسی پل اسے مل جاتا، وہ آج بھوکی تھی اور رو رہی تھی۔ وقار اسے گود میں لیے کھڑا ہوا۔

"بس اتنی سی بات ابھی دیکھنا ڈیڈا اپکو چٹکی بجاتے نودلز اور سینڈوچ بنا کر دیتے" وقار اسے کندھے سے لگائے کھڑا ہوا اور زبیر کو اشارہ کرتا اندر داخل ہوا۔ جہاں سب نے ڈنر کر لیا تھا پر کسی نے زینب کو بلانے کی زحمت نا کی۔ ٹیوی حال میں شگفتہ، عابدہ اور فائزہ بیگم بیٹھیں ہم ٹیوی کا ڈرامہ دیکھ رہیں تھیں، وقار کا آنا انہوں نے اگنور کیا۔ ہاں زبیر ان سے سلام کو کے انکے پاس ہی بیٹھا باتیں کرنے لگا وہ اس گھر کا ہونے والا داماد تھا۔ وقار ان سب کا رویہ چپ کر کے سہتا ہوا کیچن میں داخل ہو۔ زینب کو شلف پر بیٹھایا اور خود سینڈوچ بنا۔ کی کوشش کرنے لگا آج تک اسنے انڈا تک نا بنانا تھا تو آج سینڈوچ کیسے بن جاتے۔

"اوکے فائن آیان صرف آج نوڈلز ملیں گے کل سے اپکو دودھ پینا پڑے گا ڈاکٹر نے خاص بولا ہے اپکو اچھی ڈائیٹ کھانی ہے" تبھی علیزے آیان کو گود میں اُٹھا کیچن میں داخل ہوئی کیونکہ وہ ضد کر رہا تھا کہ نوڈلز ہی کھانے ہیں سبھی جانتے تھے وہ نوڈلز اور پاستا کا کتنا شوقین ہے۔ وہ کیچن میں داخل ہوئی تو اسکی نظر ان دونوں پر پڑی جہاں وقار ہاتھ میں ٹماٹر اور کھیرا لیے اسے کاٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اور زینب چپ سی شلف پر بیٹھی تھی اسکے آنے پر وقار نے مڑ کر دیکھا۔ آج علیزے اسے اگنور کرتے آیان کو زینب کے پاس شلف پر بیٹھاتی سامنے ڈبے سے نوڈلز کا ایک پیکٹ نکالنے بنانے لگی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"علیزے زینب کے لیے بھی بنالو، اسے بھی نوڈلز کھانے ہیں میں تب تک سینڈوچ بنالیتا ہوں" وہ مصروف سے انداز میں بولا جیسے ان دونوں کے درمیان یہ سب روز کا ہو۔ علیزے نے گہرا سانس لیا اور ایک اور پیکٹ نکال کر بنانے لگی۔ وقار بہت ہی دھیان سے ٹماٹر کو کاٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کہ وہ برابر گول کٹے پر وہ خراب ہوتے جا رہا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے؟" زینب نے ساتھ بیٹھے آیان سے پوچھا۔

"آیان" وہ بس اتنا ہی بولا۔

"سو کیوٹ نیم، تم کتنے گولو مولو ہو" زینب نے اسکی گال کھینچتے ہوئے کہا۔ آیان زور سے چلایا۔ علیزے نے مڑ کر دونوں کو دیکھا۔

"کیا تم میرے دوست بنو گے، کیونکہ اس گھر میں سب بزی رہتے ہیں، تم اور میں دونوں کھیلیں گے" زینب نے کچھ سوچ کر اپنا ہاتھ آیان کے آگے بڑھایا۔ آیان نے اپنی چھوٹی انکھوں کو اور چھوٹا کرتے ہوئے اسے دیکھا اور اسکے ہاتھ سے ہاتھ ملا لیا۔ علیزے نے حیرانگی سے اسے دیکھا وہ کبھی کسی سے زیادہ جلدی بات نہیں کرتا تھا۔ اور اب زینب سے دو منٹ میں دوستی، جسکا مطلب تھا وہ اسے پسند آئی تھی۔

"میں بنا دیتی ہوں آپ زینب کو لے کر باہر جائیں" علیزے نے اسکے ہاتھ سے چھری پکڑتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ سامنے ٹماٹر اور کھیرے کا برا حال دیکھ چکی تھی۔ مزید اس سے ٹماٹر اور کھیرے کا پوسٹ مارٹم برداشت نا ہوا تو فوراً بولی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تھینکس ! مجھے تو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی یہ گول کیوں نہیں کٹ رہا" وقار نے اسکا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

علیزے چپ ہی رہی۔

"چلو زینب اور آیان باہر چلتے ہیں" وقار ہاتھ دھو کر ان دونوں قریب آیا اور دونوں کو گود میں اُٹھایا۔ وہ پہلی بار آیان کو گود میں اُٹھا رہا تھا۔ اسکا دل ایک دم بھاری سا ہوا۔ جز باتوں پر قابو پاتے ہوئے وہ کیچن سے باہر جانے لگا جب علیزے اسکے سامنے آئی۔

"آیان سے دور رہیں" وہ بس اتنا بولتی آیان کو پکڑنے لگی۔ جب وقار تھوڑا پیچھے ہوا۔

"یہی باہر ہی ہوں کہی لے کر بھاگ نہیں رہا تم نوڈلز بنا کر لے آؤ مل کر کھاتے ہیں" وہ عام سے لہجے میں کہتا بنا اسے بات کرنے کا موقع دیے باہر نکل گیا۔ پیچھے علیزے دانت پیستی رہ گئی

****

"رامین، رامین" عثمان اونچی آواز میں رامین کو بُلا رہا تھا وہ کچن میں سالن بنا رہی تھی۔ چولہے کو دھیما کرتی وہ بھاگ کر کمرے مین پہنچی جہاں عثمان کچھ ڈھونڈا رہا تھا۔

"کیا ہوا کچھ چاہیے ؟" وہ کمرے میں داخل ہوتی بولی۔

"میرا وائلٹ ٹائی، شوز کچھ بھی نہیں مل رہا جلدی ڈھونڈ کر دو" وہ چیزوں کو الٹ پُلٹ کرتے ہوئے بول رہا تھا۔

"دیتی ہوں" رامین نے جلدی جلدی چیزیں ڈھونڈنی شروع کیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com
READERS CHOICE

"دیکھ رہا ہو آجکل تم میرا کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کر رہی، وجہ بھی بہت اچھے سے جانتا ہوں، تمہارا چہیتا بھائی جو آ گیا، اسی کی خاطر مدارت میں مصروف ہو گی، ویسے تم تو کافی خوش ہو گی سالوں بعد اپنے بھائی سے مل رہی ہو بڑا انتظار کیا تھا بری دعائیں بھی مانگیں تھیں" عثمان بھرپور طنز مار رہا تھا۔

"آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں، میں نے تو اس سے ٹھیک سے بات بھی نہیں کی" رامین چیزیں اسکو پکڑاتے ہوئے بولی۔

"او تو دکھ اس بات کا ہے ٹھیک سے بات نہیں ہوئی جاؤ آرام سے باتیں کرو، اور خالہ ہونے کا پورا فرض بھی ادا کرنا" وہ جوتے پہنتا غصے سے بھرے انداز میں بولا۔ رامین نے بیڈ پر پڑا اسکا کوٹ اسے پہنایا۔

"جتنا غصہ آپکو اس پر ہے اس سے ہزار گنا زیادہ غصہ مجھے ہے۔ تو فکر مت کریں میں نے اسے معاف نہیں کیا" سائیڈ ٹیبل پر پڑی گھڑی پکڑ کر اسکی کلائی پر باندھتے ہوئے ہولے سے بولی۔

"بھروسہ تو تم پر بھی نہیں آخر کو بہن تو اسی کی ہو نا" عثمان نے ہاتھ کھینچتے ہوئے کہا۔ رامین کے ہاتھ وہی ٹھہر گے۔ عثمان اپنا لیپ ٹاپ بیگ پکڑتا کمرے سے نکل گیا۔ وہ پچھلے پانچ سال سے کئی بار اسے اسطرح کے طعنے مارتا رہا تھا۔ پر آج وہ کچھ زیادہ ہی بول گیا۔ رامین کو اسکی آخری بات بہت بری لگی۔ آنکھوں میں آنسوں بھی آئے، پر اسنے سر جھٹک کر قدم کمرے سے باہر رکھے۔

READERS CHOICE

****

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وقار کو یہاں آئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا ہاشم صاحب کی طبعیت کافی بہتر ہو گئی تھی۔ وقار زیادہ وقت انہی کے ساتھ بیتاتا، زینب حشمت صاحب کے ساتھ کافی گھل مل گئی تھی، عروج اور شہیر اسے روز کہی نا کہی گھمانے لے جاتے تھے۔ عابدہ بیگم کا رویہ ویسا ہی تھا، عثمان کا ٹکراؤ جب بھی وقار سے ہوتا وہ کوئی نا کوئی طنز مار کر جاتا۔ ایک ہفتے میں مشل کی شادی تھی، سبھی اسکی شادی کی تیاریوں میں حد درجے مصروف تھے کسی کو سر کھجانے تک کا وقت نہیں تھا۔

"ہاں بولو عثمان کیا مسلہ ہو گیا؟" وہ اس وقت اسٹڈی میں بیٹھے عثمان سے بات کر رہے تھے۔

"بابا ہم جو پرانے سٹورؤں کے دکانداروں کی ڈیمانڈ پر دوبارہ سے سوٹ بنا رہے تھے اس میں دو نمبر کا مال استعمال کیا گیا ہے، کپڑا بہت ہلکا ہے جو ہماری کوائیلٹی کے ساتھ بالکل میچ نہیں کر رہا، یہ مجھے بھی آج ہی معلوم ہوا، کافی کسٹمرز نے ایسا ریویو دیا ہے۔" عثمان بحی کافی پریشان لگ رہا تھا۔

"پر ہم سے اتنی بری غلطی کیسے ہو سکتی ہے، اس سے تم جانتے ہے مارکیٹ میں ہمارا نام کیسے برباد ہو سکتا ہے" عثمان کی بات سنتے ہی وہ پریشان ہوئے تھے۔ آج تک انکی کمپنی نے بہت نام کمایا تھا۔۔ یہ سب وہ افوڈ نہیں کر سکتے تھے وہ سالوں سے ٹیکسٹائل انڈسٹری چلا رہے تھے۔ انکے بنائے ہزاروں کپڑوں کے ڈیزائینز مارکیٹ میں پہلی پوزیشن پر رہے تھے۔

"مجھے بس ڈر اس بات کا ہے، کہی یہ بات میڈیا میں ریلیز نا ہو جائے بہت زیادہ بدنامی ہو گی" اشرف صاحب کافی پریشانی میں لگ رہے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"نہیں ائے گی میں نے باقی بچے سارے آڈرز کینسل کر دیے ہیں ان دکانداروں سے بھی بات کرلی ہے جو جہاں ڈیلیوری ہوئی ہے، بس اب یہ بات ہمارے معالفین تک نا پہنچے ورنہ وہ بہت برے طریقے سے اس چیز کو پوٹرے کریں گے" عثمان اپنا سر دباتے ہوے بولا کیونکہ سبھی جانتے تھے انکا حمدانی ٹیکسٹائل انڈسٹری سے کافی پنگا ہے، دونوں ایک دوسرے کو بالکل پسند نہیں کرتے، ایک دوسرے سے اگے نکلنے کے چکر میں دونوں کی کافی بار بحث ہو چکی ہے اور اب تو وہ بس موقعے کی تلاش میں تھے۔

"گھر میں کسی کو اس بات کی خبر نا لگے سبھی پریشان ہو جائیں گے، کل میں خود جاکر سارا معاملا دیکھوں گا۔" اشرف صاحب نے اپنی عینک اتارتے انکھوں کو دباتے ہوئے کہا۔ عثمان نے ہاں میں سر ہلایا۔

****

مما میں تو وہی ڈریس لوں گی بس ڈن ہو گیا" عروج اپنے موبائل پر لہنگے کی تصویر دیکھتے ہوئے بولی۔ شام کے وقت وہ سب لاونج میں بیٹھے کپروں پر ڈسکیش کر رہے تھے۔

"شادی مشل کی ہے نا کہ تمہاری جو اتنا بھاری لہنگا پہنوں گی، اوپر سے اتنا مہنگا تو بہ کوئی فضول خرچی کرنے کی ضرورت نہیں" عابدہ بیگم نے اسے لتاڑا تھا

"کیا مما لینے دیں نا، میری آخری بہن کی شادی ہے، اس میں بھی میں ارمان پورے نا کروں یہ تو صحیح نہیں کیوں علیزے آپی" عروج نے مسکرا کر باتیں سنتی اور آیان کو کھانا کھیلاتی علیزے کو بھی درمیان میں گھسیٹا کہ وہ ہی شفارش کر دے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اب یہ تو چچی جان پر ڈپینڈ کرتا ہے میں کیا کر سکتی ہوں" علیزے نے کندھے اچکاتے ہوے کہا۔

"علیزے تم نے ابھی تک ایک بھی ڈریس نہیں لیا کل تم میرے ساتھ جاؤ گی شاپنگ پر" عابدہ بیگم کو ایک دم سے خیال آیا۔

"چچی خود لے آئے گا پلیز شاپنگ پر بہت ٹائم لگتا ہے" شاپنگ کا سنتے ہی علیزے نے کنارہ کیا۔ کیونکہ سبھی جانتے تھے وہ شروع سے شاپنگ پر جانے سے کتنا چڑتی ہے

"مما مجھے لے جاؤ اور میرے پسند کا لہنگا دلا دو پلیز میرے بہت ارمان ہیں اپنی پیاری سی بہن کی شادی پر حد سے زیادہ خوبصورت لگنے کے" عروج نے جب اپنے آپ کو اگنور ہوتے دیکھا تو فوراً دو بار درمیان میں بولی۔

"تم اپنے سارے ارمان اپنی شادی پر پورا کرنا" شگفتہ بیگم نے مسکراتے ہوے اسے چھیڑا۔

"کیا چچی اپنی شادی پر میں ایک لاکھ کا لہنگا تھوڑی پہنوں گی تب تو دس بارہ لاکھ کا ڈریس تو پہنوں گی" عروج اپنے بال جھٹکتے ہوئے بولی۔

"غضب خدا کا کتنی بے شرم لڑکی ہے، کیسے اپنی شادی کی باتیں کر رہی ہے" عابدہ بیگم نے اپنا جوتا اسکی طرف پھیکنتے ہوے کہا۔

"کیا ہے ایک ڈریس ہی تو مانگا ہے اس پر بھی اتنا سنا رہے ہیں" عروج رو دی۔

"عروج گڑیا میں لے دوں گا بتاؤ کہاں سے ڈریس لینا ہے" وقار جو کہ اپنے کمرے سے نکل کر نیچے آرہا تھا آخر کی کچھ لائین اس نے سن لیں۔ اور عروج کو روتے دیکھ وہ فوراً ان سب کے پاس آتے ہوئے بولا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اومیں تواپنے بھائی جان کو بھول ہی گئی تھی پہلے یاد ہوتا توان سے اتنی منتیں نا کرتی فوراً آپ سے اکر فرمائش کرتی" عروج اسکے گلے لگتے ہوئے بولی۔علیزے نے ایک نظر اسے دیکھا اور چہرہ موڑ لیا۔

"جب بھی کچھ چاہیے ہو پورے حق سے مانگنا میں پوری کوشش کروں گا تمہیں وہ سب دے سکوں،اپنی بہنوں کی خوشی کے لیے سب کروں گا" وقار اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔عروج مسکرا دی۔

"اگر بہنوں کی خوشی کی پرواہ ہوتی تو وہ سب نا کرتے،اور یہ اپنے پیسوں کا روب کہی اور جا کر دیکھاؤ،جو ضدیں بچوں کی بھلائی میں نا ہو وہ ہم پوری نہیں کرتے" عابدہ بیگم نے طنزیہ انداز میں کہا۔ماحول میں خاموشی سی چھا گئی۔

"میں نے ہمیشہ وہی کیا جو میری بہنوں کے لیے اچھا ہو" وقار نے اپنی صفائی میں کچھ بولنا چاہا۔

"امی رہنے دیں ایک ایسے انسان کے سامنے بلاوجہ مت بولا کریں جسے ہر چیز میں صرف اپنا آپ ہی دکھتا ہو،اور آئندہ یہ مت بولنا میں نے ہمیشہ وہی کیا جو میری بہنوں کے لیے اچھا ہو،کیونکہ تم اسکے بلکل آپوزیٹ ہو" رامین ایک دم غصے میں بولتی کیچن سے نکلتی۔وقار نے مڑ کر رامین کو دیکھا جو اُس دن کا اب جا کر اس سے مخاطب ہوئی تھی۔علیزے کو معاملا اب خراب ہوتا محسوس ہوا۔

"کیا مطلب ہے آپکا؟" وقار نے نا سمجھی سے کہا۔زینب اپنے کمرے سے نکلی سیڑھیوں کے پاس کھڑی ہو گئی۔

"واہ کتنے بھولے بن رہے ہو،تمہیں زرا احساس ہے تمہاری گھٹیا حرکت کی وجہ سے پچھلے پانچ سالوں سے ہم سب کیا فیس کر رہے ہیں،تم انتہائی درجے کے شیلفیش انسان ہو،جب امریکہ میں شادی کی تب بھی تم نے اپنے بارے میں ہی سوچا اور جب اس رات تم بھاگے تب بھی اپنے بارے میں سوچا،اپنی بیوی علیزے کے بارے میں نہیں سوچا

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہم سب کے بارے میں نہیں سوچا۔ سوچا تو صرف اپنی اس امریکن بیوی اور اپنی بیٹی کے بارے میں۔ پتہ پچھلے پانچ سالوں سے میں کیا سنتی آرہی ہو، ارے تمہارا بھائی تو دھوکے باز۔ خدا کے لیے وقار خدا کے لیے اب بھی واپس چلے جاؤ ہم میں سے کوئی نہیں چاہتا تمہارے ساتھ رہنا اپنی بیٹی کو لو اور وہی چلے جاؤ" رامین بولتے روتی تھی۔ اسکے لہجے میں چھپا درد واضح محسوس ہو رہا تھا۔

"آپی! میری بات" وہ بولنے ہی والا تھا جب رامین بنا اسکی سنے مڑ گئی۔ ہاشم صاحب اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑے سب سن رہے تھے۔ وقار کی نظر زینب پر اور ہاشم صاحب پر پڑی۔ وہ شرمندگی کے عالم میں لاونج سے باہر جانے لگا جب داخلی دروازے پر عثمان اور اشرف صاحب کھڑے تھے یقیناً وہ سب سن چکے تھے۔ عثمان نے طنزیہ انداز میں اسے دیکھا۔ وقار واپس پلٹا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔ زینب چپکے سے واپس کمرے میں چلی گئی۔

"""""""""******************************

"کیا ہوا آپ یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہو؟" علیزے نے آیان کے ضد کرنے پر باہر گارڈن میں کھیلنے آئی تھی جب اسکی نظر چپ سی کرسی پر بیٹھی زینب پر پڑی۔

"میں کچھ سوچ رہی تھی" وہ علیزے کے پکارنے پر چونک کر بولی اور سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔

"اچھا جی کیا سوچ رہیں تھیں؟" علیزے کا دل چاہا اس سے بات کرے وہ اسے کافی پریشان سی لگی شائد اس گھر میں ہوئی باتوں کو لے کر پریشان تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"امریکہ میں تو ڈیڈ مجھے کہتے تھے پاکستان میں بہت اچھے لوگ رہتے ہیں، دادا آغا جی، پھپھو چاچو سبھی کے بارے میں بتایا تھا۔ پر مجھے لگتا ہے ڈیڈ نے جھوٹ بولا یہاں تو سبھی غصہ کرتے ہیں، میرے ڈیڈ کو مارتے بھی ہیں سبھی بہت گندے ہیں، مجھے واپس جانا ہے" وہ کافی پریشان سی لگ رہی تھی علیزے کو اس چھوٹی سی بچی پر بہت پیار آیا جو اتنی چھوٹی ہو کر بھی کافی کچھ سمجھتی تھی۔ آیان فٹ بال کے ساتھ کھیل رہا تھا

"ادھر آؤ" علیزے نے اسکے ہاتھ پکڑے اور اپنے سامنے کھڑا کیا۔

"بہن بھائی جب ایک دوسرے سے ناراض ہوتے ہیں تو وہ ایسے ہی اپنا غصہ دیکھانے کے لیے جھگڑتے ہیں، پر اسکا مطلب یہ نہیں وہ دونوں ایک دوسرے کو ہیٹ کرتے ہیں، جب فائٹ ہو جاتی ہے دل میں چھپی باتیں بول دی جاتی ہیں تب خود با خود غصہ ختم ہو جاتا ہے اور سب فرینڈز بن جاتے ہیں، اور تم بہت چھوٹی ہو تو ان باتوں کو زیادہ مت سوچا کرو پاکستان میں آنا تمہارا ڈریم تھا تو انجوائے کرو آیان کے ساتھ کھیلو دیکھو وہ اکیلا کھیل رہا ہے اسکو ایک پاٹرن کی ضرورت ہے" علیزے نے بہت ہی اچھے طریقے سے اسکا دماغ سے یہ سب نکالنا چاہا

"عروج پھپھو نے بتایا تھا آیان میرا بھائی ہے اور مجھے بری بہن کی طرح اسکا خیال رکھنا چاہیے اور اسکے ساتھ کھیلنا چاہیے، میں اب سے اسکے ساتھ کھیلا کروں گی" زینب بولی اور بھاگ کر آیان کے پاس آئی اور اسکے ساتھ کھیلنے لگی۔ بھائی والی بات پر علیزے کی مسکراہٹ سمٹی تھی اب وہ کیا بتاتی وہ سچ میں اسکی بہن ہی تھی۔۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"شکریہ، مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی زینب سے کیسے بات کرو، وہ بہت کم مجھے اپنے دل کی باتیں بتاتی ہے، بہت حساس بچی ہے۔ ساری باتیں دل میں رکھتی ہے پر تم نے بہت اچھے سے اسے سمجھایا" علیزے کو اپنے پیچھے سے وقار کی آواز آئی۔ اور اسکی آواز سنتے ہی کھڑی ہوئی۔

"بچوں کو اگر وقت پر نا سمجھایا جائے تو وہ ان باتوں کا غلط اثر بھی لے سکتے ہیں، اور زینب وہی لے رہی تھی۔ وہ ان سب کے بارے میں بہت سوچ رہی تھی" وہ بنا پلٹے دونوں کو کھیلتے ہوئے دیکھ کر بولی، وقار مزید کچھ بولتا اس سے پہلے وہ زینب اور آیان کے پاس چلی گئی۔ وہ وہی تنہا کھڑا رہا جیسے زندگی کے اس سفر میں وہ تنہا تھا۔ اسے اپنے اندر خالی پن سا محسوس ہوا۔ آس پاس اندھیرا سا لگا۔ کچھ دیر بعد وہ ان دونوں کو لے کر اندر چلی گئی۔ وہ اندر جانا نہیں چاہتا تھا، تو وہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا؟ ایسے کیوں بیٹھے ہو؟" طلحہ صاحب کھانا کھانے کے بعد واک پر نکلے تھے، انکی نظر گم صم بیٹھے وقار پر پڑی، دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ اسکے پاس آ کر بیٹھ گے۔ وہ چونکا تھا، اتنے دنوں میں پہلی بار وہ اسکے ساتھ بیٹھے تھے۔

"بس ایسے ہی" وہ ہاتھ کی ہتھیلی پر دوسرے ہاتھ کا انگھوٹھا چلاتے تھکے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

"آگے کا کیا سوچا ہے؟" وہ جیسے اس سے اگلا مرحلہ سننا چاہتے تھے۔ وقار انکا سوال سمجھ چکا تھا کہ وہ کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"زینب ڈسٹرب ہو رہی ہے، اسی سب سے بچنے کے لیے میں الگ گھر لینے کا سوچ رہا ہو، بار بار زینب کے سامنے کسی نا کسی سے میری بحث ہو جاتی ہے، وہ بہت حساس ہے ان سب باتوں کو سوچتی رہتی ہے۔ جو اسکے لیے صحیح نہیں" یہ فیصلہ وہ ابھی کمرے سے کر کے آیا تھا۔ طلحہ طاحب نے اسکے جواب پر اسکی طرف دیکھا تھا۔

"دوبارہ سے بھاگ رہے ہو، واپس سے وہی غلطی کر رہے ہو، سچویشن سے بھاگ کر اگر سب صحیح ہو جائے تو ہر دوسرا انسان بھاگ جائے، وہ تلخ مسکراہٹ چہرے پر سجا کر بولے تھے۔ وقار کچھ پل خاموش ہوا۔۔

یہاں پر حالات صحیح نہیں ہیں اور نا ہو سکتے ہیں سب بہت نفرت کرنے لگ پڑے ہیں کوئی معاف نہیں کرے گا امی، عثمان اور اپی کا رویہ تو آپ خود دیکھ چکے ہیں اور کرنی بھی چاہیے میں واقعی میں بہت براہوں" اسکے لہجے میں بے بسی اور تلخی تھی۔ جسے طلحہ صاحب نے محسوس کیا۔ وہ کافی پریشان اور تھکا ہوا لگ رہا تھا۔ انکے دل کو کچھ ہوا، وہ گھر بھر کا سب سے لاڈلا بچہ تھا، وہ جانتے تھے انہوں نے کتنی مشکل سے اسے امریکہ پڑھنے بھیجا تھا۔ وہ ان سب سے الگ ہو کر رہنا نہیں چاہتا تھا، اب کبھی وہ سوچتے تو اسے وہاں بھیجنے کا فیصلہ غلط لگتا۔

"سب تم سے محبت کرتے ہیں، اور جب نزدیکی انسان تقلیف پہنچائے تب زخم ایک دفع ہاتھ لگانے سے تو نہیں بھرتے۔ زخموں کو بھرنے کے لیے وقت تو لگتا ہے، اور یہ بات اپنے دل سے نکال دو کہ کوئی تم سے نفرت کرتا ہے، جس دل میں محبت ہوتی ہے وہاں غصہ تو ہو سکتا ہے پر نفرت نہیں ہو سکتی۔ سبھی تمہارے کیے گے فیصلوں کی وجہ سے ابھی تک غصہ اور دکھی ہیں اہستہ اہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا" انہوں نے اسکا مرجھایا چہرا دیکھ اسے سمجھانا چاہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تو کیا اپکے دل میں بھی میرے لیے نفرت نہیں ہے" وقار نے انکی انکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا تھا۔اسکی انکھوں میں ڈر واضع تھا۔

"تم میرے بچے جیسے ہو،اور اپنے بچوں کے لیے کسی باپ کے اندر نفرت نہیں ہوتی، تم سے جو غلطیاں ہوئیں،انکو سُدھارو وقت دو سب کو ویسے ہی رہنے کی کوشش کرو جیسے پہلے رہتے تھے، آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا" طلحہ طاحب نے اسے سمجھایا۔

"کوشش کر رہا ہوں سب کو منانے کی پر سب بے کار لگ رہا ہے" وہ اپنا سر ہاتھوں پر گرا کر تھکے ہوئے لہجے میں بولا۔

"اچھے سے مناؤ گے تو سب مان جائیں گے،اور یہ تو اچھی بات ہے سب اپنے دل میں چھپے غصے کو نکال رہے ہیں، ایک دفع سب کے دل کی بھراس نکل گی تو آسانی سے معاملہ سلجھ جائے گا، تم جی جان سے لگے رہو" وہ ہلکا سا مسکرا کر کھڑے ہو گے۔اور واپس اندر جانے لگے

"چاچو!" تبھی وقار نے پکارا،انہوں نے پلٹ کر دیکھا۔"شکریہ" اگے بڑھا اور انکے گلے لگتے ہوئے بولا۔ طلحہ صاحب کی آنکھیں یک دم گیلی ہو گئیں۔انہوں نے اسکی پیٹھ تھپتھپائی۔اور علحیدہ ہو کر اندر چلے گے۔

"میں اس گھر کے ہر انسان کو منالوں گا اور میرا وعدہ ہے۔جتنی بے وقوفیاں میں نے کر دی ہیں وہی آخری ہیں اب سے سب سے معافی مانگ کر اپنی اور باقی سب کی زندگی کو دوبارہ سے پر سکون کروں گا" وہ اس عالی شان گھر کو ایک نظر دیکھتے ہوئے بولا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

****

"بہت ہی افسوس کی بات ہے اتنی بری کمپنی اور دو نمبر مال استعمال کر رہی ہے، ہمیں مکمل نیوز ملی ہے اس کمپنی نے دو نمبر مال استعمال کیا ہے؟" سکرین پر نیوز اینکر بار بار یہی الفاظ دہرا رہا تھا، صبح کے ناشتے کے بعد سب اپنے اپنے کاموں پر جا رہے تھے، جب آغا جان نے نیوز دیکھنے کے لیے ٹیوی آن کیا تو انکی کمپنی کے بارے میں یہ سب باتیں ہو رہیں تھیں۔

"اشرف، اشرف۔ عثمان" آغا جان نے ٹیوی دیکھتے ہی ان دونوں کو آواز لگائی۔ عثمان اپنے کمرے سے لیپ ٹاپ بیگ لیے انکی پکار پر چلتا ہوا ٹیوی لونج میں آیا۔ اشرف صاحب بھی سفید قمیض شلوار پر بلیک ویس کوٹ پہنتے کمرے سے نکلے تھے۔۔۔

"جی ابا کیا ہوا؟" وہ اپنی گھڑی کو کلائی پر باندھتے حشمت صاحب کے پاس آئے جو حیرانگی سے ٹیوی پر چل رہی خبر جو دیکھ رہے تھے۔ خبر کو دیکھتے ہی عثمان کے ماتھے پر بل پڑے۔

"یہ کیا ہے؟ اور تم لوگوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟" حشمت صاحب کی آواز میں سالوں بعد ایسا غصہ سنائی دیا تھا۔ علیزے آیان اور احمد کو ڈرائیور کے ساتھ سکول کے لیے روانہ کر کے اندر آئی تو اسکی نظر سامنے ٹیوی پر پڑی اور پھر عثمان اور اشرف صاحب پر پڑی وہ جلدی سے انکے قریب آئی۔

"دادا جی! مجھے دو دن پہلے ہی معلوم ہوا، میں نے بابا کو بتایا تھا۔ ہم سب سمر کی نیو کلیکشن میں مصروف تھے، اسکے اوپر زیادہ کسی نے دھیان نہیں دیا اور یہی ہماری غلطی ہو گئی، کسی نے فائدہ اُٹھالیا اور لوکل مال سے باقی کے سوٹ تیار ہو

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

گے۔پر میں نے کل ہی کام بند کروادیا تھا۔جن جن کو مال پہنچایا گیا تھا سبھی سے منگوا بھی لیا،یہ ضرور حمدانی ٹیکسٹائل آنڈسٹری والوں کا کام ہے انہی نے یہ سب مارکیٹ میں ہماری ریپوٹیشن خراب کرنے کے لیے کیا ہے" عثمان کا اب دماغ خراب ہو رہا تھا۔یہ سب کیسے ہو سکتا تھا اس سب سے انہیں کافی نقصان ہو گا۔عروج کے کمرے سے زینب کو دیکھتا وقار باہر آیا تو سب کو یوں پریشانی سے ٹیوی کی طرف دیکھتا اور عثمان کی باتیں سنتا وہ بھی انکے قریب آیا۔

"تو بھائی اب کیا ہو گا؟اسطرح تو کوئی دوبارہ ہمارے سوٹس ہی نہیں خریدے گا"علیزے کافی پریشان ہو گئی تھی۔ کیونکہ مصروفیت کی وجہ سے وہ اس کام پر توجہ نہیں دے پائی تھی۔وقار نے نیوز دیکھی وہاں ابھی بھی اسی پر بحث ہو رہی تھی۔ سبھی جانتے تھے کچھ ہی گھنٹوں میں اب یہ بری نیوز بن جائے گی۔

"کچھ سمجھ نہیں آرہا اب کیا کروں"اشرف صاحب اپنا ماتھا مسلتے ہوئے بولے۔عثمان بے چینی سے چکر لگا رہا تھا۔ عابدہ بیگم اور فائزہ بیگم شور سن کر کیچن سے باہر آئیں۔

"اب کیا ہو گا،سالوں کی محبت اب مٹی مل گئی نام برباد ہو گیا اب ہماری کمپنی کا نام بھی دو نمبر کے مٹریل استعمال کرنے میں آگیا ہے؟"بولتے بولتے حشمت صاحب نے ٹیوی بند کر دیا۔وہ بہت پریشان دکھ رہے تھے اور ہونا بھی چاہیے تھا۔آخر کو انکی بنائی کمپنی کی آج اتنی بے عزتی وہ رہی تھی۔انکا بی پی لو ہونا شروع ہو گیا۔وقار خاموشی سے سن رہا تھا۔اور کچھ سوچ رہا تھا۔

"تو کیا اب اسکا کوئی حل نہیں؟"ہاشم صاحب موبائل پر یہ نیوز سن کر باہر آئے رو حشمت صاحب کی بات سنی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اب کیا حل نکلے گا سب ختم ہو گیا، جب بھی کام کرو تو پوری توجہ کے ساتھ کرنا چاہیے ایک کو اوپر رکھ کر اور دوسرے کام کو فالتو سمجھ کر اس پر دھیان نا دیں تو یہی ہوتا ہے" حشمت صاحب نے اپنے چہرے پر آیا پسینہ پونچھتے ہوئے تیخے لہجے میں اشرف صاحب اور عثمان کو دیکھا۔ عثمان نے اپنی مُٹھیاں بھیچیں وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا تا کہ نیوز روکی جا سکے۔

"کوئی فائدہ نہیں اب نیوز نہیں رُکے گی اب تک تو شوشل میڈیا پر پھیل چکی ہو گی، سب ختم سمجھو" ہاشم صاحب نے عثمان کو کہا۔

"آپ سب اتنی سی بات پر یوں پریشان کیوں ہو رہے ہیں، میرے ساتھ تو ایسا دو دفع ہو چکا ہے پھر بھی میری کمپنی اچھی خاصی چل رہی ہے" وقار سب کے پریشانی سے بھرے چہرے دیکھتا ہوا بولا تھا۔

"بھائی صاحب تم بہت امیر ہو اور ہم بچارے غریب ہمیں ان سب کی عادت نہیں" عثمان تلخ لہجے میں بولا۔ وقار نے نفی میں سر ہلایا۔

"اس میں بات امیری غریبی کی نہیں، ایک بزنس مین ہونے کے ناطے ان سب چیزوں کے لیے اپ سب کو ہمشہ تیار رہنا چاہیے اور ایک بیک اپ پلین بھی تیار رکھنا چاہیے، اس کمپنی کا آج تک کا سارا کریر بالکل صاف ہے اور یہ پہلی دفع ہو رہا ہے، اسے بناہا پر ہوئے سمجھ داری سے ہینڈل کریں تو کام ایک پریس کانفرس کا ہی ہے" وہ چلتا ہوا ان سب کے سامنے آیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیا مطلب اسکا کیا حل ہو سکتا ہے ؟" حشمت صاحب کو جیسے ایک امید سے دکھی تو وہ فوراً سیدھے ہو کر بیٹھے۔ وقار ہلکا سا مسکرایا۔

"جب آپ سب پریشان ہو رہے تھے تب میں نے حل بھی سوچ لیا" وہ اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے مسکرا کر بولا۔

"ہمیں تمہاری فضول کی صلاحوں کی ضرورت نہیں، تو اپنے مشورے اپنے پاس رکھو ہم اس معاملے کو حل کر لیں گے" عثمان کو اسکا یوں بولنا بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"عثمان تم خاموش ہو جاؤ وقار بولو یہ سب کیسے صحیح ہو سکتا ہے ؟" حشمت صاحب نے عثمان کو ڈانٹ کر چپ کروا دیا۔ وہ اپنا غصہ دباتا علیزے کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔

"ایسا ہماری لاپرواہی یا کسی ورکر کے دھوکہ دینے کی وجہ ہوتا ہے مطلب ہو سکتا ہے ہمارا ورکر کسی دوسری کمپنی کے ساتھ ملا ہوا اور ہمارا کام خراب کر رہا ہے جیسے یہاں پر کپڑے کی کوالٹی خراب ہوئی۔ جو ہونا تھا اسکی انویسٹیگیشن تو ہوتی رہے گی ابھی فل حال ہمیں اس معاملے کو ختم کرنے کے لیے میڈیا کے سامنے ایسا کہنا ہو گا یہ سب ایک فیک نیوز ہے، ہمارے اپوینٹنس نے پھیلائی ہے انکے پاس کوئی ثبوت تو ہے نہیں جو ہمیں غلط ثابت کر سکیں، اور اسکے ساتھ ہی اپنے سمر کلیکشن کے ساتھ فینسی ڈریس جو ہر سال آپ بناتے ہو اسکے آرٹیکلز کی تصویر پہلے ریلز کر دیں۔ اور بولیں ہم تو اس پر کام کر رہے تھے، تو ایسی غلط نیوز تو چھپ سکتی ہے، دو منٹ بعد ہی دیکھیے گا جو آپکے مخالف بول رہے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تھے وہ اپکے ساتھ ہوں گے "وقار نے دومنٹ کے اندر ہی سارے مسلے کا حل نکال دیا۔ سبھی کو اسکا مشورہ پسند آیا تھا۔

"لیکن اس دفع سمر کلیکش کے زیادہ آرٹیکل بنانے کی وجہ سے ابھی تک نئے فینسی ڈریس آرٹیکل کی تو تیاری ہی نہیں کی "اشرف صاحب کو جیسے کچھ یاد آیا تھا۔

"واٹ بابا اپ اسکی بات مانیں گے اتنا بکواس پلین ہے اسطرح کوئی چپ نہیں ہو گا" عثمان کو انکی بات پر بہت غصہ ایا۔

"تایا جی میری کمپنی جس آرٹیکل پر کام کر رہی ہے وہ ابھی ریلیز نہیں ہوا، وہ مکمل تیار ہے انکی تصویریں میں منگوا سکتا ہوں میں وہ وہاں ریلیز نہیں کروں گا آپ لوگ اس آرٹیکل کو یہاں ریلیز کر دیں۔ دس ڈریسز ہیں "وقار نے جیسے انکی اس پریشانی کا بھی حل نکال دیا۔ اشرف صاحب نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔ وہ کیسے آسانی سے اپنے اتنے مہینوں کی محنت انہیں دے رہا تھا۔

"بالکل بھی نہیں ہم یہ سب نہیں کریں گے" عثمان کو یہ سب بے قار لگا۔

"عثمان تمہیں مجھ سے جو بھی ناراضگی ہے اسے ایک طرف رکھ کر ابھی فل حال بس کمپنی کا سوچو یہ برا نہیں ہے" وقار نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس سب سے وہاں مطلب تمہاری کمپنی مین تقلیف تو نہیں ہو گی" حشمت صاحب نے پوچھا۔ وقار انکی بات پر مسکرایا۔ اب وہ کیا بتاتا یہ سب کرنے پر وہ وہاں وقت پر اپنا کام وقت پر نہیں کر پائے گا جسکی وجہ سے اسے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بہت نقصان ہوگا۔پر ابھی فل حال اسے اس انڈسٹری کو ڈوبنے سے بچانا تھا کیونکہ وہ بھی اچھے سے جانتا تھا، یہ سب اتنا بھی آسان نہیں اگر لوگوں کا مائینڈ دوسری طرف نالگا یا تو کافی نقصان ہو سکتا ہے۔

"نہیں ہوگا میرے پاس ڈریسز کے بیس ڈائینز تھے دس یہاں آجائیں گے تو کوئی خاص فرق نہیں پرے گا" وہ بہت ہی عام سے لہجے میں جھوٹ بول رہا تھا۔ جسے سچ میں کوئی فرق نہیں پڑ رہا ہو۔علیزے نے اسکی طرف دیکھا۔ تبھی وقار کی نظر اس پر پڑی۔ جسطرح سے وہ دیکھ رہی تھی وقار نے فوراً نظریں چُرائیں، مانو اسے پتہ چل گیا ہو کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"تو ٹھیک ہے تم تصویریں منگواؤ، رات کو پریس کانفرس رکھوا سکے بعد اس پر کام شروع کرو، اور دوسری بات جب تک یہ فینسی ڈریس کا کام لورا ہو کر ڈریسز مارکیٹ میں نہیں آجاتے تب تک وقار تم اس کام کو دیکھو گے تو کل سے آفس بھی جانا شروع کردو" حشمت صاحب اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر بولے۔ سب نے حیرانگی سے حشمت صاحب کو دیکھا۔

"دادا جان اسکی کوئی ضرورت نہیں میں سب دیکھ لوں گا" عثمان کو انکی بات بالکل بھی ہضم نا ہوئی۔

"جو میں نے کہہ دیا وہی آخری ہے جاؤ اب آفس" حشمت صاحب نے غصے ست عثمان کو کہا وہ دانت پیستا ایک گھوری وقار کو ڈالتا باہر چلا گیا اشرف صاحب بھی افس کے لیے نکل گے۔ وقار گارڈن میں آکر احد سے فون پر بات کرنے لگا اسے سب سمجھانے لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وقار یار پھر ہم کیا کریں گے؟"احد اسکی ساری بات سمجھ تو گیا تھا پر یہاں کی بھی تو فکر تھی۔

"ہم اس دفع کوئی ڈریس نہیں نکالیں گے سمر کلیکشن ہی نکالو بس"وقار نے فوراً کہا۔

"تم جانتے ہو اس سے کتنا نقصان ہو سکتا ہے؟"احد کو اسکی باتیں عجیب لگیں۔

"یار اب نقصان کس کو دیکھے گا یہاں اگر میری اتنی سی قربانی سے کوئی ایک بھی معاف کر دے تو میں زیادہ خوش ہوں گا"وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔احد نے بھی اسکی بات سمجھ لی اور کچھ دیر بات کرنے کے بعد کال کاٹ دی۔وقار اسکی میل کا انتظار کرنے لگا۔علیزے گارڈن میں آئی وہ اسے ہی ڈھونڈ رہی تھی۔وہ چلتی ہوئی وقار کے پاس آئی۔

"اپ نے جھوٹ کیوں بولا کہ اس سب کی وجہ سے اپکا نقصان نہیں ہو گا،میں جانتی ہوں اپ جھوٹ بول رہے ہین بیس آرٹیکل کوئی نہیں بناتا بہت مشکل سے دس ہو رہے ہوتے ہیں،تو اب آپ کیا کریں گے"اسکے چہرے پر واضع غصہ تھا۔وقار کو محسوس ہو گیا اب مزید جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

"تم اتنا کیوں سوچ رہی ہو،سب ٹھیک ہے،دیکھ نہیں رہی مجھے دادا جان نے مجھے آفس جانے کا کہا مطلب اب میں اور زیادہ دن یہاں اس گھر میں رہ سکتا ہوں"وہ مسکرا کر بولا۔اور علیزے کو لگا آج شائد اسنے سالوں بعد اسے یوں مسکراتے دیکھا اسکی مسکراہٹ کا ساتھ آج اسکی چمکتیں آنکھیں بھی دے رہیں تھیں جن میں وہ ہمیشہ خود کو ڈوبتا پاتی تھی اور آج بھی وہ خود کو ڈوبتا پا رہی تھی تبھی اسنے نظریں چرائیں۔اسکا نظریں چُرانا وقار نے اچھے سے محسوس کیا۔

"میں تو بس اس لیے کہ رہی تھی بلاوجہ ہماری وجہ سے اپکی کمپنی کو نقصان ہو گا،خیر مجھے کیا"اسنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میری کمپنی کا اتنا نا سوچو، میری وجہ سے اس گھر میں رہنے والے ہر شخص نے بہت جھیلا ہے، تو اگر میری چھوٹی سی قربانی سے تھوڑی سی خوشی مل سکتی ہے تو اس سے بہتر بات کیا ہے" وہ گہرا سانس لے کر پر سکون ہو کر بولا۔

"اچھی بات ہے کریں سبکو خوش اگر ایسا کرنے سے اپکے ضمیر میں چھپے پچھتاوے کو تھوری سی راحت ملتی ہے تو اس سے بہتر واقعی کچھ نہیں" علیزے طنزیہ انداز میں بولتی بنا اسکا جواب سنے پلٹ گئی۔

"ہمم میڈیم کو اچھے سے کاونٹر جواب دینا آگیا ہے انٹرسٹنگ" وہ اسکے یوں طنز مارنے پر ہنسا تھا۔اسے اچھے سے یاد تھا جب پہلے وہ اس سے ملتا تھا تو وہ ایک ڈری سہمی اور چپ چاپ سی لڑکی تھی اور آج وہ کانفیڈینٹ لڑکی بن چکی تھی۔جو بہت اچھے سے جانتی تھی کسی کو کیسے چپ کروانا ہے۔

****

شام کے وقت ایک کانفرس ہوئی جس میں یہ سارا معاملا حل ہو گیا۔اور بہت ہی اچھے سے ساری باتیں ختم ہوئیں، اور نیو کلیشن کے ڈیزائینز دیکھ کر سبھی حیران تھے کیونکہ آج سے پہلے انکی کمپنی نے ایسے ڈیزائینز نہیں نکالے تھے۔ سبھی کانفرس سے فری ہو کر حشمت ولا پہنچے۔ صبح جس بات پر سبھی اتنا پریشان ہو رہے تھے اب وہ حل ہو چکی تھی۔ سبھی خوش تھے۔حال میں بیٹھے اب شادی کی پلیننگز ہو رہیں تھیں۔

"میں نے تو جب نیوز سنی،ایک پل کے لیے میں بلینک ہو گیا مطلب میرے ہوتے ہوئے یہ سب کیسے ہو سکتا ہے، یہ میری ہی غلطی تھی جو اسکو اتنا لائیٹ لیا پر شکر ہے اب سب ٹھیک ہے" معاذ ابراہیم جو کہ عثمان کے بگل میں بیٹھا تھا وہ اس سچویشن پر بولا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہاں اللہ کا شکر ہے ہم بچ گے۔ ورنہ کافی نقصان ہو سکتا تھا" عثمان نے مسکرا کر بولا۔

"ہاشم انکل!" آیان دور سے بھاگتا ہوا ہاشم کے گلے لگا۔ ہاشم نے بھی اسے زور سے گلے بھیچا۔ آیان معاذ کے کافی کلوز تھا۔

"ہاشم بیٹا تمہاری ماما اور بہن کیسی ہیں؟" فائزہ بیگم نے معاذ سے پوچھا۔

"جی بالکل ٹھیک ہیں انفیکٹ وہ بھی آنے کی ضد کر رہیں تھیں، پر میں نے کہا کل چلی جائے گا، اور مسکان کا تو اپکو پتہ ہے مشل کی بیسٹ فرینڈ ہے وہ دونوں ہر وقت بس شادی کی شاپنگ کی باتیں کرتی رہتی ہیں" معاذ بولتے بولتے ہنس دیا۔ آیان اسکی گود میں بیٹھا اسکا فون پکڑے گیم کھیل رہا تھا۔ علیزے کیچن سے چائے کی ٹرے اُٹھائے ان سب کی طرف آرہی تھی۔ پنک کلر کی لانگ فراق اور ہم رنگ کا ڈوپٹہ کندھے پر ڈالے، بالوں کو کیچر میں ڈالے وہ بہت ہی عام سے حلیے میں تھی، پر بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔ معاذ کی نظر اسکی طرف اُٹھی اور اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی اسی پل اسنے چہرہ موڑ لیا۔ پاس بیٹھے عثمان نے یہ بہت اچھے سے نوٹ کیا۔ وہ چلتی ہوئی سب کو چائے سرو کر رہی تھی۔

"کل لہنگے کی میچنگ جیولری لے لیں گے اسکے بعد مجھے مہندی کے گرارے کے ساتھ ڈوپٹہ لینا ہے" عروج اپنی چیزوں کی لسٹ مشل کو سنا رہی تھی دونوں چھت سے واپس آرہیں تھیں اور عروج مسلسل اپنی چیزوں کی بات کر رہی تھی۔ ایک چیز کو سو دفع یاد کروا رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"عروج مجھے لگ رہا ہے میری نہیں تمہاری شادی ہو رہی ہے حد ہے سن چکی ہوں تمہارے لہنگے کے ساتھ جیولری، مہندی کے سوٹ کے ساتھ دوپٹہ یلو کلر کا،اور کچھ میری بہن "مشل اب چڑ چکی تھی بار بار ایک ہی بات سن کر۔

"لو ابھی بول رہی ہو سب سنا ہے اور ابھی بھول گئی یلو نہیں پنک ڈوپٹہ "عروج اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔ جیسے مشل تمہاری تو یاداشت کمزور ہو گئی ہے۔اور مشل کو بہت غصہ آیا وہ اپنا غصہ پیتی نیچے اترنے لگی جب اسکی نظر لاونج سے اینٹر ہوتے وقار اور زبیر پر پڑی۔ وقار زینب کا ہاتھ پکڑے موبائل پر کسی سے بات کر رہا تھا۔اور زبیر کی تو پہلی نظر ہی مشل پر پڑی چہرہ کھل اُٹھا اور مشل جو کچھ دیر پہلے غصے میں تھی اسکے چہرے پر بھی لالی بکھری۔

"اُووو تو سیاں جی کے آتے ہی تیور بدل گے "عروج اسے چھیرتے کندھے سے کندھا مارتے ہوئے بولی۔ مشل نے اسے گھورا اور سیڑھیاں اترنے لگی۔

"احد میں اس مسلے پر رات کو بات کروں گا تم میلز سینڈ کر دو میں خود ان سے بات کر لیتا ہوں "وقار موبائل پر احد سے کوئی بات کر رہا تھا۔

"السلام علیکم !"زبیر نے اگے بڑھ کر سبھی کو سلام کیا۔

" ارے ماشااللہ وعلیکم السلام !"اشرف صاحب اُٹھ کر اسکے گلے لگتے ہوئے بولے۔۔۔

"آغا جان !"زنیب وقار کا ہاتھ چھڑواتے بھاگ کر حشمت صاحب کے سینے سے لگی۔اور حشمت صاحب نے مسکراتے ہوئے اسے گود میں بیٹھایا اور باتیں کرنے لگے۔ وقار فون بند کرتا ان سب کے پاس آیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"آیان بری بات بولا ہے نا کسی کا موبائل نہیں لیتے واپس کرو، اور یہ وقت اپکا موبائل پر گیمز کھیلنے کا نہیں ہے، پڑھائی کا ہے چلو شہیر چاچو کے پاس جاؤ وہ سٹڈی میں اپکا انتظار کر رہے ہیں۔" علیزے کو ہمیشہ سے اسکا بلاوجہ موبائل چلانے پر غصہ اتا تھا۔ اسکے مطابق وہ بگڑ جائے گا۔ شہیر احمد اور آیان کو پڑھاتا تھا۔ علیزے ن اس سے موبائل پکڑا اور معاذ کو واپس کیا۔ ایان رونے لگ گیا

"علیزے تو کیا ہو گیا، آیان ابھی بچہ ہے، تھوڑی دیر کھیلنے دیں" معاذ نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس اسے فون پکڑانے لگا۔ وقار ان تینوں کو دیکھ رہا تھا۔ نا جانے کیوں اسے غصہ آ رہا تھا۔ وہ انکو اگنور کرنے کے لیے دائیں صوفے پر بیٹھا اور موبائل پر بلاوجہ کی انگلیاں چلانے لگا۔

"مجھے نہیں لینا میں اپنے ڈیڈ سے لے لوں گا، ڈیڈ آپ موبائل دو" آیان معاذ کی گود سے نکل کر دائیں طرف صوفے پر بیٹھے وقار کی گود میں چڑھتے ہوئے بولا۔ لاونج میں ایک دم سناٹا چھا گیا۔ کوئی ایک لفظ نہیں بول پایا۔ سبھی نے اب تک آیان سے چھپایا ہوا تھا کہ وقار اسکا ڈیڈ ہے۔ ڈیڈ کا لفظ سنتے وقار کی سانس بھی کچھ پل تھم سی گئی۔ آج اسنے پہلی دفع اسے ڈیڈ کہ کر پکارا تھا وہ بھی سب کے سامنے یہ سب اسکے لیے بہت معانی رکھتا تھا۔ وہ ابھی اسے سینے سے لگاتا تبھی علیزے غصے سے ان دونوں کے پاس آئی اور آیان کو بازو سے زور سے پکڑا اور کھینچ کر اسکے گال پر تھپر مارا۔

وقار ایک دم سے کھڑا ہوا۔

"علیزے تمہارا دماغ خراب ہے" فائزہ بیگم نے غصے سے کہا۔ آج تک آیان کو کسی نے سوئی تک چبھنے نہیں دی تھی اور آج پہلی دفع علیزے نے اسے کھینچ کر تھپڑ مارا تھا۔ ایان زور سے رونے لگ گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"علیزے پاگل ہو گئی ہو؟" وقار نے آیان کو پکڑ کر سینے سے لگایا وہ بری طرح رو رہا تھا۔

"ہاں ہو گئی ہوں پاگل اور آپ مجھ سے اور میرے بچے سے دور رہیں سمجھ آئی" وہ بری طرح چیخ کر بولی اور آیان کو اسکے بازوں سے کھینچ کر سینے سے لگایا اور پلٹ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ سبھی حیرانگی سے اسکا ری ایکشن دیکھ رہے تھے۔اور وقار سب کے سامنے یوں شرمندہ ہوتے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔۔

"یہ کب واپس آیا؟" معاذ دور جاتے وقار کو دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔

"دادا جی بہت ہی اچھا ہو گا اگر مشل کی شادی کے بعد میری بہن کا کوئی فیصلہ ہو جائے اگر آپ لوگ نہیں لیں گے تو میں خود لے لوں گا" عثمان سنجیدگی سے بولا۔

اگلی صبح وہ اُٹھا تو اسے حشمت صاحب کا پیغام وصول ہوا، کہ وہ ان سے آکر ملے، وہ تیار ہو کر نیچے گیا۔چونکہ شادی کو چار دن رہ گے تھے۔ سبھی تیاریوں میں حد درجہ مصروف تھے، علیزے کو شگفتہ بیگم اور عابدہ بیگم زبردستی شاپنگ پر لے کر گئیں تھیں۔زینب عروج کے ساتھ بیٹھی ڈھولکی کے لیے گانے سیکھ رہی تھی۔

"جی آغا جان آپ نے بلوایا" وقار حشمت صاحب کے کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ بیڈ پر بیٹھے نا جانے کون سے کھاتے کھول کر بیٹھے تھے۔

"دروازہ بند کر کے آجاؤ یہاں بیٹھو" انہوں نے کھاتوں سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔وقار انکے پاس آکر بیٹھ گیا۔

"تم آفس جانے کے لیے کیوں تیار نہیں ہوئے؟" انہوں نے اسے عام سے حلیے مین دیکھتے ہوئے کہا۔

READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"مجھے نہیں لگتا مجھے جانا چاہیے عثمان اشرف تایا سب پہلے ہی مجھ سے ناراض ہیں بلا وجہ سب پریشان ہو جائیں گے" وہ اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"علیزے اور آیان کا کیا سوچا ہے کیا کرنا ہے؟ کب طلاق دے رہے ہو؟" حشمت صاحب نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ انہوں نے یہ سوال ناجانے کیا جاننے کے لیے پوچھا تھا، انکی بات پر وقار نے ایک نظر انہیں دیکھا۔ اور دوبارہ اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگا۔

"آغا جان! جانتا ہوں میں ایک برا پوتا، بیٹا بھائی، شوہر ثابت ہو چکا ہوں۔ پر میں ایک برا باپ ثابت نہیں ہونا چاہتا، میں نہیں چاہتا میرا بیٹا میرے زندہ ہوتے ہوئے کسی دوسرے شخص میں اپنے باپ کا پیار اڈھونڈتا رہے۔ میں دونوں کو نہیں چھوڑ سکتا" بولتے بولتے اسکی آواز لڑ کھڑائی تھی جو حسمت صاحب نے اچھے سے محسوس کیا۔

"تو تم علیزے کو دوبارہ اپنانا چاہتے ہو آیان کی وجہ سے؟" حشمت صاحب نے بھی وہی سوال کیا جو ہاشم صاحب نے کیا تھا۔ وقار نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں اپنی غلطی کو سُدھارنا چاہتا ہوں، مجھ سے جو گناہ معصوم کی زندگی برباد کر کے ہوا تھا۔ مین اس گناہ کی تلافی اسے عزت، مقام اور محبت دے کر کرنا چاہتا ہوں، جانتا ہوں اپکو میں اس وقت جھوٹا لگ رہا ہوں گا پر میں تب تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک سب ٹھیک نہیں کر لیتا اب مزید میں اپنوں کو دکھی نہیں کر سکتا، اور جانتا ہوں یہ مشکل ہو گا پر میں ہر مشکل سہنے کے تیار ہوں" اسکی آواز مین سچائی تھی جو حشمت صاحب جو محسوس ہوئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"مشکل تو واقعی ہو گا، پر فکر مت کرو میں تمہارے ساتھ ہوں" حشمت صاحب نے ہلکا سا مسکرا کر بولا۔ وقار نے حیر انگی سے انہیں دیکھا۔ اسے لگا وہ اسکی انسلٹ کریں گے۔

"مطلب آپ نے مجھے معاف کیا؟" وقار نے ایک دم انمء طرف دیکھ کر پوچھا۔

"بڑے بچوں کی غلطیوں کو معاف نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا" بولتے ہوئے انکی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

وقار ایک دم انکے سینے سے لگا۔

"ایم سوری آغا جی میں نے اپکو بہت تقلیف دی ایم سوری" وہ روتے ہوئے بول رہا تھا۔ حشمت صاحب کی آنکھوں سے بھی زور قطار آنسوں نکل رہی تھے۔ کئی سالوں بعد وہ انکے یوں گلے لگا تھا۔ انہوں نے بہت ہی شفقت سے اسکے بال سہلائے اور پیٹھ تھپتھپائی۔ وقار بہت دیر انکے پاس بیٹھا باتیں کرتا رہا۔۔۔۔

****

شام کے وقت عروج، آیان اور زینب شہیر کے ساتھ پارک جانے کے لیے نکلے۔ گاڑی کی بیک سیٹ پر ایان اور زینب دونوں بیٹھے تھے،

"شہیر آیان کو وقار بھائی کے بارے میں کس نے بتایا ہو گا؟ علیزے آپی بہت غصے میں تھیں" عروج شہیر کی طرف دیکھ کر سوالیہ انداز میں بولی۔ کیونکہ اندر سے وہ بھی جانتی تھی یہ کس کا کام ہو سکتا ہے۔

"افکورس اور کس نے میں نے بتایا" وہ اپنی کالر کو سیدھا کرتا فخریہ انداز میں اپنا کارنامہ بتا رہا تھا۔

"جانتی تھی میں پر کیا یہ سب صحیح ہے مطلب۔" عروج کو علیزے اور وقار دونوں کی سچویشن کا پتہ تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"عروج جب وقار بھائی خود سب ٹھیک کرنا چاہتے ہیں تو جو میں نے کیا وہ غلط نہیں ہے، انفیکٹ آیان کو پتہ ہونا چاہیے کہ وقار بھائی اسکے ڈیڈ ہیں" وہ بولتے بولتے تھوڑا اونچا بول گیا۔ زینب نے ان دونوں کی طرف دیکھا

"پھوپھو کیا علیزے آنٹی میرے ڈیڈ کی وائف ہیں؟ اور آیان میرا بھائی ہے؟" زینب نے اگے ہو کر عروج کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے اپنی طرف مخاطب کیا۔ عروج شاک ہو گئی۔ وہ یہ کیوں بھول گے کہ یہ دونوں انکے ساتھ بیٹھے ہیں ایان تو اپنی مستی میں رہنے والا بچہ ہے پر علیزے شروع سے ہی کافی سینسٹو، اور باتوں کو جلدی سمجھ جانے والی بچی ہے کبھی کبھی لگتا ہی نہیں وہ پانچ سال کی ہے۔ نالکل بروں کی طرح باتیں کرتی ہے۔ عروج اسکو کچھ جواب دیتی اس سے پہلے شہیر بول پڑا۔

"بالکل وہ وقار بھائی میرا مطلب ہے اپکے ڈیڈ کی وائف ہیں، اور آیان اور آپ دونوں بھائی بہن ہو، پر زینب فل حال آپ یہ بات کسی جو مت بتانا یہ سیکرٹ ہے" شہیر نے اسے بہت ہی طریقے سے بتایا۔ کیونکہ اگر وہ علیزے کو مما کہہ دیتی تو بات بگڑ جاتی۔

"کیوں؟ ڈیڈ بے تو بتایا تھا میری مما مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔ اور میں نے انکی تصویر دیکھی تھی وہ تو علیزے آنٹی نہیں تھیں" زینب کے سوال اب کہاں بند ہونے تھے۔ عروج نے غصے سے شہیر کو دیکھا کہ لو اب سھنمبالو خود۔

"کیونکہ پرنسس علیزے آنٹی اپکے ڈیڈ کی سیکنڈ وائف ہیں دونوں کی لڑائی ہو گئی تھی اسی لیے اپکو پتہ نہیں، اور آپ تو جانتی وہ لڑائی کرنا کتنی بری بات ہے آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا پھر آپ سب ساتھ رہو گے ہیپی فیملی کی طرح" شہیر نے اسکو پورا سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اوکے "زینب اتنا کہ کر سیٹ پر صحیح سے بیٹھ گئی اور کھڑکھی سے باہر دیکھنے لگی۔ بہت سے سوال اسکے من میں چل رہے تھے اب اسکے جواب وہ وقار سے لینا چاہتی تھی۔۔۔

****

رات کے نو بجے تھے، وہ گارڈن میں واک کر رہی تھی۔ کل آیان کو تھپڑ مار کر وہ خود اس سے بھی زیادہ روئی تھی۔ صبح سے وہ آیان سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی پر وہ اس سے ناراض تھا۔ اور شہیر کے ساتھ باہر گیا تھا۔ وہ ان سب کا انتظار کر رہی تھی۔ تبھی مین گیٹ کھلا اور گاڑی اندر داخل ہوئی۔ وہ بھاگ کر گاڑی کے پاس گئی۔ وہ چاروں گاڑی سے نکلے۔ وقار اپنے کمرے کی کھڑکھی سے ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

"ارے میرا بچہ صبح سے ملا نہیں مما انتظار کر رہیں تھیں "علیزے نے آیان کو جھٹ سے سینے سے لگایا اور اسکے دونوں گال چومے۔ زینب نے بہت ہی آس سے یہ محبت بھرا سین دیکھا۔ وقار نے چہرہ نیچے جھکائے زینب کو اندر داخل ہوتے دیکھا، عروج بھی اسکے پیچھے چلی گئی۔ وہ اسکے اترے چہرے سے سمجھ رہا تھا وہ کیا سوچ رہی ہے۔

"چاچو مجھے مما سے بات نہیں کرنی مما نے مجھے مارا تھا "ایان اس سے علحیدہ ہوتے ناراضگی سے بولا۔

"ایم سوری میری جان مما جو معاف نہیں کرو گے "علیزے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بولی۔ ایان غصے کا بہت تیز تھا۔ جس کسی سے ناراض ہو جاتا اس سے کئی دن تک بات نا کرتا اور یہ کوالٹی اسے وقار سے ہی ملی تھی۔ علیزے کی ایک بھی بات سنے بغیر وہ منہ بناتا اندر چلا گیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"چیمپ سنو" شہیر اسکے پیچھے بھاگا۔ وقار نے کھڑکی سے یہ سارا منظر دیکھا۔ وہ اپنے کمرے سے نکلتا گارڈن میں آیا۔ جہاں داخلی دروازے کی سیڑھیوں پر علیزے ہاتھوں پر سر گرائے رو رہی تھی۔ وہ چپکے سے اسکے ساتھ بیٹھا۔

"رومت کچھ ہی دیر میں وہ مان جائے گا، بچے ایسے ہی ہوتے ہیں" وقار سامنے دیکھتے ہوئے بولا۔ وقار کی اواز سن کر علیزے کو بے انتہا غصہ آیا۔ وہ ایک دن کھڑی ہوئی۔

"یہی چاہتے تھے نا آپ، میرے بچے کو میرے آخری سہارے کو بھی چھیننا چاہتے تھے، اسی لیے اسے بتایا نا کہ اسکے باپ ہو، پہلے میری زندگی خراب کی وہ کیا کم تھی جو میرے بچے جو چھیننے آگے ہو بولو" وہ چیختے ہوئے بول رہی تھی۔ جس جس نے اسکی آواز سنی وہ سب باہر آگے۔

"ایسی بات نہیں ہے علیزے میرا ایسا کوئی مقصد" وقار نے کچھ بولنا چاہا پر علیزے پہلے ہی کافی بھری ہوئی تھی۔ فائزہ بیگم نے اسکو روکنا چاہا پر اشرف صاحب نے انہیں روک دیا۔ وہ چاہتے تھے علیزے اپنے اندر کی بھراس باہر نکالے۔

"مقصد یہی اپکا مقصد ہے، میرے بچے کو مجھ سے دور کرکے اپکو بہت سکون ملے گا کیونکہ میری وجہ سے اپ سب سے سارے گھر سے دور ہوگے اسی لیے مجھے میرے بچے سے دور کرکے آپ خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں، مجھے دکھ سے کر ہمیشہ آپ خوش ہی ہوئے ہیں" وہ روتے ہوئے چیخ رہی تھی۔ اسکے بال بکھرے ہوئے تھے دوپٹہ شانے سے ڈھلک رہا تھا۔ وقار اسکی حالت دیکھ پریشان ہوا اسے اسکے الفاظوں سے تقلیف نہیں ہو رہی تھی جتنی تقلیف اسے دی تھی اسکے سامنے یہ تو ایک پرسنٹ بھی نہیں تھی۔ اسکی وجہ سے آج اسکی یہ حالت تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"علیزے وہ تمہارا بیٹا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ میں اسے کسی سے دور نہیں کروں گا، میں یہ سب کرنے نہیں ایا۔ مین تو تمہیں اور ایان کو پورے دل سے اپنانا چاہتا ہوں یقین کرو" وہ اگے بڑھ کر اسکے کندھوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑتے اسے نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"یقین نہہ نہیں ہے یقین مجھے آپ پر، ائی سمجھ" وہ اسے پیچھے دکھیلتے ہوئے پورے جوش سے چیخی تھی۔ عثمان اتنی اوازیں سن کر باہر کو بھاگا۔

"میری بات سنو!" وقار نے دوبارہ بات کرنے کی کوشش کی۔

"سالے کمینے تجھے بولا تھا میری بہن سے دور رہ" عثمان ان سب کو یوں چپ دیکھ کر خود اگے برھا اور وقار کے چہرے پر ایک مکہ مارتے رہوئے بولا۔ وہ لڑ کھڑایا۔

"عثمان! پاگل وہ گے ہو" عابدہ بیگم اپنے بیٹے کو یوں پٹتے ہوے دیکھ اگے بڑھیں۔

"چچی آج درمیان میں ناآئے گا، آج اس سارے معاملے کا حل ہو کر رہے گا، تونے میری بہن اور ہم سب کو دھوکے مین رکھ کر شادی کی، اسکا انجام ہم بگھت چکے ہیں اب تو اسی وقت یہاں سب کے سامنے کھرے ہو کر ابھی کے ابھی میری بہن کو طلاق دے" عثمان نے چٹکی بجاتے ہوئے غصے سے کہا۔ وقار نے اپنا غصہ کنڑول کرنا چاہا۔ علیزے نے گھبرا کر عثمان کو دیکھا وہ کیا بول رہا تھا۔

"عثمان رات کے اس وقت تم کیسی باتیں کر رہے ہو چلو سب اندر یہ ٹاپک یہی بند کرو" اشرف صاحب کو ایک دم لگا کہی سچ میں وقار انکی بیٹی کو طلاق نادے دے وہ اگے برھ کر بولے۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"نہیں پاپا اب مزید نہیں اب اس سب کا فیصلہ ہو کر رہے گا، بول کمینے دے گا طلاق یا نہیں" عثمان دوبارہ سے اسکی جانب متوجہ ہوا۔

"علیزے میری بیوی ہے اور میرے بچے کی ماں ہے طلاق تو میں کسی قیمت پر نہیں دوں گا، میرے جیتے جی تو میں اسے اس رشتے سے آزاد نہیں کروں گا، ہاں میرے مرنے کے بعد ضرور آزاد ہو جائے گی" وقار نے سخت لہجے میں بولا اور ایک نظر علیزے کو دیکھا جو اب ان دونوں کو دیکھ رہی تھی، وقار کی بات پر سب کے دل جو سکون ہوا۔ ایا عثمان تو جوش جذبات والا انسان ہے۔ یہاں پر وقار نے عقل کا مظاہرہ کیا۔

"کمینے سالے، پہلے میری بہن کی زندگی برباد کی اب اسے اس انچاہے رشتے میں باندھ کر رکھنا چاہتا ہے" عثمان نے دو تین مکے مزید اسکے منہ اور پیٹ پر مارے وقار اسے جواباً نہیں مار رہا تھا۔ طلحہ چچا نے عثمان کو پیچھے کرنے کی کوشش کی پر وہ بہت جوش اور غصے میں تھا۔

"پہلے جو بھی ہوا وہ میری غلطی تھی، پر اب میں ان سب غلطیوں کی تلافی کرنا چاہتا ہوں، میں اس رشتے کو اپنانا۔۔۔" وقار بول رہا تھا کہ عثمان نے اسکے پیٹ میں لات ماری وہ پیچھے کی طرف لہرایا اور اسکا سر پاس کھڑی گاڑی کے سامنے شیشے پر لگا۔ اور کافی زور سے لگا جسکی وجہ سے گاڑی کا شیشہ ٹوٹ گیا۔ اور اسکے سر سے خون کو فوارہ پھوٹا دس سیکنڈ کے اندر چہرہ خون سے بھر گیا۔ وقار کے منہ سے ایک چیخ نکلی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وقار!" کئی آوازاسکے نام کی سنائی دیں۔ وقار نے اپنا سر ہاتھوں میں لیا۔ انکھوں کے سامنے پہلے دھند اور پھر تاریکی چھا گئی۔ اور وہ وہی لڑکھڑا کر زمین پر گرتے ہی بے ہوش ہو گیا۔ اسکے گرتے ہی علیزے کو لگا اسکا دل بند ہو گیا۔

عثمان نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

"وقار میرے بچے اُٹھو" عابدہ بیگم روتے ہوئے بھاگ کر اسکے قریب ائیں پر وہ تو بے ہوش ہو چکا تھا۔

"چچا جلدی کریں بھائی کو ہسپتال لے کر جانا ہے" شہیر چلاتے ہوئے بولا۔ طلحہ چچا بے جلدی سے گاڑی نکالی، اور وقار کو بیک سیٹ پر لٹایا۔ عابدہ بیگم نے اسکا سر اپنی گود میں رکھا۔ اور اسکے ماتھے پر اپنا دوپٹہ رکھ دیا تاکہ خود بند ہو سکے پر خون رک ہی نہیں رہا تھا۔ اشرف صاحب کا تو اسکے یوں خون میں لپٹے دیکھ کر ہی دل بند ہونے لگا۔ پر ہمت کر کے وہ بھی گاڑی میں بیٹھے۔ طلحہ چچا نے گاڑی بھگائی۔ شہیر دوسری گاڑی میں بیٹھا، ہاشم صاحب اور حشمت صاحب دونوں سوئے ہوئے تھے انہیں اس سچویشن کا پتہ ہی نا تھا۔ باقی سب اندر چلے گے۔ عثمان گاڑی لے کر نا جانے کہاں نکل گیا۔ علیزے بھوجل قدموں کو گھسیٹی اس گاڑی کے پاس آئی جہاں پر اسکا خون لگا تھا۔ کانپتے ہاتھ سے اسنے ٹوٹے ہوئے شیشے پر ہاتھ لگایا۔ جہاں اسکا خون لگا تھا۔ پھر وہ روتے ہوئے وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ اور اپنے ہاتھ پر لگا اس شخص کا خون دیکھنے لگی، جسکے لیے آج تک اتنا کچھ ہو جانے کے باجود اسکے دل سے صرف دعا ہی نکلتی تھی۔ جس سے چاہ کر بھی وہ نفرت نہیں کر پائی تھی۔ جو بچپن سے اسکے دل دماغ سوچوں، خوابوں میں بسا ہوا تھا، جو اسکا پیار تھا اسکا شوہر تھا۔ روتے روتے اسکی ہچکی بندھ گئی۔

****

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وقار کو جلدی سے ٹریٹ مینٹ دیا گیا۔ سر پر گہری چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوا تھا۔ ڈاکٹرز نے فوری اسکا ٹریٹ مینٹ کیا تھا۔ وہ اب بالکل ٹھیک تھا۔ بس ہوش میں نہیں تھا ڈاکٹرز کے مطابق وہ رات کے کسی پہر یا صبح تک ہوش میں آجائے گا۔ عابدہ بیگم تو روتے ہوئے سورتیں پڑھ پڑھ کے پھونک رہیں تھیں۔ شہیر انہیں چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ تھوڑی دیر چپ ہوتیں پھر جب وقار کے ماتھے پر پٹی اور ہاتھ پر سوئی لگی دیکھتیں تو رو دیتیں۔ ان سالوں میں کئی بار اسکے لیے روئیں تھیں۔ انکا اکلوتا بیٹا تھا۔ اسکی جدائی پر وہ بہت روتیں تھیں۔ اسکے آنے کے بعد بھی انکا کئی بار دل کیا اسے سینے سے لگالیں پر پھر پرانی باتیں درمیان میں آجاتیں۔۔

****

"یا اللہ میں ان سے لاکھ ناراض سہی پر کبھی یہ نہیں چاہا انکو کچھ ہو، اللہ وقار کو ٹھیک کردے۔ یہ سب میری وجہ سے ہوا۔ میں ان سے بحث نا کرتی تو عثمان بھائی کو غصہ نا آتا اور یہ سب نا ہوتا، اب میں انکی زندگی سے نکل جاوں گی جب سے ہماری شادی ہوئی کے سب خراب ہو گیا۔ میری وجہ سے یہ سب ہوا" وہ روتے ہوئے اللہ نے دعائیں کر رہی تھی۔

"مما! مجھے اپکے پاس سونا ہے نیچے ڈر لگ رہا ہے" تبھی آیان اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔ اسنے علیزے کی گود میں لیٹ کر انکھیں بند کرلیں۔

"رومت کچھ ہی دیر میں وہ مان جائے گا، بچے ایسے ہی ہوتے ہیں" وقار کی کچھ دیر پہلے کہی بات اسکے کان میں گھنجی۔ آیان کے رویے پر غم زدہ ہو کر اسنے اتنی ساری باتیں کہہ دی تھیں۔ اور اب وہ خود اسکے پاس آیا تھا۔ وقار کی بات سچ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ثابت ہوئی۔علیزے کے گالوں پر آنسوں بہ رہے تھے اسنے آیان کا ماتھا چوما۔اور اسے سینے سے لگایا۔اور بیڈ پر لے آئی۔اسے سُلا کر اسنے شہیر کو میسج کیا۔اور وقار کا پوچھا۔

"آپی وہ ٹھیک ہیں،میں چچی کو گھر چھوڑنے آرہا ہوں۔ صبح تک بھائی بھی گھر آجائیں گے "شہیر کا میسج پڑھ کر اسے راحت ملی۔اسنے نم آنکھوں سے آیان کے ماتھے سے بال پیچھے کیے اور اسکے ماتھے کو چوما۔اسکے یوں کرنے چومے پر سوتے ہوئے آیان کے ماتھے پر بل پڑے۔علیزے کو خوبصورت سا منظر ذہین میں آیا۔اس منظر کو یاد کرتی وہ دوا باری غمگیں ہوئی۔

****

عثمان تین بجے کے قریب گھر واپس آیا، سبھی اپنے اپنے کمروں میں تھے،وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ رامین جائے نماز کے اوپر بیٹھی رو رو کر دعا کر رہی تھی،اسے ابھی تک وقار کی طبعیت کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملی تھی،اسنے شہیر اور اشرف صاحب کو کافی بار کال کی پر انکا نمبر مل نہیں رہا تھا۔وہ بہت پریشان تھی اسی لیے اپنے رب سے اپنے اکلوتے بھائی کی صحت کی دعائیں مانگنے لگی،لاکھ ناراضگی صحیح پر اسکا وقار کے ساتھ خون کا رشتہ تھا۔

عثمان نے ایک نظر اسے دیکھا اور اپنی گھڑی اُتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی،اور خود گہرا سانس لے کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

"اتنی لمبی لمبی دعائیں مت مانگو تمہارا بھائی مرا نہیں ہے بچ گیا ہے معمولی سی چوٹ ہی لگی ہے "وہ موبائل نکال کر اسے یوز کرتے ہوئے بولا۔رامین نے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور جائے نماز کو فولڈ کر کے رکھا اور اسکی اُور دیکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیسی باتیں کر رہے ہیں اللہ نا کرے اسے کچھ ہو، بہت خون نکلا تھا اسے بہت گہری چوٹ لگی ہے اسی لیے تو بے ہوش ہو گیا، اپکو اس سے لڑنے کی کیا ضرورت تھی، اگر کچھ ہو جاتا؟" وہ اپنا دوپٹہ سر سے اتارتے نم لہجے میں بولی۔

"ہنہہ اب اس چیز میں بھی تم مجھے ہی غلط کہنا، آخر کو تمہارے بھائی کی جو بات ہے، اور تم لڑنے کی بات کر رہی ہو میرا بس چلے تو میں اسے اس گھر میں داخل بھی نا ہونے دوں، میری بہن کی زندگی برباد کر کے اب منہ اُٹھا کر چلا آیا معافیاں مانگنے، سالے کو زندی زمین میں گھاڑ دوں گا" عثمان غصے میں چلایا۔

"آپ اس معاملے کو سکون سے بھی تو حل کر سکتے ہیں، کیوں فضول میں بار بار لڑائی کرتے ہیں" رامین اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ کر سمجھانے لگی۔

"رامین میڈم تم مجھے بلاوجہ یہ نصحتیں مت کرو، تمہارے بھائی کو اب پتہ چلے گا کہ اسنے کس کی بہن کی زندگی برباد کی، اپنی بہن جو بس رہی ہے، اگر اسی دن تمہارا قصہ ختم کرتا تب جا کر اسے احساس ہوتا" عثمان لیٹ کر اپنے اوپر کمبل لیتے نہائیت ہی سخت الفاظ بول گیا۔ رامین نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا وہ کمر کے بل لیٹا ہوا تھا اسنے آنکھیں بند کی تھیں وہ پچھلے پانچ سالوں سے اسے بہت بار وقار کی وجہ سے طنز تو مارتا رہتا تھا۔ پر اتنی بری بات اسنے آج پہلی بار کی تھی۔ رامین اپنی بھیگی آنکھیں لیے بیڈ کی دوسری طرح کروٹ لے کر لیٹ گئی۔

"تو ہمارے رشتے کی اپکی نظر میں بس اتنی سی اوقات تھی، ایک منٹ میں کہاں سے کہاں کھڑا کر دیا" رامین نے ایک نظر مڑ کر اسے دیکھا جو اتنی بری بات کر کے اب آرام سے سو رہا تھا۔ رامین کو یاد تھا بچپن سے دونوں کی منگنی ہو چکی تھی، دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے، عثمان کا دن اسکے ہاتھ کی چائے پی کر ہوتا اور رات اسکے ساتھ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ڈھیروں باتیں کر کے ہوتی۔دونوں کے درمیان دوستی محبت کا ایک مظبوط رشتہ بن چکا تھا۔پر جو بھی ہوا اسکے بعد عثمان بالکل بدل ہی گیا،وہ ہر وقت بات بے بات پر غصہ کرنے لگا۔رامین چپ کر کے سب سنتی رہتی گھر میں سوائے علیزے کے کسی کو عثمان کے رویے کا معلوم نہیں تھی،کیونکہ سب کے سامنے وہ ہنستی مسکراتی رہتی،کمرے کی باتوں کو کمرے تک ہی چھوڑ کر جاتی۔پر شائد اب یہ بات کمرے تک نہیں رہنے والی تھی۔

****

چار بجے وقار کو ہوش آگیا۔وہ آس پاس دیکھنے لگا۔اشرف صاحب اسکے ہوش میں اتے ہی پاس آئے۔

"وقار تم ٹھیک ہو"انہوں نے پریشانی سے پوچھا۔وقار نے ہاں میں گردن ہلائی۔وہ پاس کرسی پر بیٹھے،طلحہ صاحب نے ڈاکٹر کو بلوایا۔وہ اندر آیا اور اسکا چیک اپ کیا۔چھے بجے تک انکو ڈسچارج ملنا تھا۔اب وقار کافی نارمل تھا وہ ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔اشرف صاحب نے اسکی طرف دیکھا۔

"میرے بیٹے کی وجہ سے تم اس حالت میں ہو اسکے لیے معافی چاہتا ہوں"اشرف صاحب نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔وقار نے جھٹ سے انکے ہاتھ پکڑ کر نیچے کر دیے۔

"تایا جان کیسی باتیں کر رہے ہیں،عثمان نے جان بوجھ کر تو نہیں کیا غلطی سے ہو گیا۔آپ تو جانتے ہیں ہمیشہ سے وہ غصے کا تیز ہی تھا۔اور معافی تو مجھے مانگنی چاہیے،میری وجہ سے اپکو بہت تقلیف ہوئی۔اللہ کی قسم تایا جان جان بوجھ کر میں نے وہ سب نہیں کیا تھا مجھ سے وہ سب ہو گیا،جواب میں بدل نہیں سکتا"وقار نے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہمم جانتا ہوں، اور اس معاملے کو غصے اور جذبات سے حل نہیں کر پائیں گے۔ میں جانتا ہوں تم سب ٹھیک کرنا چاہتے ہو اس رشتے کو واپس اپنانا چاہتے ہو۔ پر وقار اب اس سب کا فیصلہ علیزے کرے گی اسے تمہارے ساتھ رہنا ہے یا نہیں۔ تم اسے مناؤ، ہم خود تم دونوں کا رشتہ ختم نہیں کرنا چاہتے، اور کون ساماں باپ اپنے بچوں کا گھر توڑنا چاہتا ہے۔ تم بس علیزے کو منالو باقی سب میں سھنمبال لوں گا" اشرف صاحب نے گہرا سانس لے کر کہا۔ وقار نے ہاں میں سر ہلایا۔ چھے بجے کے قریب انکو چھٹی مل گئی۔ اور وہ گھر کی اُور روانہ ہو گے۔

*******************★*****************

"وقار ابھی یہی نیچے کسی کمرے میں سو جا، اوپر مت جا، طبعیت ٹھیک نہیں ہے تمہاری" طلحہ صاحب نے وقار کو اوپر جانے سے ٹوکا، کیونکہ وہ کافی ویک نیس فیل کر رہا تھا، شہیر نے اسے ایک طرف سے پکڑا ہوا تھا۔

"نہیں چاچو میں ٹھیک ہوں، اوپر ہی سوؤں گا" وقار ہلکا سا مسکرا کر بولا۔

"وقار میرے بچے ٹھیک تو ہے نا" عابدہ بیگم جو کہ ہاسپٹل سے آنے کے باوجود سوئی نہیں تھیں، وہ تب سے تسبی پڑھتے ہوئے وقار کے لیے صحت کی دعائیں کر رہیں تھیں۔ ابھی جب اسکی آواز سنی تو فوراً باہر آئیں۔

"امی! میں بالکل ٹھیک ہوں، اور آپ یہ رو رو کر اپنی حالت کیوں خراب کر رہی ہیں، جائیں اب سکون سے سو جائیں" وقار نے انہیں اپنے حصار میں لے کر سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔ اور عابدہ بیگم کو موقع مل گیا وہ خوب

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

روئیں، وقار نے بہت مشکل سے انہیں سھنمبالا۔ماں تھیں اپنے بچے سے زیادہ دیر ناراض کہاں رہ سکتیں تھیں۔

وقار نے انہیں چپ کروا کر روم میں بھیجا۔اور خود شہیر کے ساتھ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"وقار بھائی آپ آرام کرو، میں آپکی سلامتی کی خبر زرا گھر میں سب کو بتادوں "شہیر اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے بولا۔۔

"ہنہہ یہاں زیادہ لوگوں کو میری پرواہ نہیں تم بلاوجہ ذہمت مت کرو جاؤ سو جاؤ" وہ طنزیہ انداز میں جیسے خود پر ہی ہنستے ہوئے بولا۔

"یہ تو آپکی سوچ ہے، حالانکہ سبھی کو آپکی فکر تھی، انفیکٹ بہت قریبی لوگوں کے تو میسجز بھی آئے تھے، شہیر بتاؤ میرے سائیاں جی کے حال کیسے ہیں" شہیر شرارتی انداز میں بولا۔وقار اسکا مطلب سمجھ گیا۔وہ ہلکا سا ہنسا مطلب ابھی بھی کام بن سکتا تھا تبھی اسکی نظر ہلکے سے کھلے دروازے پر پڑی، جہاں پر کسی کا آنچل لہرا رہا تھا۔وہ سمجھ گیا کون ہے؟

"اسنے تو اسی لیے میسج کیا ہو گیا کہ اگر مر گیا تو اسکے بھائی پر الزام نا آجائے، میری فکر کہاں اب تو وہ نفرت کرتی ہے" وہ اونچی آواز میں بولا، تاکہ باہر آواز پہنچ جائے، اور باہر کھڑی علیزے نے اسکی بات سن بھی لی، وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے دیکھنے آئی تھی، پر اندر جانے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی، اسکے الفاظ سن کر وہ وہی سے مڑ گئی، وقار نے اسکا جانا نوٹ کر لیا۔

"آرام کرو میں چلتا ہوں "شہیر اسکو دروازے کی اُور دیکھ کر جان بوجھ کر اونچا بولنا نوٹ کر چکا تھا اور اسنے بھی علیزے کا ڈوپٹہ دیکھا تھا۔ تبھی وہ کہتا ہوا باہر نکل گیا۔اور وقار نے آنکھوں پر بازو رکھ کر سونے کی کوشش کی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

****

کل رات کو جو گنڈا گردی ہوئی، میں وہ بالکل بھی قبول نہیں کروں گا، مجھے اگر اسی وقت اُٹھا دیتے وہی سبھی کو سیدھا کر دیتا، تماشا بنا کر رکھا ہے، گھر کو لڑائی کا میدان بنا دیا ہے، تین دن میں مشل کی شادی ہے، اور تم لوگوں کو لڑنے سے فرصت نہیں، عثمان وقار یہاں میرے بلانے پر آیا ہے، تم بار بار اس سے لڑنے مت لگ جاؤ" حشمت صاحب جن کو صبح ہی رات کا واقعہ معلوم ہوا وہ انتہائی غصے میں تھے اور سبھی جانتے تھے حشمت صاحب جب غصے میں آ جاتے تو انکے جلال سے بچنا ناممکن ہے۔ ابھی سارے گھر والے ٹیوی لاونج میں بیٹھے انکی بات سن رہے تھے۔ وقار بھی اسی میں شامل تھا۔

"اگر آپ چاہتے ہیں، یہ سب دوبارہ نا ہو تو اسے نکالیں، ورنہ یہاں تو یہی ہو گا چاہے آپ جو کر لیں، کیونکہ میں ایک ایسے شخص کو اپنے سامنے اب مزید برداشت نہیں کر سکتا جو میری بہن کا مجرم ہو" عثمان اپنی جگہ سے اُٹھ کر انکے سامنے آکر کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

"ٹھاہ! تم اپنی یہ دو ٹکے کی اکڑ کہی اور دیکھاؤ، علیزے صرف تمہاری ہی سگی نہیں میری بھی پوتی ہے اور وقار میرا پوتا ہے، ابھی اس گھر کے برے مرے نہیں جو تم یوں اُٹھ کر سب کو ڈرا رہے ہو، انکے رشتے کا جو کرنا ہو گا کر لیں گے تم بلاوجہ درمیان میں مت آؤ" حشمت صاحب نے اسکے گال پر کھینچ کر تھپر مارتے ہوئے کہا۔ سبھی نے حیرت سے حشمت صاحب کی طرف دیکھا۔ وقار اس سب کا خود کو قصوروار سمجھ رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہنہہ بڑے، اگر اتنے ہی آپ سب بڑے تھے تو تبھی فیصلہ کیوں نہیں کیا، پانچ سال برباد کیوں کیے، اب میں آپ سب کی بالکل نہیں سنوں گا، معاذ نے بہت پہلے مجھ سے علیزے کے رشتے کی بات کی تھی وہ اسے اور آیان کو اپنانا چاہتا ہے۔ مشل کی شادی کے بعد انکی طلاق ہو گی، اور بہت جلد میں معاذ اور علیزے کی شادی کروا دوں گا" عثمان نے غصے میں سب بول دیا۔ علیزے شاک کے عالم میں عثمان کی بات سن رہی تھی۔ وقار نے سب سن کر اپنا ماتھا مسلہ، اور اپنی جگہ سے کھڑا ہوا، علیزے نے اسکی طرف دیکھا اب یہ کیا بولے گا کہی یہ ابھی ہی طلاق نا دے دے۔

" جانتا ہوں جو کچھ ہوا تھا وہ کسی طور قابلِ قبول نہیں تھا، پر اب ماضی کو بدل نہیں سکتے، عثمان اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہے، لیکن میں بس ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں، رشتہ میرے اور علیزے کے درمیان ہے، میں اس رشتے کو بچانے کا بس ایک آخری موقع مانگ رہا ہوں، آج 12 تاریخ ہے اگلے مہینے کی 12 تاریخ کو جو فیصلہ علیزے کرے گی وہ میں اور آپ سب مان لیں گے، اب وہ میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے یا مجھ سے طلاق چاہتی ہے، وہ سب اسی پر ڈیپینڈ کرتا ہے، اور دوسری اہم بات جو میں کرنا تو نہیں چاہتا پر ابھی کی سچویشن کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑے گا، مشل کی شادی کے بعد اس سے اگلے دن ہی میں یہ گھر چھوڑ دوں گا، میں چاہتا ہوں میں زینب کو لے کر نئے گھر میں شفٹ ہو جاؤں گا، اس سے عثمان اور میری لڑائی نہیں ہو گی اور گھر کا ماحول بھی ٹھیک رہے گا، آئی نو کافی لوگ زینب کو بھی پسند نہیں کرتے اور میں اسکے ذہین میں آئے سوالوں کا بعد میں جواب نہیں دے پاؤں گا، اسی لیے میں اسے لے کر نئے گھر شفٹ ہو جاؤں گا، علیزے کو اگر ایک مہینے بعد بھی لگا یہ رشتہ بے کار ہے ٹوٹ جانا چاہیے تو میں خود سائن

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کروں گا" وقار نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا فیصلہ سنایا۔ بات کرتے ہوئے اسکا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔ اسکی آخری بات پر کتنے ہی لوگوں کے دل بھر آئے، جن میں عابدہ بیگم سب سے پہلی تھیں کیونکہ انہوں نے ہی زینب کو ڈانٹا تھا۔

"ٹھیک ہے میں تمہیں ایک مہینہ دیتا ہوں، اس سے ایک دن بھی اوپر نہیں دوں گا۔ اور مجھے پورا بھروسہ ہے علیزے اپنے بھائی کے فیصلے کو ہی قبول کرے گی" عثمان وقار کے پاس قدم قدم چلتا آیا اور یقین بھرے انداز میں کہا اور آخری بات پر علیزے کو دیکھا۔ جو خالی نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ وقار بنا جواب دیے پلٹا اور شکستہ قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

****

سبھی نارمل ہونے لگے، آہستہ آہستہ سب اس لڑائی کو بھول گے اور شادی میں مصروف ہو گے، آج مہندی تھی، سبھی مہندی کے لیے تیار ہو رہے تھے، وقار اور شہیر نے گارڈن میں سارا ڈیکور سھنمبالا ہوا تھا۔ گھر کی خواتین تیار ہو رہیں تھیں،

"ہاں بولو احد! کیا پرابلم ہوئی، اچھا ہمم رکو میں چیک کرتا ہوں، شہیر میرے کمرے سے لیپ ٹاپ لانا" وہ کان سے فون لگائے احد سے بات کرر ہا تھا اور ساتھ ڈیکوریشن والوں کو انسٹریکشن دے رہا تھا۔ شہیر اسکا لیپ ٹاپ لے کر آیا وہ وہی ٹیبل پر رکھ کر کرسی پر بیٹھا اور جلدی سے ہاتھ چلاتے ہوئے کام کرنے لگا۔ وہ تین گھنٹے مسلسل کام کرتا رہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

شام ڈھل چکی تھی، اندھیرا ہر سو چھارہا تھا، اسکا کام ختم نہیں ہو رہا تھا۔ ڈیزائینز دینے کی وجہ سے اب انہیں کام مسلہ ہو رہا تھا۔ جسکا وہ حل نکالنے کی کوشش کر رہا تھا ہر ابھی تک کچھ ہاتھ نہیں آیا تھا۔

"وقار تم ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئے کچھ ہی دیر میں مہمان آنے والے ہیں حد کرتے ہو بیٹا" عابدہ بیگم گارڈن میں اسے کام میں مصروف دیکھ کر ڈانتے ہوئے بولیں۔

"بس امی ہو گیا دو منٹ" وہ تیزی سے ٹائپنگ کرتے ہوئے بولا۔ عابدہ بیگم نے پکڑ کر اسکا لیپ ٹاپ بند کر دیا۔ وہ ارے ارے کرتا رہ گیا۔ عابدہ بیگم اسے زبردستی اندر لے گئیں۔ وہ اپنے کمرے میں آکر واشروم میں گھس گیا

****

"شہیر میرے سارے فرینڈز آرہے ہیں تو پلیز انہیں اچھے سے ویلکم کرنا" عروج اپنا لہنگا سھنمبالتی باہر گارڈن میں شہیر کے پاس آئی۔ وہ اورنج لہنگا اور سیم اورنج کرتی پہنے ساتھ میں پنک دوپٹہ اچھے سے سیٹ کیے ہوئے تھے، فل میک اپ کیے خوبصورت سی جیولری پہنے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ شہیر نے اسے ایک نظر دیکھا اور چہرہ موڑ لیا۔ کیونکہ اسکا دل بے اختیار دھڑکا تھا۔

"کیوں تمہارے فرینڈز کوئی وی آئی پی ہیں جو میں انکا استقبال کرو، وہی تمہاری چپکو دوستیں ہو گی" شہیر نے اسے چڑارتے ہوئے کہا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اوہیلو میں وی آئی پی میرے فرینڈز بھی وی آئی پی، اگر انہیں اچھے سے ویلکم نا کیا تو تمہاری یونی میں ہوئی لڑائی آغا جی کو بتادوں گی جانتے تو ہو آجکل آغا جی کو لڑائی کے نام پر ہی غصہ آجاتا ہے" عروج نے اسے بلیک میل کرتے ہوئے کہا۔ شہیر نے اسے گھورا۔

"ڈھیڈ فٹیا مجھ سے یہ بلیک میلنگ والی گیم مت کھیلنا ورنہ مجھے اچھے سے جانتی ہو" شہیر اسکے چھوٹے قد پر کومینٹ کرتے ہوئے بولا۔ اور عروج کو یہی ایک بات حد سے زیادہ چھبتی تھی۔ اور وہی ہوا عروج نے آس پاس کچھ تلاش کرنا چاہا، جو اسکے سر پر مار سکے، شہیر اسکا ارادہ سمجھ گیا اور وہاں سے بھاگا عروج بامشکل اپنا لہنگا سھنبالتی اسکے پیچھے بھاگی۔

****

"میرا پوتا تو شہزادہ لگ رہا ہے، ماشااللہ "علیزے آیان کو بازو سے پکڑتے ہوئے باہر لائی، وہ یلو، کرتا کپری میں جھوٹا سا شہزادہ لگ رہا تھا" عابدہ بیگم نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

"علیزے یہ ویس کوٹ وقار کے روم میں رکھ آؤ وہ تیار ہو رہا ہے میں آیان کو لے کر باہر جا رہی ہوں، مہمانوں کا استقبال بھی تو کرنا ہے" عابدہ بیگم ہاتھ میں پکڑی ویس کوٹ علیزے کو پکڑاتے ہوئے بولیں اور بنا اسکی بات سنے آیان کو لے کر باہر چلی گئیں۔ علیزے نے ادھر اُدھر دیکھا کوئی مل جائے تو اسکے ہاتھوں بجوا دے۔ تبھی عروج غصے میں اندر آتی دیکھائی دی۔

"عروج میری بات سن "علیزے نے اسے اپنی طرف بلایا علیزے اسکے پاس آئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"آپی آپ نے میرے دشمن شہیر عرف باگربلے کو دیکھا ہے" عروج ادھر اُدھر دیکھتی شہیر کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

"نہیں اسکو رہنے دے میری بات سن یہ ویس کوٹ "علیزے ابھی بول رہی تھی تبھی عروج کی نظر سامنے کمرے سے نکلتے شہیر پر پڑی۔

"وہ رہا میرا دشمن" وہ کہ کر بنا علیزے کی بات سنے شہیر کی طرف بھاگی۔ شہیر اسے دیکھ کر اوپر کی طرف بھاگ گیا۔

"حد ہے انکا بچپنا ختم نہیں ہوگا، اب مجھے ہی یہ انچاہا کام کرنا پڑے گا" علیزے نے بے دلی سے کہا اور وقار کے کمرے کی طرف چلی گئی۔ آج کئی سالوں بعد وہ اس کمرے میں داخل ہونے والی تھی جسکے لیے اسے بہت ہمت کی ضرورت تھی۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو شیشے کے سامنے وہ سفید شلوار قمیض پہنے بالکل تیار تھا، بس ابھی وہ اپنے ماتھے پر لگی پٹی کو اتارنے کی کوشش کر رہا تھا۔ تاکہ اسکی ڈریسنگ کرکے بال بنا سکے۔۔ تبھی علیزے کا عکس شیشے میں نظر آیا، وہ گرین شرارا اور ریلو کرتی پہنے جس پر موتیوں کا کام ہوا تھا، بالوں کی خوبصورت سی چٹیا بنائے، فل میک اپ کیے، مکمل تیار کھڑی تھی اور دل کو چھو جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔ وقار نے بے اختیار دل میں ماشااللہ کہا۔ وہ ہاتھ میں ویس کوٹ پکڑے چلتی ہوئی اسکے پاس آئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

حشمت ولا میں صبح گھر میں چہل قدمی شروع ہوگئی، ناشتے کے بعد سبھی اپنے اپنے کاموں میں لگ گے، مشل، عروج کے ساتھ پالر چلی گئی، رامین اور علیزے نے گھر میں ہی تیار ہونے کا فیصلہ کیا، کیونکہ بچوں کو بھی تیار کرنا تھا۔ عابدہ بیگم، فائزہ بیگم کے ساتھ مل کر مٹھیاں، اور گفٹس دیکھ رہیں تھیں۔

"علیزے آپی اسکو پکڑیں بار بار باہر آرہاہے، دو دفع گر بھی چکا ہے، باہر ورکرز مہندی کا سیٹ اپ اتار رہے ہیں اور یہ انکو ڈسٹرب کر رہاہے" علیزے ابھی گھر کے کپڑوں میں ملبوس تھی اور آیان کو ہی ڈھونڈ رہی تھی جب احمد اسے اُٹھائے اندر آیا۔ علیزے اسے پکڑ کر اندر لے گئی۔

"ڈیڈ! سبھی تیار ہورہے ہیں عروج پھوپھو، مشل پھوپھو کے ساتھ پالر چلی گئیں مجھے کون تیار کرے گا" زینب بلو کلر کی بہت ہی خوبصورت فراق پہنے ہاتھ میں اپنے میک اپ کی کٹ پکڑے وقار کے پاس آئی جو کہ موبائل پر فلیٹ کے بارے میں بات کر رہا تھا۔

"میں کرتاہوں" وقار نے زینب کو کہا اور دوبارہ کال پر لگ گیا، پانچ منٹ بعد کال بند کی اور زینب کی طرف پلٹا۔

"ہاں جی بولیں کیا کرنا ہے" زینب کو صوفے پر بیٹھا کر وہ بولا۔ زینب نے کٹ آگے کی، اور کہا میک اپ کرنا ہے۔

"پرنسس آپ میک اپ کے بغیر ہی اتنی پیاری لگ رہی ہو بس بالوں کا ہیر سٹائل بنالو" وقار میک کو دیکھتے فوراً بولا کیونکہ اسے بالکل ان سب چیزوں کے بارے میں نہیں پتہ تھا۔

"نوسب کر رہے ہیں مجھے بھی کرنا ہے" زینب منہ بسورتے ہوئے بولی۔ وقار نے دیکھا رامین عمر کو اُٹھا اپنے کمرے کی طرف جارہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"رامین آپی! آپ زینب کا میک اپ کر دیں گی، مجھے کرنا نہیں آتا" وقار نے کہا تو وہ رکی۔

"میں مصروف ہوں فالتو وقت نہیں ہے" وہ سنجیدگی سے بول کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ زینب کو اسکا یوں بولنا برا لگا، وقار نے اسکا اداس چہرہ نوٹ کیا۔

"اب کیا کریں، چلو خود ہی کچھ کر لیتے ہیں" وقار نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا اور میک کٹ کھولی۔ اندر بچوں والے میک اپ کا سارا سامان تھا زینب نے اپنے چھوٹے سے ہاتھوں سے اپنے بال پیچھے کیا اور آنکھیں بند کیں۔ وقار نے اسکی آنکھ پر بلو کلر کی آئی شیڈو لگائی وہ کافی ڈارک تھی اور بہت بری لگ رہی تھی۔

"وقار یہ کیا کر رہے ہو بچی کے چہرے کا ستیاناس کر دیا" عابدہ بیگم نے دونوں کو یوں مگن انداز میں میک اپ کرتے دیکھا تو فوراً اسکے پاس آئیں گھر میں کافی مہمان بھی تھی جو ہنس کر وقار کو یہ سب کرتے دیکھ رہے تھے۔

"امی میک اپ کر رہا ہوں" وقار نے شرمندگی سے کہا۔ کیونکہ سچ میں زینب کا چہرہ کافی برا لگ رہا تھا۔

"حد کرتے ہو، بچی کو بھوتنی بنا رہے، رامین یا علیزے کو کہ دیتے، وہ دونوں گھر ہی ہیں" عابدہ نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"اپکو کیا لگتا ہے وہ مانتیں آپی کو بولا تھا، وہ جواب دے کر چلی گئیں کہ انکے پاس فالتو وقت نہیں" وقار نے ٹشو سے اپنا ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا۔ جس پر ابھی بھی آئی شیڈو لگی ہوئی تھی۔ عابدہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا۔

"زینب چلو میرے ساتھ علیزے کو بولوں تمہیں اچھا سا تیار کر دے" عابدہ بیگم زینب کا ہاتھ پکڑ کر علیزے کے کمرے میں چلی گئیں۔ وقار نے بھی اب تیار ہونا ہی مناسب سمجھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"علیزے یہ دیکھو وقار نے اسکے چہرے کا کیا حال کر دیا ہے تم اسکو اچھا سا تیار کر دو" عابدہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں تو علیزے تقریباً تیار کھڑی تھی بس جیولری پہن رہی تھی، بلیک کلر کی ساڑھی جسکے بارڈر پر نفیس سا کام ہوا تھا اس میں وہ بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی۔ آیان کو وہ تیار کر چکی تھی وہ بلو کلر کے تھری پیس سوٹ میں تھا۔ اور اب باہر بھاگ گیا تھا۔

"جی چچی میں کر دیتی ہوں" علیزے نے کانوں میں جھمکے پہنتے ہوئے کہا۔ اور زینب کو ڈریسنگ کی ٹیبل پر بیٹھایا۔ اور میک اپ ریمور سے اسکا میک اپ ریموو کرنے لگی۔

"آپ چھوٹی ہو زیادہ میک اپ سکن کے لیے اچھا نہیں میں ہلکا سا ہی کروں گی" علیزے اسکا میک اپ ریمو کرتے پیار سے بولی۔ زینب نے ہاں میں سر ہلا دیا۔ علیزے نے اسکا میک اپ کیا اور بالوں کا سٹائل بنانے لگی۔

"علیزے آنٹی آپ سے ایک سوال پوچھوں" زینب نے چہرہ اُٹھا کر علیزے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ علیزے اسکے بالوں میں آخری پن لگاتے ہوئے ہاں میں سر ہلا کر اسے آجازت دی۔

"آپ میرے ڈیڈ کی وائف ہو؟ تو میری مام ہیں؟" زینب نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے ہی سوال کیا۔ اسکے سوال پر علیزے کے ہاتھ تھمے، اسنے حیرانگی سے اس چھوٹی سی بچی کو دیکھا، وقار صحیح ہی کہتا تھا وہ بہت گہری سوچ رکھتی ہے اور بہت جلد باتوں کو سمجھتی ہے۔ تبھی وقار کمرے میں داخل ہوا۔ وہ بھی زینب کا سوال سن چکا تھا، وہ زینب کو ہی لینے آیا تھا تاکہ میرج حال لے کر جا سکے، علیزے نے وقار کو دیکھ لیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ناتو میں اپکے ڈیڈ کی وائف ہوں اور ناہی آپکی مام، آپکی مام کوئی اور ہیں میں نہیں "علیزے نے اسکو نیچے اتارتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"پر شہیر چاچو تو کہ رہے تھے آپ ڈیڈ کی وائف ہوں اور میری مام "زینب نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے علیزے اچھی لگنے لگی تھی۔

"سب بکواس کر رہے ہیں، میں ناتو تمہاری اور ناہی تمہارے باپ کی کچھ لگتی ہوں آئی سمجھ بار بار یہ مام کہنا بند کرو" علیزے پہلے ہی رات والے انسیڈینٹ کو بھول نہیں پارہی تھی وقار کا یوں حق جتانا اسے غصہ دلا رہا تھا اوپر سے زینب کا بار بار مام کہنا مزید غصہ دلا رہا تھ تبھی وہ اس پر چلائی، زینب سہم سی گئی۔ وقار جلدی سے زینب کے پاس آیا۔

"زینو آپ دادو کے پاس جاؤ وہ گفٹس گاڑی میں رکھ رہی ہیں انکی مدد کرو جاؤ میں آتا ہوں "وقار نے اسے نارمل کرنے کے لیے کہا۔ زینب نے غصے سے علیزے کو دیکھا۔

" گندی آنٹی، سچ میں سٹپ مدد گندی ہی ہوتی ہیں "زینب غصے سے بولتی باہر بھاگ گئی۔ وقار نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور علیزے کی طرف پلٹا۔

"علیزے یہ سب کیا تھا کیا بچوں کے ساتھ ایسے بات کرتے ہیں؟ "وقار نے اسکی طرف دیکھ کر سوال کیا جسکا موڈ کافی خراب لگ رہا تھا۔

"ہاں ایسے ہی کرتے ہیں، کوئی مسلہ ہے تو اپنی بیٹی کو اپنے پاس رکھا کریں بلاوجہ میرے پاس بھیجنے کی ضرورت نہیں "وہ کافی بدتمیزی سے بولی۔ وقار نے گہرا سانس لیا اور دو قدم چل کر اسکے پاس آیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تمہیں زینب سے بات نہیں کرنی مت کرو اگر کوئی اسکے لیے کام بولے اسے وہی جواب دے دیا کرو، وہ بہت چھوٹی ہے، تمہارے رویے کو سمجھ نہیں پائے گی اور میں نہیں چاہتا میری بیٹی کی سوچ تمہیں لے کر ایسی ہو، وہ بہت خوشی سے پاکستان سب سے ملنے آئی تھی، پر یہاں سبھی نے مل کر مجھے اور اسے احساس دلا دیا، اپنے اگر غیر بنے پر آئیں، تو دل کو چیڑنے والے زخم دیتے ہیں" وہ سنجیدگی سے اسے یہ سب بول رہا تھا۔

"ہنہ بات جب اپنی بیٹی پر آئی تو بہت دکھ لگا، اور جب کسی اور کی بیٹی کو دھوکہ دے کر اسکی زندگی برباد کر دی تب احساس نہیں ہوا، اور اب سالوں بعد منہ اُٹھا کر واپس آ گے، ہائے علیزے پلیز پچھلی ساری غلطیوں کے لیے معاف کر دو، اور علیزے بولے گی ارے کیسی باتیں کر رہے ہیں، معافی کیوں مانگ رہے ہیں معاف کیا، ہنہ ایسا بالکل نہیں ہو گا مسٹر وقار ہاشم، ایک مہینہ مانگا ہے نا میں ابھی فیصلہ سناتی ہوں مجھے اپکے ساتھ بالکل نہیں رہنا، مجھے آپ سے اپکی شکل سے نفرت ہے نفرت ہے آئی سمجھ ہاہاہا" وہ چیختے ہوئے بول رہی تھی اور آخر میں روتے ہوئے اونچا اونچا ہنستے وہی زمین پر بیٹھ گئی۔ وقار وہی کھڑا اپنے سامنے اس لڑکی کو یوں ٹوٹتے ہوئے دیکھ رہا تھا، جو کبھی بہت خوش رہا کرتی تھی۔ وہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا۔

"علیزے!" وہ اسکا چہرہ اوپر کرنا چاہتا تھا۔ علیزے نے اسکا ہاتھ جھٹکا۔

"مجھے چھونے کی کوشش بھی مت کرنا، اور یہ بلاوجہ مجھ پر حق جتانا بند کریں" وہ اسکی انکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہمم ابھی اس ٹاپک پر بات نہیں ہو گی، مشل کی بارات پہنچنے والی ہے، اچھا ہو گا تم اسکی بھابھی نا سہی تو بہن بن کر چلی جاؤ دیکھو سارا میک اپ بھی خراب کر لیا، میری وجہ سے مزید خود کو تقلیف مت دو میں کوئی زور زبردستی نہیں کروں گا، اب سے حق بھی نہیں جتاؤں گا، بس ایک ریکسویٹ ہے زینب سے دوبارہ ایسے بات مت کرنا، میری بیٹی سمجھ کر نہیں تو ایک چھوٹی پانچ سال کی بچی سمجھ کر ہی اسے یہ سب مت کہو، ایم سوری" وہ بے بسی سے بول رہا تھا، اسکی طرف دیکھے بنا وہ اُٹھا اور شکستہ قدم سے چلتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ علیزے نے بہت مشکل سے جانے کے لیے خود کو تیار کیا۔

وہ سارا فنکشن خاموش خاموش سی رہی، نکاح کے بعد مشل کو زبیر کے برابر اسٹیج پر بیٹھایا گیا، باقی چھوٹی موٹی رسمیں ہوئیں۔ وقار نے اسے بالکل بھی بلایا نہیں تھا۔

"السلام علیکم! علیزے کیسی ہو؟" معاز ایک طرف خاموش کھڑی علیزے کے پاس آکر کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

"وعلیکم السلام! بالکل ٹھیک تم سناؤ" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی۔

"میں تو تمہیں دیکھ کر ہی خوش ہو جاتا ہوں، ویسے بہت ہی خوبصورت لگ رہی ہو بلیک کلر تم پر کافی سوٹ کرتا ہے" معاز اسکی تعریف کرتے ہوئے بولا۔

"شکریہ" وہ زبردستی مسکرا کر بولی۔ اور سامنے اسٹیج پر مشل کو دیکھنے لگی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"عثمان نے تمہارے گھر والوں سے بات کی ہے، تو تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے، مجھے طلاق یا آیان سے کوئی مسلہ نہیں، مجھے تم اچھی لگتی ہو بس شادی کر کے تمہیں پر سکون زندگی دینا چاہتا ہوں" معاذ اپنے دل کے احساسات بتا رہا تھا۔علیزے اسکی بات سن رہی تھی، تبھی اسکی نظر وقار پر پڑی جو مشل کے برابر بیٹھا اس سے کوئی بات کر رہا تھا جس پر وہ ہنس دی تھی۔

"معاذ میں ابھی فل حال خود کافی چیزوں کو لے کر ڈسٹرب ہوں، تم نے اپنی فیلنگ بتا دیں اچھی بات ہے، اب مستقبل میں کیا ہو گا میں خود نہیں جانتی" علیزے بول کر عابدہ بیگم کی طرف چلی گئی، جو آیان کو چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں جو باہر گڑا تھا۔علیزے نے اسے اپنی گود میں لیا اور چپ کروانے لگی۔۔

"رخصتی کا وقت ہوا، مشل کو دعائیوں کے سائے میں رخصت کیا گیا۔گاڑی تک جاتے وہ اپنا ضبط کھو بیٹھی، اور وقار کے گلے لگ کر بہت زیادہ روئی۔اور وہاں وقار بھی خود پر کنٹرول کھو بیٹھا، ہمیشہ سے ان چاروں بہن بھائیوں کا بہت ہنسی مزاق والا رشتہ تھا۔خود پر کنٹرول کر کے وقار نے مشل کو گاڑی میں بیٹھایا، گاڑی چل دی۔

"ڈیڈ رومت" زینب وقار کے پاس آکر بولی۔وقار نے اسے بازوں میں اُٹھایا، اور اپنے آنسوں صاف کیے۔

سبھی گھر واپس آگے، سبھی تھکے ہارے تھے، کام ختم کر کے سو گے۔

READERS CHOICE

**************★*****************★***

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ولیمے کا دن بھی بہت ہی اچھے سے گزر گیا، یوں شادی خوش اسلوبی سے ختم ہوئی۔ گھر آنے کے بعد وقار اپنا سامان پیک کرنے لگا اور عروج کو زینب کا سامان پیک کرنے کے لیے بولا۔

"وقار میرے بچے تو اتنے سالوں بعد واپس آیا ہے اور دوسرے گھر میں رہنے جائے گا میرا دل اب بالکل نہیں لگے گا" عابدہ بیگم اس وقت روتے ہوئے وقار کے کمرے میں آ کر بولیں۔ انکے پیچھے ہاشم صاحب بھی تھے۔

"امی جاؤں گا تو اچھا ہے سبھی دوبارہ سے خوشی سے رہیں گے، بہت سے لوگوں کو میرا یہاں رہنا اچھا نہیں لگ رہا، اور ویسے بھی زینب بھی کافی ڈسٹرب ہو گئی ہے" وقار اپنی پرفیومز بیگ میں رکھتے ہوئے بولا۔

"میرا بچہ اگر مجھے ملا ہی تھا دوبارہ سے سب درمیان میں آ گئے" عابدہ بیگم روتے ہوئے بولیں۔ وقار نے انہیں گلے سے لگایا۔

"امی جان! ایسے مت کریں مجھے اچھا نہیں لگ رہا، ویسے میں آپکو بھی ساتھ لے جاتا اگر پاپا کو برا نا لگے وہ اکیلے کیسے رہیں گے" وقار آخر میں شریر لہجے میں بولا۔ ہاشم صاحب نے اسکے سر پر تھپڑ مارا۔

"مت جا، یہی رہ کر سب ٹھیک ہو جائے گا، یوں اکیلے رہو گے تو سب سے بات بھی نہیں ہو پائے گی تو سب کیسے ٹھیک یو گا" ہاشم صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سمجھانے والے انداز میں کہا۔

READERS CHOICE

"پاپا، آدھے گھنٹے کی ڈرائیو پر ہی گھر لیا ہے اتنا دور نہیں جا رہا، سارا انتظام ہو چکا ہے، اور آپ فکر مت کریں انشاالله سب ٹھیک ہی ہو گا، ویسے بھی کل سے آفس بھی جانا شروع کروں گا، زینب کا اکیڈمی میں ایڈمیشن کروا دی ہے اب ایک مہینہ یہی رہنا ہے تو اچھا ہو گا وہ تھوڑی مصروف ہو جائے، اور پیپرز کی تیار کر لے اگلے مہینے کے اخر میں اسکے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

فائنلز ہیں، آیان بھی وہی جاتا ہے۔ دونوں کی ویسے بھی اچھی دوستی ہے، عثمان کو وقت کے ساتھ احساس کرواتا رہوں گا کہ میں سب سچ میں ٹھیک کرنا چاہتا ہوں" وہ ہلکا سا مسکرا کر پلینز بتا رہا تھا۔

"اور ہماری بہو اسکو کیسے مناؤ گے ؟" ہاشم صاحب نے سنجیدگی سے سوال کیا۔ وقار کو کل والی باتیں یاد آئیں۔

"اپکی بہو کو منانا اتنا بھی مشکل نہیں، ایک مہینے بعد وہ خود سب کے سامنے معاف کرے گی، چلیں اب چلتا ہوں" وہ سوٹ کیس کو پکڑتے ہوئے مسکرا کر بولا۔ ہاشم صاحب نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا۔ وہ مکمل بدل چکا تھا سالوں پہلا والا نہیں رہا تھا اسکی شخصیت میں ٹھہراؤ سا آیا تھا۔ وہ ان دونوں کے ساتھ نیچے آیا۔ زینب اپنا بیگ لیے حشمت صاحب کے پاس کھڑی تھی، اسکا چہرہ اترا ہوا تھا یقیناً وہ جانا نہیں چاہتی تھی۔

"زینو چلیں پرنسس" وقار نے اسکی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ اسنے نفی میں سر ہلاتے حشمت صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"مجھے آغا جی عروج پھپھو اور آیان کے ساتھ رہنا ہے، مجھے بورنگ گھر میں نہیں رہنا آپ تو کام کرتے رہو گے میں بور ہوں گی" زینب منہ بسورتے ہوئے چہرہ موڑ گئی

"بالکل ہمیں بھی زینب کو نہیں بھیجنا" حشمت صاحب بھی منہ دوسری طرف کرتے ہوئے بولے۔

"پرنسس وہاں اپکا پرنسل روم ہے، اور ہاں وہ گڑیا والا بڑا سا گھر وہ بھی ہے، اسکے علاوہ مریم بی بھی اگئیں ہیں، وہ اپکا انتظار کر رہی ہیں اپنی پرنسس سے ملنے کو بے تاب ہیں" وقار نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ آج صبح ہی مریم بی امریکہ سے آئیں تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"واقعی چلیں چلتے ہیں" زینب ایک دم سے ریڈی ہو گئی۔اور حشمت صاحب کا ہاتھ چھوڑ دیا۔وہ حیرانگی سے پلٹے انکے حیرانگی والے چہرے کو دیکھ کر وقار مسکرایا۔وقار زینب کو لیے گاڑی میں بیٹھا وہاں اسے چھوڑنے اسکے ماں باپ اور حشمت صاحب کھڑے تھے باقی سب اپنے کمروں میں تھے۔اور کچھ کام کے سلسلے میں باہر گے ہوئے تھے۔

****

اگلی صبح علیزے آفس جانے کے لیے تیار ہو کر نیچے آئی،سامنے ناشتے کی ٹیبل پر سبھی بیٹھے ناشتہ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ایان احمد کے ساتھ سکول جا چکا تھا۔ حشمت صاحب، کچھ خاموش خاموش سے تھے،اسکی وجہ وقار کا کل وعدے کے مطابق چلے جانا تھا۔

"علیزے چلیں؟" عثمان اپنا ناشتہ ختم کرتے ہوئے کھڑا ہوا۔علیزے اسکی آواز پر کھڑی ہوئی ناشتہ کرنے کا ویسے بھی اسکا دل نہیں تھا۔پرسوں سے اسکا دل بھاری سا تھا،زینب کے ساتھ جس طریقے سے اسنے بات کی وہ بھول نہیں پا رہی تھی۔دونوں آفس پہنچے۔

"معاز، آج دوپہر کی راحم گروپ آف انڈسٹریز کے ساتھ جو میٹنگ ہے اس میں تم اور علیزے میرے ساتھ جاؤ گے" عثمان آفس کے حال میں ڈسک پر بیٹھے معاز سے مخاطب ہوا جو کہ اپنا کام کر رہا تھا۔اسنے پلٹ کر اوکے کہا۔

"آج کی میٹنگ کینسل کر دو، کیونکہ ابھی ہمارا سارا فوکس نیو کلکشن کو لونچ کرنے میں ہے،اسکی میٹنگ میں کنڈکٹ کرنے والا ہوں مجھے پروجکٹ سے ریلیٹڈ سبھی لوگ وہاں چاہیں، بارہ بجے کے قریب میٹنگ روم میں آجانا" تبھی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

حال میں داخل ہوتا وقار بولا۔ تینوں نے اسکی طرف دیکھا۔ وہ سوٹ بوٹ پہنے ہاتھ میں لیپ ٹاپ کا بیگ لیے کھڑا تھا۔ وہ ابھی ابھی افس پہنچا تھا عثمان کی بات سن کر اسنے جواب دیا تھا۔

"تم کون ہوتے ہو ہمیں آڈر دینے والے ؟" عثمان نے اسکے یوں حکم جمانے پر کہا۔ وقار متوازن چال چلتا اسکی پاس آیا۔

"اس پروجیکٹ کا ہیڈ ہوں، میرے انڈر جو کام بھی ہوگا اسکو پایا تکمیل تک پہنچانا میری ذمے داری ہے، اور اپنا کام کیسے کرنا ہے میں بہت اچھے سے جانتا ہوں، اور دوسری بات آفس میں ہمارے پرسنل ڈفرنسس نہیں آنے چاہیے یہاں ہم کزن بہنوئی نہیں بلکہ ایک کولیگ بن کر کام کریں گے" وہ سنجیدگی سے بولتا عثمان کی بولتی بند کر گی۔ عثمان خود بھی جانتا تھا حشمت صاحب نے اسے اس پروجیکٹ کو پورا کرنے کے لیے ہی آفس بھیجا ہے اور یہ بات اسی دن ہو چکی تھی

"تو اچھا ہو مجھ سے دور ہو" عثمان دانت پیستے ہوئے بولا اور پلٹ کر چلا گیا۔ معاز بھی اسکے پیچھے کچھ فائلز لے کر گیا۔ وقار نے علیزے کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ وہ دو قدم چلتا اسکے قریب آیا۔

"بیگم! مانا ہینڈسم لگ رہا ہوں اسکا مطلب یہ نہیں تم یوں دیکھ کر نظر لگا دو، ویسے بھی سنا ہے محبت کی نظر زیادہ خطرناک ہوتی ہے" وہ ہلکا سا اسکے کان کے قریب جھکا اور شریر انداز میں بول کر سیدھا ہوا، اسکی حرکت پر علیزے کی دھڑکنیں بڑھیں خود پر کنٹرول کرتے علیزے نے غصے سے اسے گھورا۔ وقار اسے آنکھ مارتا ہلکا سا مسکرا کر اپنے آفس کی طرف چلا گیا۔ علیزے اس پاس دیکھتی خود کو سھنمبال کر اگے بڑھ گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنے کمرے میں پہنچ کر اسنے بیگ ٹیبل پر رکھا اور خود اپنی کرسی پر بیٹھ کر سر اسکی کی بیگ سے لگا کر آنکھیں موند ھیں۔

ماضی:

بچپن میں حشمت صاحب نے رامین کی عثمان اور وقار کی علیزے سے بات پکی کی تھی، منہ زبانی بات طے تھی۔ سارے خاندان کو یہ بات معلوم تھی۔ عثمان رامین سے بہت محبت کرتا تھا، وقار اور عثمان دونوں ہم عمر تھے، دونوں کے درمیان گہری دوستی تھی، دونوں ایک دوسرے پر جان نچھاور کرتے تھے، وقار پڑھنے میں بہت ذہین تھا، اسکے مقابلے عثمان پرھائی کے معاملے میں لاأبالی تھا۔ گھر بھر کا وہ لاڈلا تھا، اسکی ضد تھی کہ وہ امریکہ جا کر اپنی پڑھائی مکمل کرنا چاہتا ہے، اسکی ضد کو دیکھتے ہوئے، حشمت صاحب اسے جانے کی آجازت دے دی، اپنے خواب کو تکمیل میں لانے کی چاہ لیے وہ امریکہ چلا گیا۔

علیزے دل ہی دل میں وقار سے محبت کر بیٹھی، وہ جانتی تھی اسی شخص سے اسکی شادی ہونی ہے، اپنے نام کے ساتھ اسنے ہمیشہ وقار کا نام سنا تھا۔ وہ ہر وقت اپنے آپ کو وقار کی پسند ناپسند میں ڈھالنے کی کوشش کرتی رہتی، وقار نے کبھی اس چیز پر توجہ تک نادی۔ وہ اپنے آپ میں مصروف رہنے والا انسان تھا۔ اسے امریکہ گے تین سال ہو چکے تھے، امریکہ جانے کے ایک سال بعد اسے اپنی کلاس میٹ لڑکی سمبل سے محبت ہو گئی، دونوں کی محبت وقت کے ساتھ بڑھتی گئی۔ ابھی اسکی پرھائی کا ایک سال رہتا تھا، اسے پورا کرنے کے بعد وہ پاکستان آکر بات کرنے کی سوچ رہا تھا۔ پر حالات نے ساتھ نادیا۔ سمبل عام سی فیملی بیگر ونڈ کی لڑکی تھی لیکن کافی ضدی بھی تھی، اسے جو چیز چاہیے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہوتی تھی وہ ہمیشہ اسے لے چھوڑتی تھی، وقار کی پڑھائی کا آخری سال چل رہا تھا، وہ ساتھ میں اپنی چھوٹی سی کمپنی بھی کھولنے میں کامیاب ہو چکا تھا جسکا پاکستان میں صرف عثمان کو معلوم تھا، سمبل نے شادی کی ضد کی، وقار اس سے وقت مانگتا رہا، تاکہ پاکستان آکر سب کو منا سکے، اس چکر میں وہ اپنی بچپن کی منگنی کو بھول نہیں تھا اسنے سمبل کو یہ سب بتایا، تو اسنے نکاح کر کے پاکستان جا کر سب کو منانے کا جواز دیا، وقار نے کئی دفع بولا کہ وہ پاکستان جائے گا اور سب کو منا لے گا۔ سمبل نے کسی طور وقار کو اس سے نکاح کیے بغیر پاکستان جانے کی آجازت نہیں دے رہی تھی، وہ نہیں چاہتی تھی وقار اسکے ہاتھ سے چھوٹے، اور یوں وقار کو بھی نکاح کرنے کے بعد ہی سب کو بتانا مناسب لگاتا کہ سب مان بھی جائیں۔ کیونکہ نکاح تو ہو ہی چکا ہو گا۔ انہوں نے پڑھائی کے مکمل ہوتے ہی نکاح کر لیا۔ یہ سب اسنے پاکستان میں کسی کو نہیں بتایا عثمان کو بھی نہیں سمبل کے بارے میں اسنے کچھ نہیں بتایا تھا اور ساتھ رہنے لگے، وقار کا مکمل دھیان اب اپنی کمپنی کو چلانے میں ہو گیا۔ اور دو سال کے اندر اندر اسکی کمپنی کافی اونچائیوں پر پہنچ گئی، جو اسکی محنت اور لگن کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ اسکی کمپنی کے بارے میں پاکستان میں سب کو معلوم ہو گیا۔ سبھی اسے اب پاکستان آنے پر فورس کرنے لگے۔ وہ پاکستان نہیں جا سکتا تھا کیونکہ سمبل پریگنٹ تھی اور اسکی ڈیلوری کے دن قریب تھے، ویسے بھی وہ اس سے بہت چڑی چڑی رہتی تھی، اور اسکی وجہ تھی کہ سمبل ابھی ماں بننا نہیں چاہتی تھی، پر وہ پریگنٹ ہو گئی، اسنے ایک دفع اباشن کی کوشش بھی کی، وقار نے اسکی غلطی معاف کی اور سوچا بچے کی پیدائش کے بعد خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

زینب کی پیدائیش کے بعد وہ یہ خوشی سب کے ساتھ بانٹا چاہتا تھا۔ تبھی جب زینب دو مہینے کی ہوئی تو اسے پتہ چلا کہ عثمان اور رامین کی شادی طے کر دی گئی ہے، اور ظاہری سی بات تھی اب اسے پاکستان جانا ہی تھا۔ وہ چاہتا تھا سمبل اور زینب کو ساتھ لے کر جائے پر سمبل پاکستان جانا نہیں چاہتی تھی اس بات پر انکی کافی بحث ہوئی۔ اسی ٹینشن میں وہ پاکستان پہنچا۔

****

وہ حشمت ولا پہنچا سبھی نے خوشی سے اسکا استقبال کیا۔ ان چھے سالوں میں وہ بہت بدل چکا تھا، پہلے سے زیادہ ہینڈ سم ہو چکا تھا۔ سبھی سے مل کر وہ اپنے کمرے میں پہنچا، تھکاوٹ کی وجہ سے وہ فریش ہو کر سو گیا اگلی صبح وہ ناشتہ کرنے نیچے ایا۔ سبھی سے ملاقات ہو گئی تھی سوائے علیزے کے۔ ناشتے کے بعد وہ عثمان عروج، شہیر، مشل، اور عثمان کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔ رات کو مہندی جو تھی، اسی کی پلیننگ ہو رہی تھی

"یار سبھی سے مل لیا علیزے نظر نہیں آئی کہاں ہے وہ؟" وقار نے نوٹ کیا کل سے علیزے اسے ایک دفع بھی نظر نا آئی۔

"اہمم اہمم صبر میرے بھائی جان جلد ہی علیزے سے ملاقات ہو جائے گی" مشل نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

"کیوں ابھی وہ کہاں مصروف ہے جو بعد میں ملاقات ہو گی؟" وقار کو تھوڑا عجیب سا لگا۔

"ارے ارے دیکھو تو اپنی ہونے والی دلہن سے کیسے ملنے کی بے تابی ہو رہی ہے، صبر کرو صبر" عثمان اسے چھیڑتے ہوئے بولا اور دلہن کی بات پر وقار ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیا دلہن مطلب؟" وقار نے نا سمجھی سے پوچھا

"کیا عثمان بھائی اتنی جلدی بتا دیا رات سرپرائز۔ دینا تھا" عروج منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"کیا کیسا سرپرائیز مجھے کوئی کچھ بتائے گا؟" وقار کو انکی گول مول سی باتوں پر غصہ آیا۔

"میں بتاتا ہوں، میری اور رامین کی شادی کے ساتھ تیری شادی بھی طے کی گئی ہے، ابھی تھوڑی دیر بعد چاروں کی مہندی کا فنکشن ہے اسکے بعد کل بارات ہے" عثمان نے ہنستے ہوئے اسے بتایا۔ جسے سن کر کچھ پل تو وقار شاک میں کھڑا رہا۔ کہ یہ آچانک کیا ہو گیا۔

"میں آتا ہوں" وہ بولتا ہاشم صاحب کے کمرے کی طرف بڑھا۔ اندر داخل ہوا تو ہاشم صاحب فون پر کسی سے بات کر رہے تھے۔ وقار نے کمرے کا دروازہ بند کیا۔

ولیمے کا دن بھی بہت ہی اچھے سے گزر گیا، یوں شادی خوش اسلوبی سے ختم ہوئی۔ گھر آنے کے بعد وقار اپنا سامان پیک کرنے لگا اور عروج کو زینب کا سامان پیک کرنے کے لیے بولا۔

"وقار میرے بچے تو اتنے سالوں بعد واپس آیا ہے اور دوسرے گھر میں رہنے جائے گا میرا دل اب بالکل نہیں لگے گا" عابدہ بیگم اس وقت روتے ہوئے وقار کے کمرے میں آکر بولیں۔ انکے پیچھے ہاشم صاحب بھی تھے۔

"امی جاؤں گا تو اچھا ہے سبھی دوبارہ سے خوشی سے رہیں گے، بہت سے لوگوں کو میرا یہاں رہنا اچھا نہیں لگ رہا، اور ویسے بھی زینب بھی کافی ڈسٹرب ہو گئی ہے" وقار اپنی پرفیومز بیگ میں رکھتے ہوئے بولا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میرا بچہ اگر مجھے ملا ہی تھا دوبارہ سے سب درمیان میں آگے" عابدہ بیگم روتے ہوئے بولیں۔ وقار نے انہیں گلے سے لگایا۔

"امی جان! ایسے مت کریں مجھے اچھا نہیں لگ رہا، ویسے میں اپکو بھی ساتھ لے جاتا اگر پاپا کو برا نا لگے وہ اکیلے کیسے رہیں گے" وقار آخر میں شریر لہجے میں بولا۔ ہاشم صاحب نے اسکے سر پر تھپڑ مارا۔

"مت جا، یہی رہ کر سب ٹھیک ہو جائے گا، یوں اکیلے رہو گے تو سب سے بات بھی نہیں ہو پائے گی تو سب کیسے ٹھیک یو گا" ہاشم صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"پاپا، آدھے گھنٹے کی ڈرائیو پر ہی گھر لیا ہے اتنا دور نہیں جا رہا، سارا انتظام ہو چکا ہے، اور آپ فکر مت کریں انشااللہ سب ٹھیک ہی ہو گا، ویسے بھی کل سے آفس بھی جانا شروع کروں گا، زینب کا ایکڈمی میں ایڈمیشن کروا دی ہے اب ایک مہینہ یہی رہنا ہے تو اچھا ہو گا وہ تھوڑی مصروف ہو جائے، اور پیپرز کی تیار کر لے اگلے مہینے کے اخر میں اسکے فائنلز ہیں، آیان بھی وہی جاتا ہے۔ دونوں کی ویسے بھی اچھی دوستی ہے، عثمان کو وقت کے ساتھ احساس کرواتا رہوں گا کہ میں سب سچ میں ٹھیک کرنا چاہتا ہوں" وہ ہلکا سا مسکرا کر پلینز بتا رہا تھا۔

"اور ہماری بہو اسکو کیسے مناؤ گے؟" ہاشم صاحب نے سنجیدگی سے سوال کیا۔ وقار کو کل والی باتیں یاد آئیں۔

"اپکی بہو کو منانا اتنا بھی مشکل نہیں، ایک مہینے بعد وہ خود سب کے سامنے معاف کرے گی، چلیں اب چلتا ہوں" وہ سوٹ کیس کو پکڑتے ہوئے مسکرا کر بولا۔ ہاشم صاحب نے اگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا۔ وہ مکمل بدل چکا تھا

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

سالوں پہلا والا نہیں رہا تھا اسکی شخصیت میں ٹھڑاؤ سا آیا تھا۔ وہ ان دونوں کے ساتھ نیچے آیا۔ زینب اپنا بیگ لیے حشمت صاحب کے پاس کھڑی تھی، اسکا چہرہ اترا ہوا تھا یقیناً وہ جانا نہیں چاہتی تھی۔

"زینو چلیں پرنسس" وقار نے اسکی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ اسنے نفی میں سر ہلاتے حشمت صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"مجھے آغا جی عروج پھپھو اور آیان کے ساتھ رہنا ہے، مجھے بورنگ گھر میں نہیں رہنا آپ تو کام کرتے رہو گے میں بور ہوں گی" زینب منہ بسورتے ہوئے چہرہ موڑ گئی

"بالکل ہمیں بھی زینب کو نہیں بھیجنا" حشمت صاحب بھی منہ دوسری طرف کرتے ہوئے بولے۔

"پرنسس وہاں اپکا پرنسل روم ہے، اور ہاں وہ گڑیا والا بڑا سا گھر وہ بھی ہے، اسکے علاوہ مریم بی بھی اگئیں ہیں، وہ اپکا انتظار کر رہی ہیں اپنی پرنسس سے ملنے کو بے تاب ہیں" وقار نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ آج صبح ہی مریم بی امریکہ سے آئیں تھیں۔

"واقعی چلیں چلتے ہیں" زینب ایک دم سے ریڈی ہو گئی۔ اور حشمت صاحب کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ وہ حیرانگی سے پلٹے انکے حیرانگی والے چہرے کو دیکھ کر وقار مسکرایا۔ وقار زینب کو لیے گاڑی میں بیٹھا وہاں اسے چھوڑنے اسکے ماں باپ اور حشمت صاحب کھڑے تھے باقی سب اپنے کمروں میں تھے۔ اور کچھ کام کے سلسلے میں باہر گے ہوئے تھے۔

****

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اگلی صبح علیزے آفس جانے کے لیے تیار ہو کر نیچے آئی، سامنے ناشتے کی ٹیبل پر سبھی بیٹھے ناشتہ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ایان احمد کے ساتھ سکول جا چکا تھا۔ حشمت صاحب، کچھ خاموش خاموش سے تھے، اسکی وجہ وقار کا کل وعدے کے مطابق چلے جانا تھا۔

"علیزے چلیں؟" عثمان اپنا ناشتہ ختم کرتے ہوئے کھڑا ہوا۔علیزے اسکی آواز پر کھڑی ہوئی ناشتہ کرنے کا ویسے بھی اسکا دل نہیں تھا۔پرسوں سے اسکا دل بھاری سا تھا، زینب کے ساتھ جس طریقے سے اسنے بات کی وہ بھول نہیں پارہی تھی۔دونوں آفس پہنچے

اسلام علیکم !

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کالوہا منوا سکیں۔آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

"معاز، آج دوپہر کی راحم گروپ آف انڈسٹرزی کے ساتھ جو میٹنگ ہے اس میں تم اور علیزے میرے ساتھ جاؤ گے" عثمان آفس کے حال میں ڈسک پر بیٹھے معاز سے مخاطب ہوا جو کہ اپنا کام کر رہا تھا۔ اسنے پلٹ کر اوکے کہا۔

"آج کی میٹنگ کیسنسل کر دو، کیونکہ ابھی ہمارا سارا فوکس نیو کلکشن کو لونچ کرنے میں ہے، اسکی میٹنگ میں کنڈکٹ کرنے والا ہوں مجھے پروجکٹ سے ریلیٹڈ سبھی لوگ وہاں چاہیں، بارہ بجے کے قریب میٹنگ روم میں آجانا" تبھی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

حال میں داخل ہوتا وقار بولا۔ تینوں نے اسکی طرف دیکھا۔ وہ سوٹ بوٹ پہنے ہاتھ میں لیپ ٹاپ کا بیگ لیے کھڑا تھا۔ وہ ابھی ابھی افس پہنچا تھا عثمان کی بات سن کر اسنے جواب دیا تھا۔

"تم کون ہوتے ہو ہمیں آڈر دینے والے ؟" عثمان نے اسکے یوں حکم جمانے پر کہا۔ وقار متوازن چال چلتا اسکی پاس آیا۔

"اس پروجیکٹ کا ہیڈ ہوں، میرے انڈر جو کام بھی ہوگا اسکو پایا تکمیل تک پہنچانا میری ذمے داری ہے، اور اپنا کام کیسے کرنا ہے میں بہت اچھے سے جانتا ہوں، اور دوسری بات آفس میں ہمارے پرسنل ڈفرنسس نہیں آنے چاہیے یہاں ہم کزن بہنوئی نہیں بلکہ ایک کولیگ بن کر کام کریں گے" وہ سنجیدگی سے بولتا عثمان کی بولتی بند کر گی۔ عثمان خود بھی جانتا تھا حشمت صاحب نے اسے اس پروجیکٹ کو پورا کرنے کے لیے ہی آفس بھیجا ہے اور یہ بات اسی دن ہو چکی تھی

"تو اچھا ہو مجھ سے دور رہو" عثمان دانت پیستے ہوئے بولا اور پلٹ کر چلا گیا۔ معاز بھی اسکے پیچھے کچھ فائلز لے کر گیا۔

وقار نے علیزے کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ وہ دو قدم چلتا اسکے قریب آیا۔

"بیگم ! مانا ہینڈسم لگ رہا ہوں اسکا مطلب یہ نہیں تم یوں دیکھ کر نظر لگا دو، ویسے بھی سنا ہے محبت کی نظر زیادہ خطرناک ہوتی ہے" وہ ہلکا سا اسکے کان کے قریب جھکا اور شریر انداز میں بول کر سیدھا ہوا، اسکی حرکت پر علیزے کی دھڑکنیں بڑھیں خود پر کنٹرول کرتے علیزے نے غصے سے اسے گھورا۔ وقار اسے آنکھ مارتا ہلکا سا مسکرا کر اپنے آفس کی طرف چلا گیا۔ علیزے اس پاس دیکھتی خود کو سھنمبال کر اگے بڑھ گئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اپنے کمرے میں پہنچ کر اسنے بیگ ٹیبل پر رکھا اور خود اپنی کرسی پر بیٹھ کر سر اسکی کی بیگ سے لگا کر آنکھیں موند ھیں۔

ماضی:

بچپن میں حشمت صاحب نے رامین کی عثمان اور وقار کی علیزے سے بات پکی کی تھی، منہ زبانی بات طے تھی۔ سارے خاندان کو یہ بات معلوم تھی۔ عثمان رامین سے بہت محبت کرتا تھا، وقار اور عثمان دونوں ہم عمر تھے، دونوں کے درمیان گہری دوستی تھی، دونوں ایک دوسرے پر جان نچھاور کرتے تھے، وقار پڑھنے میں بہت ذہین تھا، اسکے مقابلے عثمان پڑھائی کے معاملے میں لااُبالی تھا۔ گھر بھر کا وہ لاڈلا تھا، اسکی ضد تھی کہ وہ امریکہ جاکر اپنی پڑھائی مکمل کرنا چاہتا ہے، اسکی ضد کو دیکھتے ہوئے، حشمت صاحب اسے جانے کی آجازت دے دی، اپنے خواب کو تکمیل میں لانے کی چاہ لیے وہ امریکہ چلا گیا۔

علیزے دل ہی دل میں وقار سے محبت کر بیٹھی، وہ جانتی تھی اسی شخص سے اسکی شادی ہونی ہے، اپنے نام کے ساتھ اسنے ہمیشہ وقار کا نام سنا تھا۔ وہ ہر وقت اپنے آپ کو وقار کی پسند ناپسند میں ڈھالنے کی کوشش کرتی رہتی، وقار نے کبھی اس چیز پر توجہ تک نا دی۔ وہ اپنے آپ میں مصروف رہنے والا انسان تھا۔ اسے امریکہ گے تین سال ہو چکے تھے، امریکہ جانے کے ایک سال بعد اسے اپنی کلاس میٹ لڑکی سمبل سے محبت ہو گئی، دونوں کی محبت وقت کے ساتھ بڑھتی گئی۔ ابھی اسکی پڑھائی کا ایک سال رہتا تھا، اسے پورا کرنے کے بعد وہ پاکستان آکر بات کرنے کی سوچ رہا تھا۔ پر حالات نے ساتھ نا دیا۔ سمبل عام سی فیملی بیگر ونڈ کی لڑکی تھی لیکن کافی ضدی بھی تھی، اسے جو چیز چاہیے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہوتی تھی وہ ہمیشہ اسے لے چھوڑتی تھی، وقار کی پڑھائی کا آخری سال چل رہا تھا، وہ ساتھ میں اپنی چھوٹی سی کمپنی بھی کھولنے میں کامیاب ہو چکا تھا جسکا پاکستان میں صرف عثمان کو معلوم تھا، سمبل نے شادی کی ضد کی، وقار اس سے وقت مانگتا رہا، تاکہ پاکستان آکر سب کو منا سکے، اس چکر میں وہ اپنی بچپن کی منگنی کو بھول نہیں تھا اسنے سمبل کو یہ سب بتایا، تو اسنے نکاح کر کے پاکستان جا کر سب کو منانے کا جواز دیا، وقار نے کئی دفع بولا کہ وہ پاکستان جائے گا اور سب کو منا لے گا۔ سمبل نے کسی طور وقار کو اس سے نکاح کیے بغیر پاکستان جانے کی آجازت نہیں دے رہی تھی، وہ نہیں چاہتی تھی وقار اسکے ہاتھ سے چھوٹے، اور یوں وقار کو بھی نکاح کرنے کے بعد ہی سب کو بتانا مناسب لگا تا کہ سب مان بھی جائیں۔ کیونکہ نکاح تو ہو ہی چکا ہو گا۔ انہوں نے پڑھائی کے مکمل ہوتے ہی نکاح کر لیا۔ یہ سب اسنے پاکستان میں کسی کو نہیں بتایا عثمان کو بھی نہیں سمبل کے بارے میں اسنے کچھ نہیں بتایا تھا اور ساتھ رہنے لگے، وقار کا مکمل دھیان اب اپنی کمپنی کو چلانے میں ہو گیا۔ اور دو سال کے اندر اندر اسکی کمپنی کافی اونچائیوں پر پہنچ گئی، جو اسکی محنت اور لگن کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ اسکی کمپنی کے بارے میں پاکستان میں سب کو معلوم ہو گیا۔ سبھی اسے اب پاکستان آنے پر فورس کرنے لگے۔ وہ پاکستان نہیں جا سکتا تھا کیونکہ سمبل پریگنٹ تھی اور اسکی ڈیلوری کے دن قریب تھے، ویسے بھی وہ اس سے بہت چڑی چڑی رہتی تھی، اور اسکی وجہ تھی کہ سمبل ابھی ماں بننا نہیں چاہتی تھی، پر وہ پریگنٹ ہو گئی، اسنے ایک دفع اباشن کی کوشش بھی کی، وقار نے اسکی غلطی معاف کی اور سوچا بچے کی پیدائیش کے بعد خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

زینب کی پیدائیش کے بعد وہ یہ خوشی سب کے ساتھ بانٹا چاہتا تھا۔ تبھی جب زینب دو مہینے کی ہوئی تو اسے پتہ چلا کہ عثمان اور رامین کی شادی طے کر دی گئی ہے، اور ظاہری سی بات تھی اب اسے پاکستان جانا ہی تھا۔ وہ چاہتا تھا سمبل اور زینب کو ساتھ لے کر جاۓ پر سمبل پاکستان جانا نہیں چاہتی تھی اس بات پر انکی کافی بحث ہوئی۔ اسی ٹینشن میں وہ پاکستان پہنچا۔

****

وہ حشمت ولا پہنچا سبھی نے خوشی سے اسکا استقبال کیا۔ ان چھے سالوں میں وہ بہت بدل چکا تھا، پہلے سے زیادہ ہینڈ سم ہو چکا تھا۔ سبھی سے مل کر وہ اپنے کمرے میں پہنچا، تھکاوٹ کی وجہ سے وہ فریش ہو کر سو گیا اگلی صبح وہ ناشتہ کرنے نیچے ایا۔ سبھی سے ملاقات ہو گئی تھی سواۓ علیزے کے۔ ناشتے کے بعد وہ عثمان عروج، شہیر، مشل، اور عثمان کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔ رات کو مہندی جو تھی، اسی کی پلیننگ ہو رہی تھی

"یار سبھی سے مل لیا علیزے نظر نہیں آئی کہاں ہے وہ؟" وقار نے نوٹ کیا کل سے علیزے اسے ایک دفع بھی نظر نا آئی۔

"اہمم اہمم صبر میرے بھائی جان جلد ہی علیزے سے ملاقات ہو جاۓ گی" مشل نے اسے چھیرتے ہوۓ کہا۔

"کیوں ابھی وہ کہاں مصروف ہے جو بعد میں ملاقات ہو گی؟" وقار کو تھوڑا عجیب سا لگا۔

"ارے ارے دیکھو تو اپنی ہونے والی دلہن سے کیسے ملنے کی بے تابی ہو رہی ہے، صبر کر و صبر" عثمان اسے چھیرتے ہوۓ بولا اور دلہن کی بات پر وقار ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیا دلہن مطلب؟" وقار نے ناسمجھی سے پوچھا

"کیا عثمان بھائی اتنی جلدی بتا دیا رات سرپرائز۔دینا تھا" عروج منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"کیا کیسا سرپرائز مجھے کوئی کچھ بتائے گا؟" وقار کو انکی گول مول سی باتوں پر غصہ آیا۔

"میں بتاتا ہوں، میری اور رامین کی شادی کے ساتھ تیری شادی بھی طے کی گئی ہے،ابھی تھوڑی دیر بعد چاروں کی مہندی کا فنکشن ہے اسکے بعد کل بارات ہے" عثمان نے ہنستے ہوئے اسے بتایا۔جسے سن کر کچھ پل تو وقار شاک میں کھڑا رہا۔کہ یہ آچانک کیا ہوگیا۔

"میں آتا ہوں" وہ بولتا ہاشم صاحب کے کمرے کی طرف بڑھا۔اندر داخل ہوا تو ہاشم صاحب فون پر کسی سے بات کر رہے تھے۔وقار نے کمرے کا دروازہ بند کیا۔

"بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے؟" وہ اضطرابی کیفیت میں بولا۔ہاشم صاحب نے دومنٹ بعد کال بند کی اور اسکی طرف پلٹے۔

"کیا بات ہے؟" وہ موبائل کو بیڈ پر رکھتے سامنے پریشان سا چہرہ لیے کھڑے وقار کو دیکھ کر بولے۔

"آپ نے بنا پوچھے میری شادی کیسے کر دی،ایک دفع مجھ سے پوچھ تو لیتے میں کرنا بھی چاہتا ہوں کہ نہیں" وقار انکے سامنے کھڑا اپنا ماتھا مسلتے ہوئے بولا۔اسکے ری ایکشن سے ہاشم صاحب کو گڑبر محسوس ہوئی۔

"منگنی بچپن سے طے کی گئی تھی شادی تو ہونی تھی۔بس تمہیں سرپرائز دینا چاہتے تھے۔تو یہ سوال کرنا مجھے سمجھ نہیں آیا" ہاشم صاحب نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"واٹ وہ فضول سی بات بچپن کی منگ این اُول بلشیٹ میں یہ سب فضولیات نہیں مانتا،اور نا مجھے یہ شادی کرنی ہے روکیں اسے" وہ غصے سے چلاتے ہوئے بولا۔

"آواز نیچی رکھو اور یہ کیا بکواس کر رہے ہو؟ کیوں شادی نہیں کرنی؟" ہاشم نے غصے سے کہا۔

"کیونکہ میں جس سے محبت کرتا ہوں اس سے شادی کر چکا ہو اور میری ایک بیٹی بھی ہے، اسی لیے یہ۔۔۔" وہ بول رہا تھا کہ ہاشم صاحب کا ہاتھ اُٹھا اور اسکے چہرے پر تھپڑ کے نشان چھوڑ گیا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو، ہماری عزت کا جنازہ نکل جائے گا یہ شادی نہیں رک سکتی اور تم کیسے سب سے چھپا کا شادی کر سکتے۔۔۔" بولتے بولتے وہ نے ایک زمین پر بیٹھتے چلے گے اور دیکھتے ہی دیکھتے بے ہوش ہو گے۔

"بابا کیا ہوا بابا" وہ ایک دم ہاشم صاحب کی طرف بڑھا۔ جو اسے پیچھے دھکیل رہے تھے، وہ باہر کو بھاگا اور سب کو ہاشم صاحب کی حالت کا بتایا، عثمان نے ڈاکٹر کو فون کر کے بلوایا۔ ڈاکٹر نے انہیں سکون آوا انجکشن دے دیا۔ انکا بی پی ایک دم ہائی ہوا تھا اس وجہ سے بے ہوش ہو گے۔ اب وہ کافی بہتر تھے۔

وقار کو بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے، وہ سب کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ یہ شادی نہیں کر سکتا پر ہاشم صاحب کی حالت دیکھ کر اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی کسی سے کچھ کہے۔ اوپر سے وقت بھی بہت کم تھا۔ باہر مہندی کا سارا ارینجمنٹ ہو چکا تھا مہمان آچکے تھے، ناچاہتے ہوئے بھی اسے تیار ہو کر مہندی کے فنگشن پر بیٹھنا پڑا۔ علیزے کو اسکے ساتھ لا کر بیٹھایا گیا۔ چہرے پر جالی دار ڈوپٹہ لیے وہ بیٹھی تھی۔ اسے تو یہ سب خواب کی مانند لگ رہا تھا۔ آج سالوں بعد وہ اپنے خواب کو سچ ہوتے دیکھ رہی تھی۔ ایک شرمیلی سی مسکراہٹ اسکے چہرے سے جا ہی نہیں رہی تھی۔ وقار نے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بے دلی سے اسنے سارا فنگشن پورا کیا۔ فنگشن ختم ہوتے ہی وہ اپنے کمرے میں آیا۔ اپنی ٹکٹس کنفرم کیں، وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا اسکی وجہ سے علیزے کی زندگی خراب ہو ساری رات وہ خود میں ہمت پیدا کرتا رہا کہ بھاگ جائے پر جب بھی سوچتا اسکے پاؤں کوئی جکڑ لیتا،

****

اگلی صبح ہاشم صاحب کے بلاوے پر وہ انکے کمرے میں گیا۔ جہاں وہ بیڈ پر بیٹھے اسے دروازہ بند کر کے اپنے پاس بلا رہے تھے۔ وہ انکے برابر آ کر بیٹھا۔

"جو بھی ہو گیا ہے اب وہ بدلا نہیں جا سکتا، پر تم یہ بھی نہیں جھٹلا سکتے کہ ایک لڑکی نے اپنی آدھی زندگی تم کو سوچتے گزاری ہے، اگر مجھے تم پہلے بتا دیتے کہ تم شادی کر چکے ہو تو یہ شادی کبھی طے نا ہوتی، میں سبکو پہلے ہی سچ بتا دیتا۔ پر ابھی یہ نا ممکن ہے، بولو اب کیسے بھائی صاحب کے پاس جا کر بولوں کہ میرے بیٹے نے شادی کر لی ہے تو آپ جی اپنی بیٹی کی شادی توڑ دیں، اور کہی اور کر لیں،

تم نے چھے سال امریکہ میں گزارے ہیں، پر یہ مت بھولو یہاں اگر شادی والے دن کسی لڑکی کی شادی ٹوٹ جائے تو ساری زندگی اسے طعنے ہی سننے پڑتے ہیں اور اپنی علیزے بیٹی کے ساتھ ایسے ہو تا میں نہیں دیکھ سکتا تو اچھا یہی ہو گا تم چپ چاپ شادی کر لو، پہلی شادی کا کسی کو مت بتاؤ، نا وہاں اپنی اس شادی کا بتانا، دونوں کے درمیان ایک جیسا برتاؤ کرنے کی کوشش کرنا، کیونکہ اب اس کے علاوہ تو کوئی طریقہ مجھے نظر نہیں آتا" ہاشم صاحب نے اسے سمجھایا۔

انہیں خود بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی اس سچویشن کو کیسے ہینڈل کریں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بابا اتنی بری بات کیسے نا بتاؤ، جھوٹ کی بنیاد پر ایک نئے رشتے کو کیسے رکھوں، میں تو سمبل اور علیزے دونوں کا مجرم بن جاؤں گا میں ایسا نہیں کر سکتا" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔

"تو ٹھیک ہے میں تمہیں نہیں روکتا تم ابھی سبکو سچ بتا کر یہ شادی توڑ دو، اور امریکہ کے لیے نکل جاؤ، پھر علیزے کی زندگی برباد ہوتی ہے تو ہو، ہم بھائیوں کے درمیان اختلاف آتے ہیں تو آئیں، تمہاری بہن کی شادی بھی ٹوٹتی ہے تو ٹوٹے تم خوش ہو جاؤ، ہاں پھر اپنا ہم سب سے رشتہ ختم سمجھنا میرے جنازے کو کندھا دینے کا حق بھی تمہیں نہیں دوں گا" ہاشم صاحب نے غصے سے کہا۔ وقار نے انکی باتیں سن کر اپنا سر ہاتھوں پر گرا لیا۔ وہ خود کو چاروں طرف سے پھنسا ہوا محسوس کر رہا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے اسکا چھپ کر شادی کرنا آج اسکے سامنے اتنی بری مصیبت لے آیا تھا۔ وہ کافی دیر ویسے ہی بیٹھا رہا۔

"ٹھیک ہے جیسا آپ کہتے ہیں ویسا ہی کرتا ہوں کر لیتا ہوں شادی، اسکے بعد کیا ہو گا مجھے معلوم نہیں یہ سب کیسے سھنمبالوں گا مجھے نہیں معلوم" وہ شکستہ انداز میں بولا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ ہاشم خود بہت پریشان تھے شادی ہوتی تب بھی غلط تھا اور نا ہوتی تب بھی وہ خود کو بھی پھنسا ہوا محسوس کر رہے تھے ابھی فل حال انہیں جو ٹھیک لگا وہ کیا۔ اب اسکا نتیجہ کیا نکلنا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔ یوں وقار نے علیزے سے شادی کر لی، اس دن نکاح کے پیپرز پر سائن کرتے وقار کو خود پر بہت شرم محسوس ہو رہی تھی۔ اسنے خود سے وعدہ کیا، وہ علیزے کو کبھی محسوس نہیں ہونے دے گا کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا یا یہ شادی کسی دباؤ میں کی، ایٹ لیسٹ تب تک جب تک وہ اپنی شادی کو راز رکھ پاتا۔ وہ اسے خوشیاں دینے کی پوری کوشش کرے گا۔ اس سب میں اسکا تو کوئی قصور نا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ علیزے کے ساتھ بہت اچھے سے رہنے لگا، اسنے کبھی یہ محسوس نا ہونے دیا کہ اسکی زندگی میں کیا چل رہا ہے۔ انکی شادی کو ایک مہینہ ہو چکا تھا۔ وہ لوگ گھوم پھر کے واپس آ چکے تھے، علیزے وقار کے ساتھ بہت خوش تھی۔ لیکن نا جانے کیوں اسے کبھی کبھی ایک عجیب سا احساس ہوتا جیسے وقار کچھ چھپا رہا ہے، ابھی بھی وہ فجر کی نماز سے فارغ ہو کر بیڈ پر آ کر بیٹھی، وقار سو رہا تھا وہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی، ماتھے پر بکھرے بال اسے اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے۔ اسنے اگے بڑھ کر انگلیوں کی پروں سے ماتھے سے اسکے بال پیچھے کیے، اور اگے بڑھ کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

وقار کی انکھ کھل گئی۔ اسکے اُٹھ جانے پر وہ شرما کر پیچھے ہوئی۔

"کیا ہوا؟" وہ نیند سے بھری نظروں سے اسکی طرف کروٹ بدل کر بولا۔

"کچھ نہیں بس آپ سوتے ہوئے بہت پیارے لگ رہے تھے" وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولی۔

"اچھا، سوئی کیوں نہیں؟" وقار نے ٹائم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"سوئی تھی نماز کے لیے اُٹھی" وہ اسکے بالوں کو سہلاتے ہوئے بولی۔

"وقار! کیا آپ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں؟" اس نے نا جانے کس احساس کے تحت بولا تھا۔ وقار کے چہرے کا رنگ ہلکا سا بدلا۔ وہ اُٹھ کر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھا۔

"تمہیں ایسا کیوں لگا؟" وہ اسکی طرف دیکھ کر بولا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"پتہ نہیں، شائد میں زیادہ سوچتی ہوں، اور اپکے معاملے میں تو حد سے زیادہ ہی سوچ لیتی ہوں تو اسی لیے، آپ پلیز برامت ماننا پر مجھے ناجانے کیوں ایسا لگتا ہے آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے، "وہ ہاتھ مڑورتے ہوئے بولی۔ وقار کچھ پل لاجواب سا ہوا۔

"تم کو ایسا کیوں لگا" وقار نے اسکے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے کتنی دفع محبت کا اظہار کیا پر آپ نے شکریہ کے علاوہ کبھی کچھ نہیں کہا۔ جواب میں ایک دفع بھی اظہار نہیں کیا" وہ منہ بسورتے ہوئے ہوئے بولی۔ وقار ہولے سے مسکرایا۔ اسکی معصومیت دیکھ وہ ہمیشہ چپ سا ہو جاتا۔ وہ وقت دہ وقت اسے اپنی طرف کھینچتی تھی۔ اور وہ کھینچا چلا جاتا تھا۔

"تو محبت کے لیے اظہار ضروری تھوڑی ہوتا ہے، لفظوں سے زیادہ اہمیت ایکشن کی ہوتی ہے، اظہار ضروری نہیں ہوتا، اور تم اپنا چھوٹا سا دماغ کم لگایا کرو آئی سمجھ " وقار نے اسکے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا اور خود وضو کرنے چلا گیا۔ تاکہ نماز پڑھ سکے۔ علیزے اپنی جگہ پر لیٹتی آنکھیں بند کر کے سو گئی۔

وہ نماز پڑھ کر دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے بیٹھا تھا۔ وہ ہمیشہ اللہ سے اس مسلے کو ٹھیک کرنے کی دعائیں مانگتا، وہ کسی کا دل توڑنا نہیں چاہتا تھا۔ ہمیشہ وہ گلٹ میں رہتا تھا۔

READERS CHOICE

****

سبھی ڈنر کی ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے، اور ہلکی پھلکی باتیں ہو رہیں تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کہاں ہو تم دھوکے باز انسان" تبھی حال میں کوئی داخل ہوتے ہوئے کوئی وقار کا نام لیتے ہوئے چلایا تھا۔ سبھی اسکی طرف متوجہ ہوئے، وقار کو لگا جیسے اس سے اب سانس بھی نہیں لیا جائے گا اسنے پلٹ کر دیکھا تو سمبل اپنی گود میں زینب کو اُٹھائے کھڑی تھی وہ بے حد غصے میں تھی۔

"کیا بات ہے؟ بیٹے کس سے ملنا ہے؟" حشمت صاحب اُٹھ کر اسکے پاس آکر بولے۔

"وقار ہاشم! دھوکے باز انسان کچھ دن کا بہانہ بنا کر تم پاکستان آگے اور یہاں آکر شادی کر لی، میرا اور زینب کا بالکل نہیں سوچا، یہاں دوسری شادی کر لی" سمبل وقار کو دیکھتے ہی اسکی طرف آئی اور اسکو کالر سے پکڑ کر چلائی۔ جو جہاں تھا وہی تھم سا گیا۔ اور علیزے کو تو لگا، وہ سانس نہیں لے پائے گی۔

"وقار یہ سب کیا ہے کون ہے یہ لڑکی اور کیا بات کر رہی ہے؟" اشرف صاحب غصے سے بولے انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"تایا جی! وہ" وقار سے بولا نہیں جا رہا تھا اسنے بے بسی سے ہاشم صاحب کی طرف دیکھا جو خود اچانک افتار پر پریشان تھے۔

"بولو منہ پر تالا لگ گیا؟" حشمت صاحب نے غصے سے کہا۔

"ارے یہ کیا بتائے گا میں بتاتی ہوں، میں اسکی بیوی ہوں اور یہ اسکی بیٹی ہے، دو سال پہلے شادی کی تھی" سمبل غصے سے اونچی آواز میں بولی۔ علیزے کو لگا اسکا دماغ معاوف ہو چکا ہے۔ جس انسان کو خود سے بھر کر چاہا اسنے اسے کیسا دھوکہ دیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ٹھاہ! کیوں کیا تم نے ایسا جب شادی کر چکے تھے تو علیزے کی زندگی برباد کیوں کی" حشمت صاحب نے کھینچ کر اسکے چہرے پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔

"آغا جی میری بات سنیں، مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا یہاں شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں میں یہاں پہنچا تو مہندی کے دن مجھے معلوم ہوا، میں یہ شادی ہرگز نہیں کرنا چاہتا تھا بابا کو اسی دن سب بتادیا تھا انہوں نے عزت کا واسطہ دے کر مجھے مجبور کیا" وہ اونچی آواز میں بولتا اپنی صفائی پیش کر رہا تھا۔ اور علیزے کو لگا اسنے شائد غلط سن لیا، اس ایک مہینے میں کبھی اسنے ایسا محسوس نہیں کروایا کہ یہ شادی مجبوری کی تھی، اسکے دماغ میں مجبوری لفظ جیسے اٹک گیا۔

"ہاشم تو اسی دن بتادیتا میں وہی شادی کینسل کر دیتا" حشمت صاحب کو انکی بے وقوفی پر غصہ آیا۔

"ابا میں کیا کرتا، مہندی کے دن اسنے یہ سب بتایا اس وقت مجھے جو ٹھیک لگا میں نے وہی کیا مجھے لگا سب ٹھیک ہو جائے گا" ہاشم صاحب اپنا سر پکڑ کر بولے۔

"سالے! تجھے زرا شرم نا آئی میری بہن کی زندگی برباد کر دی اور اب کھڑا اپنی صفائیاں دے رہا ہے، میں تیری جان لے لوں گا" عثمان اسے پیٹتے ہوئے بولا۔

"بھائی پلیز مت ماریں، چوٹ لگ جائے گی، دیکھیں خون بھی نکل آیا" علیزے عثمان کو دور کرتے ہوئے بولی اور وقار کے پاس زمین پر بیٹھ کر اسکے سر سے نکلتے خون پر اپنا سفید باریک ڈوپٹہ رکھ دیا۔

"علیزے تم پاگل ہو اس انسان کو بچا رہی ہو، اسنے دھوکہ دیا ہے دو ہٹو" عثمان علیزے کے بازو کو پکڑتے ہوئے غصے سے بولا۔ علیزے نام سن کر سمبل کو پتہ لگ گیا یہی اسکی دوسری بیوی ہے اسکے حسن کو دیکھ کر وہ تپ کر رہ گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"پلیز بھائی دور رہیں مجھے خود وقار سے پوچھنا ہے کہ جو بھی ہو رہا ہے وہ سچ ہے کہ نہیں کیونکہ مجھے یقین ہے یہ سب جھوٹ ہے" وہ اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے وقار کی جانب پلٹی کو شرمندگی کے مارے اسکی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔

"وقار کیا یہ سب سچ ہے، کیا آپ نے پہلے شادی کی ہوئی تھی اور ایک بچی بھی؟ کیا سچ میں اپکو مجبوری میں مجھ سے شادی کرنی پڑی؟ پلیز سچ بتایئے گا" علیزے نے اسکا ہاتھ زور سے پکڑتے ہوئے نم لہجے مین پوچھا۔

وقار نے اسکی طرف دیکھا، اسکی آنکھوں میں جو ڈر خوف تھا وہ اچھے سے محسوس کر سکتا تھا۔ اس وقت اسے خود سے نفرت محسوس ہو رہی تھی، اسکی غلطی کی وجہ سے ایک لڑکی کی زندگی اب اُجڑنے والی تھی۔

"سب سچ ہے" وقار نے بہت ہمت جمع کرتے ہوئے کہا۔ اور وہی علیزے کے ہاتھ کی گرفت کمزور ہوئی، اسکی انکھیں میں حیرت، شکوہ، نمی، کیا کچھ نا تھا۔ مشل نے جا کر اسے اُٹھایا۔

"ابھی کے ابھی میری بہن کو طلاق دے ورنہ میں یہاں کھڑے کھڑے تیری بہن کو طلاق دے دوں گا" اسکو کالر سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے عثمان نے کہا۔ رامین نے حیرانگی سے اپنے شوہر کو دیکھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے کیا بکواس بول رہے ہو" اشرف صاحب نے ایک تھپڑ اسے جھڑ دیا۔

"تم میرے ساتھ چلو مجھے تم سے بات کرنی ہے" سمبل وقار کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ باہر لے گئی، علیزے نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ وہ اپنی جگہ سے اُٹھی اور بھاگ کر اوپر چھت کی طرف گئی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"علیزے علیزے کہاں جا رہی ہو؟" سبھی اسے یوں چھت کی طرف بھاگتے دیکھ بہت پریشان ہو گے۔اور اسکے پیچھے بھاگے۔علیزے اپنے کانوں کو بند کیے ہوئے تھی۔وہ چھت پر پہنچی اور دروازہ بند کر دیا،تاکہ کوئی اندر نا آسکے،اسکے دماغ میں ساری باتیں گھوم رہیں تھیں۔

علیزے دروازہ کھولو،پاگل مت بنو علیزے" سبھی اونچی اونچی چلا رہے تھے،پر اسنے کسی کی بات نا سنی وہ چھت کی دیوار پر جا کر کھڑی ہوئی،اور سامنے دیکھنے لگی،انکھوں کے پردے پر سارے منظر آنے لگے،وہ خود پر ہنسنے لگی۔

"علیزے پاگل ہو نیچے اترو ایسا مت کرو بھائی کی بات نہیں مانو گی بچے پیچھے ہو جاؤ" سبھی باہر گارڈن کیں گے جہاں سے وہ نظر ارہی تھی اگر وہ گرتی تو گارڈن مین ہی گرتی۔اتنا شور سن کر وقار سمبل سے ہاتھ چھڑواتا گارڈن میں پہنچا سامنے کا منظر دیکھ کر اسکے پاؤں کے نیچے سے زمین کھسکی۔علیزے کی نظر اس پر گئی۔اسنے روتے ہوئے اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔وہ مکمل بکھری ہوئی لگ رہی تھی۔ سبھی اسے پیچھے ہٹ جانے کا کہ رہے تھے۔

"میری وجہ سے کوئی انسان اتنا مجبور ہو گیا اسے نا چاہتے ہوئے بھی مجھ سے شادی کرنی پڑی،اور جھوٹا پیار جتانا پڑا،میں اتنا برا بوجھ بن گئی مجھے خود کو ہی معلوم نا تھا۔جسکو اپنا سمجھ کر مین محبت کر بیٹھی اسنے میرے ساتھ کیا کیا،اب طلاق کا داغ میرے سر لگ جائے گا،میں تو جیتے جی مر،،،،"وہ روتے ہوئے اونچی اونچی آواز میں بولتی انکھیں بند کر کے کود گئی،بہت سی آوازیں اسکے نام کی سنائی دی گئی،وقار جھٹ سے اگے ہوا،جیسے ہی علیزے نیچے کو کودی زمین پر گرنے سے قبل وقار نے اسے پکڑ لیا،دونوں زمین پر بہت بری طرح گرے،علیزے بے ہوش ہو گئی۔عثمان نے وقار کو

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

پیچھے دکھادیا۔اور علیزے کو اُٹھائے گاڑی کی طرف بھاگا،اگلے دومنٹ میں وہ ہسپتال کے لیے نکل گے۔ سبھی اسکے پیچھے چلے گے

۔سد شکر اسے کوئی چوٹ نا لگی،اگر وقار آگے ہو کر نا بچاتا تو کچھ بھی ہو سکتا تھا۔وہ وہی زمین پر بیٹھا سر ہاتھوں پر گرائے رودیا۔

"ہاہ ڈرامہ ختم ہوا" سمبل نے اسکے پاس رکہا۔وقار نے اسکی طرف دیکھا۔

"تم یہی ویٹ کرو میں آتاہوں،وقار اُٹھااور اندر اپنے کمرے کی طرف بڑھا،وہاں سے اپنا ضروری سامان اور پاسپورٹ لیااور باہر سمبل کے پاس آیاوہ جس گاڑی میں آئی تھی اسی میں بیٹھ کروہ ایرپورٹ پہنچے،اور دو گھنٹے کے اندر وہ جہاز میں بیٹھا تھا،وہ اس سارے وقت میں ایک لفظ بھی نا بولا۔ سمبل اس سے لڑتی رہی،بہت باتین سنائیں۔ لمبی فلائیٹ کے بعد وہ امریکہ پہنچے،گھر آتے ہی سمبل نے جھگڑا کیا۔

ہسپتال میں علیزے کو ڈرپ لگی تھی، گرنے سے تو کوئی چوٹ نا لگی پر وہ یہ سب پریشر سہ نا پائی اور بے ہوش ہو گئی۔ صبح نو بجے اسکی آنکھ کھلی تو وہ ہسپتال کے کمرے مین تھی،پاس عثمان اور فائزہ بیگم شگفتہ بیگم بیٹھیں تھیں،جو کچھ بات کررہیں تھیں۔

"میری بچی کی زندگی تو تباہ ہو گئی،وقار نے اسکی زندگی خراب کردی اور اوپر سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ وہ ماں بننے والی ہے اب دیکھو کیسے جیے گی" فائزہ بیگم اپنا سر پکڑ کر روتے ہوئے بولیں،علیزے نے ساری بات سن لی۔اسے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

رات کا سارا واقع یاد آیا۔اور اب اسے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ماں،اسنے کانپتے ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھے، تبھی ایک ہچکی نکلی سبھی نے اسکی طرف دیکھا وہ رو رہی تھی۔

"بس میری بچی ہم سب ہیں چپ چپ" فائزہ بیگم نے اسے سینے سے لگاتے ہوئے بولا۔وہ ٹوٹ کر رو دی، یہاں تک کے ہچکی بندھ گئی۔۔۔۔

"بہت ہی مشکل سے علیزے کو سھنمبالا، وقار کا اس رات چلے جانا سبھی کو غصہ دلا گیا، اور سب سے زیادہ تو عثمان اس سے نفرت کرنے لگا، اور اپنی نفرت کا اظہار وہ رامین کے سامنے کھلے عام کرتا۔وہ چپ کر کے سن لیتی۔دوسری طرف سمبل اب ہر بات پر وقار کو طعنے دینے لگی، اور دو مہینے بعد وہ زینب اور وقار کو چھوڑ کر چلی گئی اور جلد ہی طلاق لے لی۔وقار ان سب میں اکیلا رہ گیا۔زینب کو اسنے اکیلے ہی سھنمبالا۔۔عثمان نے سب کے موبائل سے وقار کا نمبر خود بلاک کیا، گھر کی لین لائین سے بھی اسکا نمبر بلاک کیا، تین مہینے بعد شہیر نے نئی سم لے کر وقار کے نمبر پر کال کی اور اس سے بات کی، وہ پندرہ دن بعد اس سے بات کر لیتا۔ایک دن وہ گارڈن میں اہستہ آواز مین اس سے بات کر رہا تھا، جب علیزے نے اسکے منہ سے وقار بھائی نام سنا تو اسکی طرف آئی۔اور اسکے ہاتھ سے فون پکڑا۔اپنے سامنے علیزے کو دیکھ کر وہ ڈر گیا۔علیزے نے اسکی کال بند کی اور شہیر کی طرف دیکھا۔

"عثمان بھائی کو پتہ لگ گیا تو جانتے ہو کیا ہوگا" علیزے نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔شہیر نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔

"پلیز مت بتانا" وہ ڈر کے مارے بولا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"نہیں بتاؤں گی، تم بھی کسی کو میرے اور میرے بچے کے بارے میں نہیں بتاؤ گے اگر بتایا تو مجھے آپی مت کہنا"

علیزے نے وارننگ دیتے ہوئے انداز میں کہا۔ شہیر نے ہاں میں سر ہلایا۔ اب تک تو ویسے بھی انکی زیادہ دیر بات نہیں ہوئی تھی جو علیزے کی پریگنینسی والی بات بتاتا اور اب تو وہ منع کر چکی تھی اب تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

اسکے بعد شہیر یہاں کی خبریں اسے دیتا رہا۔ آیان کے آنے کے بعد اسنے آفس جوائن کر لیا۔ وہ خاموش سی ہو کر رہ گئی، مسکراہٹ بھی کبھی کبھی اسکے چہرے پر آتی۔ اسکا سارا وقت اب آیان کو یا آفس کے کاموں میں جاتا۔ سبھی گھر والے اب وقار کا نام تک لینا پسند نا کرتے۔ اور وہاں وقار کا سارا دھیان اب کام اور زینب پر تھا۔ جبھی کبھی رات کو وہ اکیلا ہوتا، اسے علیزے بے حد یاد آتی، اسکی پیاری پیاری باتیں اور خود کے لیے جو محبت تھی وہ یاد آتا۔ وہ جب بھی کبھی ہمت کرتا کہ پاکستان جا کر سب سے معافی مانگ لے تبھی علیزے کی روتی آنکھیں اسکے سامنے آتیں وہی اسکی ہمت ٹوٹ جاتی۔

****

حال:

میٹنگ حال میں اس وقت سبھی لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ وقار اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر سامنے آیا۔ میٹنگ روم میں عثمان، معاز علینہ موجود تھے علیزے نہیں آئی تھی۔

"ہمارے پاس ڈیزائنر ہیں، ابھی تک تو اس پر کام بھی شروع ہو چکا ہو گا؟ مس علینہ کتنا کام ہو گیا ہے بریفنگ دیں"

وقار نے علینہ کو کہا۔ وہ ایک دم بھوکھلائی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"سوری فل حال اتنا زیادہ تو نہیں ہوا بس ڈریسز کا مٹریل ہی تیار ہوا ہے" وہ کھڑی ہو کر بولی۔

"واٹ، اتنے دنوں میں صرف اتنا سا کام، واؤ مطلب یہاں پر کسی کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہی نہیں، اگر اتنے دنوں مین صرف مٹریل تیار ہوا ہے تو دو ہفتوں میں کیسے برائیڈل کلیشن مارکیٹ میں آئے گی" وقار اسکی بات سن ایک دم بھڑکا تھا۔

"وقار اپنا یہ امریکہ والا روب وہی رکھو یہاں میرے ورکرز سے کوئی اسطرح سے بات نہیں کر سکتا، اور تم اسطرح بی ہیومت کرو جیسے تم اس کمپنی کے مالک ہو اور ہم سب نوکر، ایک ڈیزائن دے کر تم ہم پر احسان نہیں کر رہے" عثمان اسکے انداز پر ایک دم بھڑکا۔ وقار کو اسکے الفاظ برے لگے۔

"میں یہاں کسی چیز پر قبضہ کرنے نہیں آیا، اور ناہی کوئی احسان جتا رہا ہوں، جو کام مجھے آغا جی نے دیا ہے وہی پورا کرنے آیا ہوں، اور اپنے کام کو کیسے کیا جاتا ہے میں اچھے سے جانتا ہوں، فکر مت کرو کمپنی تمہاری ہی رہے گی، دو ہفتوں بعد چلا جاؤں گا" وقار نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"ہم ٹائم ٹیبل بنا کر کام شروع کریں گے، کام زیادہ ہے اور وقت بہت کم، تو دیر رات تک کام کرنا پڑے گا، اس فائل میں ڈیزائنز کی چھوٹی چھوٹی باریکی لکھی ہوئی ہے، بجٹ، مٹریل سبھی مینشن ہے" وقار نے ہاتھ میں پکڑی فائل سامنے رکھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تو کام شروع کریں، آئی ہوپ سب اس میں اپنا ہنڈرڈ پرسنٹ دیں گے" وقار نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔ سبھی نے ہاں میں سر ہلایا۔ میٹنگ اینڈ ہو گئی، سبھی میٹنگ روم سے ایک ایک کر کے چلے گے۔ وقار اپنے کمرے میں آیا۔ اور کام کرنے لگا۔

عثمان گھر جلدی چلا گیا، کیونکہ عمر کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا تھا۔ باہر اندھیرا گہرا ہو رہا تھا، وہ اپنا کام ختم کر کے اپنے ڈیکس سے کھڑی ہوئی۔ تقریباً سارا اسٹاف چلا گیا تھا، عثمان تو چلا گیا تھا اب وہ گھر کیسے جائے۔

"علیزے کیا ہوا؟" معاز اپنے روم سے نکلتا اسکو یوں اکیلے کھڑے دیکھ اس تک ایا۔

"وہ اصل میں عثمان بھائی چلے گے میں ڈرائیور کو بُلانا بھول گئی" وہ موبائل پر ڈرائیور کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے بولی۔

"اس میں کون سی بری بات ہے میں چھوڑ دیتا ہوں" معاز فوراً بولا۔

"ارے نہیں تمہیں پریشانی ہو گی" علیزے نفی مین سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"پریشانی والی کیا بات ہے چلو میں چھوڑ دیتا ہوں اجنبی تھوڑی ہوں" معاز اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔ علیزے نا چاہتے ہوئے بھی اسکے ساتھ نیچے پارکنگ میں آئی، معاز نے اپنی گاڑی نکالی اور علیزے کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا۔ وہ ہچکچاتے ہوئے اندر بیٹھنے لگی۔ جب کسے نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اسے دوبارہ بند کیا۔ علیزے نے سائیڈ پر دیکھا تو وقار کھڑا تھا۔

"میں چھوڑ دوں گا گاڑی میں جا کر بیٹھو" وہ سنجیدگی سے بولا پر چہرے کے تاثرات سخت تھے۔ معاز اسکے انداز پر اپنی طرف کا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"معاز چھوڑ دے گا،اپکو تقلیف اُٹھانے کی ضرورت نہیں "علیزے نے ہلکے سے غصے میں کہااور دروازہ دبارہ کھولا۔

"ایک دفع سمجھ نہیں آتی بولا ناگاڑی میں بیٹھو "ابکی بار اسکی آواز میں واضع غصہ تھا۔علیزے پاؤں پٹختی جاکر اسکی گاڑی میں پیچھے بیٹھ گی۔

"آئندہ میری بیوی کے آس پاس بھی دیکھائی نادینا،ورنہ ٹانگین توڑ کر ہاتھ میں دے دوں گا تم ابھی مجھے جانتے نہیں "وقار معاز کی طرف آتا اسے سخت لہجے میں وارنگ دیتے ہوئے بولا۔

"ہنہہ تمہاری اتنی اوقات نہیں ،جو میری ٹانگیں توڑ پاؤ،اور جسکو تم بیوی بول رہے ہو یاد رکھنا ایک دن بیوی کے حق سے اسے اسی گاڑی میں بیٹھا کر تیرے سامنے لے جاؤں گا "معاز بھی اسی کے انداز میں جواب دیتے ہوئے بولا۔

"تو ابھی بچہ ہے،اتنی لمبی لمبی مت چھوڑ،وہ وقار ہاشم کی بیوی ہے اسکی طرف آنکھ بھی اُٹھائے گا نا تو وقار ہاشم خود میں اتنی ہمت رکھتا ہے وہی تیری آنکھ پھوڑ دے گا تو بہتر ہے یہ گھٹیا خیال دل سے نکال دے "وقار اسکے کندھے پر تھپکی دیتے سرد انداز میں بولا۔اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔معاز اپنا غصہ کنڑول کرتا اپنی گاڑی کو لیے وہاں سے چلا گیا۔

"میڈیم میں آپکا ڈرائیور نہیں جو پیچھے بیٹھی ہوئیں ہیں شوہر ہوں پورے حق سے اگے بیٹھو "وقار شیشے سے اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکرا کر بولا۔جو اس وقت غصے سے لال ہو رہی تھی۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

" اگر چاہتے ہیں آپکی یہ گاڑی سلامت رہے تو گاڑی چلادیں ورنہ یہی باہر نکل کر گاڑی کے سامنے کا شیشہ توڑ دوں گی "علیزے غصے سے بولی۔اور باہر دیکھنے لگی۔

"ارے بیگم دل کرے تو پوری گاڑی کی ایک ایک چیز توڑ دوں بندہ منہ سے ایک لفظ نہیں بولے گا بس اگے آ کر بیٹھ جاؤ" وہ مڑ کر پیار سے مسکراتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"اچھا توڑ دوں،اوکے بعد میں چِلانا مت میری مہنگی گاڑی توڑ دی" وہ کندھے اچکاتے اپنا بیگ سیٹ پر رکھتی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلی۔وقار ہلکا سا مسکرا۔اسے لگا مزاق کر رہی ہے۔

علیزے نے آس پاس دیکھا ایک آدھی اینٹ پڑی نظر آئی اسنے اینٹ پکڑی اور مسکرا کر وقار کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسکی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔وہ سمجھا مزاق کر رہی ہے۔پر جب علیزے نے سامنے دائیں ہیڈ لائیٹس پر اینٹ مار کر اسے توڑا تو اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ تبھی اسنے بائیں بھی توڑ دی۔پھر اسنے گاڑی کے دونوں سائیڈ شیشوں کو توڑا۔

وقار اپنی گاڑی کا حشر نشر ہوتا دیکھ دروازہ کھولتا باہر نکلا۔

"دل بھر گیا،اب چلیں" اسکے ہاتھ سے اینٹ پکڑ کر سائیڈ پر رکھتے اسکا ہاتھ پکڑے فرنٹ سیٹ کی طرف آیا۔

علیزے نے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

"اب تو میں یہ بھی توڑ کر رہوں گی،جب اپنی من پسند چیز ٹوٹے کی تب احساس ہو کیسا محسوس ہوتا ہے،میں معافی بھی نہیں مانگو گی،آئی سمجھ" وہ اپنی ہاتھ کا مکہ بناتی گاڑی کے سامنے کے شیشہ پر مارنے لگی اور زور زور سے بولنے لگی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وقار کو اب معاملہ ہاتھ سے نکلتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ کسی اور ہی بات کا غصہ نکال رہی تھی جو شائد اسکے اندر بھرا ہوا تھا۔ وہ جنونی انداز میں ماری جا رہی تھی۔

"علیزے ہوش میں آؤ کیا کر رہی ہو" وقار اسے دونوں بازوں سے پکڑتے تقریباً جھنجھورتے ہوئے بولا۔

"ہوش میں ہی ہوں، پاگل نہیں ہوا اور کتنی دفع بولا ہے دور رہیں آپکا یہ حق جتانا مجھے چھونا سب سے نفرت ہے، یہ بے ہودہ حرکتیں مت کریں آئی سمجھ" وہ اسے دکھا دیتے ہوئے چلا کر بولی۔ وقار نے ادھر اُدھر دیکھا آس پاس کوئی نہیں تھا۔

"اچھا تو تم کیا چاہتی ہو میں تمہیں اس بے غریت معاز کے ساتھ جانے دیتا، بیوی ہو تم میری علیزے، کیسے تمہیں اس وقت کسی غیر کے ساتھ جانے دے سکتا ہوں بولو" وقار بھی اسی کے انداز میں چلایا۔

"ہنہہ بیوی! واٹ اجوک بری جلدی یاد گیا بیوی ہوں، اتنا برا دھوکہ دیتے وقت میرے جزباتوں سے کھیلتے وقت ایک دفع یاد نہیں آیا نا میں اپکی بیوی ہوں، اب کسی کے ساتھ دیکھ کر سو کالڈ غریت نے یاد کروا دیا ارے یہ تو تمہاری بیوی ہے تمہارے علاوہ کسی کے ساتھ کیسے نظر آسکتی ہے، اور مسٹر وقار ایک مہینہ مانگا تھا نا میں ابھی بتا دیتی ہوں ایک مہینا گرزجاے یا ایک سال اپ جو مرضی کر لو میں اپکو کبھی معاف نہیں کروں گی کبھی بھی نہیں اور میرا بھائی جس سے بولے گا میں اسی سے شادی کروں گی چاہے وہ پھر معاز ہی کیوں نا ہوا پکے ساتھ کبھی نہیں رہوں گی کیونکہ میرا بھائی میرے ساتھ ہمیشہ کھڑا رہا، اب مزید اپنی ذات کا تماشا میں برداشت نہیں کر سکتی، اپنی فیلنگز کا مزید مذاق نہیں بنواؤں گی، تو خدا کے لیے یہ میرے جُڑے ہاتھوں کو دیکھ لیں مجھ سے دور رہیں، مجھے چھونے کی ہمت مت

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کریں، اور نا ہی سبکے سامنے مجھ پر حق جتائیں، جتنے حق میں نے دیے تھے وہ اسی دن میں نے میری محبت کی قبر میں اپنے ہاتھوں سے دفن کر دیے تھے اچھا ہو گا آپ بھی اس نام نہاد رشتے کے کاغذوں پر سائن کر کے ختم کر دیں۔" وہ روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولی، وقار نے نم نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ کچھ بول ہی نا پایا۔ تبھی عثمان کی گاڑی آ کر رُکی، علیزے نے گاڑی میں بیٹھتے ہی اسے کال کی تھی وہ اسی وقت نکل گیا۔

"کیا ہوا علیزے" عثمان جلدی سے اسکے پاس آ کر بولا۔ وقار کو دیکھتے ہی اسکے ماتھے پر بل پڑے تھے۔ علیزے نے نفی میں سر ہلاتے عثمان کی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔

"اچھا ہو گا میری بہن سے دور رہو اور جو وہ کہتی ہے وہی کرو، ورنہ" عثمان اسے سخت لہجے میں کہتا گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔ اور گاڑی چلا دی۔ وقار دور جاتی گاڑی کو دیکھتا رہا۔ ایک دم سے اسے چکر سا آیا، اسنے گاڑی کا سہارا لیا تبھی اسکا ہاتھ ٹوٹے ہوئے سائیڈ کے شیشے پر لگا، اسکی نوک اسکے ہتھیلی پر بری طرح سے چبھی، اپنا سر کو سھنمبالتا وہ گاڑی میں جا کر بیٹھا۔ اور گاڑی میں رکھی اپنی میڈیسن والی ڈبی کو اُٹھایا اور ایک گولی نکال کر منہ میں رکھی اور پانی سے نگلی۔ تھوڑی دیر بعد وہ تھورا بہتر ہوا تو گاڑی کو چلا دیا۔ گھر پہنچ کر وہ اپنے کمرے میں آیا۔ اور تھوڑی دیر کے لیے سو گیا۔

****

آیان کیا ہوا کیوں رو رہے ہو؟" علیزے گھر پہنچی تو ایان کے کمرے میں اسے روتے ہوئے دیکھا عابدہ بیگم اسے سھنمبال رہیں تھیں پر وہ روئے جا رہا تھا۔ وہ فوراً اسکے پاس آئی اور اسے گود میں لیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ڈیڈ کہاں ہیں؟ مجھے میرے ڈیڈ کے پاس جانا ہے" وہ روتے ہوئے یہی الفاظ بول رہا تھا۔ علیزے نے عابدہ بیگم کی طرف دیکھا وہ کچھ سخت کہنا نہیں چاہتی تھی۔

"ایان رونا بند کرو اور سو جاو بیٹا کل اپکو سکول بھی تو جانا ہے" وہ اسکا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولی۔ اور اسکے ماتھے پر پیار دیا۔

"نہیں مجھے ڈیڈ کے پاس جانا ہے" وہ روتے ہوئے یہی الفاظ بول رہا تھا۔ روتے ہوئے اسکی ہچکی بندھ گئی۔ علیزے کچھ کر نہین سکتی تھی

"کل رات کو میرا پوتا میرے ساتھ ڈیڈ کے پاس جاے گا ٹھیک ہے" عابدہ بیگم نے اسے چپ کروانے کے لیے بولا۔ علیزے چپ ہی رہی۔

"پکا وعدہ" آیان ایک دم سیدھا ہو کر بولا۔ عابدہ بیگم نے ہاں مین سر ہلایا۔ اسنے ایک دم اپنے انسوں صاف کیے، اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔ علیزے کو حیرانگی ہوئی وہ اتنے سے دنوں میں کیسے اتنا اٹیچ ہو گیا۔

"خون کے رشتے ایسے ہی ہوتے ہیں، وقت زیادہ نہیں چاہیے ہوتا، آیان کو شروع سے ایک باپ کی کمی محسوس ہوتی تھی، وقار کے آجانے سے وہ کمی دور ہو گئی اور وہ اس سے اٹیچ ہو گیا، تم دونوں کے درمیان جو بھی جھگڑا ہے اسکا بچوں پر اثر پڑنے مت دو، اسے ملنے دیا کرو ویسے بھی ایک مہینا ہی ہے، یہ مت سوچنا میں اسکی سائیڈ لے رہی ہوں، تم مجھے اس سے بھی زیادہ عزیز ہو، تم دونوں جو فیصلہ لو میں اس مین دخل اندازی نہیں کروں گی پر تب تک آیان کو اسکے باپ کی شفقت ملنے دو، اسے مت روکو" عابدہ بیگم نے اسکے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا۔ اور کمرے سے نکل گئیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"سبھی کو لگتا ہے مین غلط کر رہی ہوں پر اگر تم ان سے اٹیچ ہو گے تو تمہیں سھنمبالنا میرے لیے مشکل ہو جائے گا"

علیزے ایان کے سوئے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی۔اور وہی اسکے پاس لیٹ گئی۔

****

وقار نے پچھلے ایک ہفتے سے علیزے کو بالکل بھی تنگ نا کیا،بس کام کی بات کرتا وہ اس دن سے خاموش خاموش سا رہنے لگا،افس میں جتنے گھنٹے وہ ساتھ ہوتے وہ ہمیشہ کام میں مصروف نظر اتا۔اس بات میں کوئی دو رائے نہیں تھا کہ وہ پوری لگن سے اپنا کام کرتا،اسی کا نتیجہ تھا کہ امریکہ میں اسکی کمپنی کس مقام پر تھی۔ابھی بھی وہ افس کے روم میں بیٹھا سامنے فائلز پھیلائے کام۔کر رہا تھا۔آفس کی وال شیشے کی بنی تھی اس سے باہر سب نظر آرہا تھا۔علیزے نے اپنے ٹیبل پر بیٹھے ادھر اُدھر دیکھا تو اسکی نظر سامنے کام میں ڈوبے ہوئے وقار پر پڑی،بلو پینٹ کوٹ (جسکا کوٹ اسکی کرسی کی بیگ پر لٹکا ہوا تھا) بالوں کو سیٹ کیے،انکھوں پر نظر کے گلاسس لگائے وہ ہاتھ میں پکڑی بال پوائینٹ کو انگلی میں گھمائے ماتھے پر بل ڈالے فائل کو پرھ رہا تھا۔علیزے یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔چاہتے ہوئے بھی وہ نظریں ہٹا نہیں پا رہی تھی۔

"علیزے،لنچ میں کیا کھاؤ گی سبھی منگوا رہے ہیں" تبھی معاز کی اواز نے اسے اس منظر کے سحر سے نکالا۔وہ چونکی اور اسکی طرف مڑی۔

"ہاں کچھ بھی منگوالو" وہ خود کو سھنمبالتے ہوئے بولی۔معاز نے کھانا آڈر کیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"یہ سب کیسے ہو سکتا ہے؟ کسی کو اس بارے میں پتہ کیوں نہیں" وقار اپنے سامنے کھلی فائلز کو دیکھتے ہوئے بولا۔

ابھی ابھی جو اسنے پڑھا تھا اسے پڑھ کر وہ بے حد پریشان ہوا تھا وہ فائل کو بند کرتا کھڑا ہوا، اور ٹیبل پر پڑی گاڑی کی چابی اُٹھائی، اور موبائل سے کسی بندے کو کال ملائی۔ اسے تھوڑی ہی دیر میں ایک جگہ پر ملنے کا کہا۔ اور خود وہ کمرے سے باہر آیا، سبھی اپنے کام میں مصروف تھے، وقار نے ایک نظر سب کو دیکھا اور چپکے سے وہاں سے چلا گیا۔ علیزے نے اسکا جانا نوٹ کیا۔

****

"طلحہ صاحب اپنے ریسٹورینٹ کے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے، انکے سامنے چار باڈی بلڈر آدمی بیٹھے تھے۔

"بتا ہمارے پیسے کب واپس دے گا؟" ان میں سے ایک آدمی بھادی آواز میں بولا۔ طلحہ صاحب نے زبان تر کی۔

"ایک ہفتے کا وقت دے دو میں دے دوں گا" طلحہ صاحب نے ہمت کر کے جواب دیا۔

"ایک ایک ہفتہ بول کر تین مہینے گزر گے، سالے اب یہ تیرے پاس آخری موقع ہے ورنہ تو بہت اچھے سے جانتا ہے ہمارے باس کیا کریں گے، آئی سمجھ" اسی آدمی نے طلحہ صاحب کا کالر پکڑتے ہوئے کہا۔ تبھی دروازہ کھول کر وقار اندر آیا۔ اسکے ہاتھ میں وہی فائل تھی۔ سامنے کا منظر دیکھ کر وہ فوراً آگے بڑھا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑو انہیں" اسنے طلحہ صاحب کا کالر اس آدمی سے چھڑوایا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اے ہیرو دور رہو ورنہ گولی چلانے میں ایک سیکنڈ نہیں لگے گا،اور تو ایک ہفتے میں سارے پیسے واپس کر ورنہ یہی تجھے آکر گھاڑ دوں گا" وہ آدمی وارننگ دیتے ہوئے بولا۔اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ کمرے سے نکل گیا۔انکے جاتے ہی طلحہ صاحب اپنی کرسی پر ڈھے سے گے۔

"چاچو آپ ٹھیک تو ہیں" وقار نے جلدی سے پانی کا گلاس انہیں پکڑایا۔

"ہمم ٹھیک ہوں" انہوں نے پانی پیتے ہوئے کہا۔

"چاچو یہ سب کیا ہو رہا ہے؟اور یہ لوگ کون تھے؟ کون سے پیسے واپس کرنے ہیں؟" وقار کو بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا یہ سب کیا ہو رہا ہے۔طلحہ صاحب نے شرمندگی سے اسے دیکھا اور گردن جھکا لی۔

"چاچو میں کچھ پوچھ رہا ہوں،چاچو کہی اسی وجہ سے تو آپ نے کمپنی کے اکاؤنٹ سے ڈھیڈ کرڑوڑ روپے تو نہیں نکالے؟" وقار کرسی گھسیٹ کر انکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں نے پیسے نکالے ہیں؟" طلحہ صاحب نے اسکے یوں اچانک سوال پر پلٹ کر کہا۔

"اج میں کمپنی کی فائینشنل سٹیٹس کے بارے میں سب دیکھ رہا تھا وہی ایک فائل میں ایک کرڑور روپے نکالنے جانے والی سٹیٹمنٹ پڑھی،مجھے نہیں لگتا اسے کسی نے پہلے پرھا ہو گا،اور آتے وقت کمپنی کے وکیل سے مل کر آیا ہوں اسی نے اپکا نام لیا اب آپ جو دسب سچ بتا دیں یہ سب کیوں کیا" وقار نے ساری بات بتا دی۔اسکی بات سن کر طلحہ صاحب نے اپنا سر ہاتھوں پر گرا دیا اور رونے لگے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"چاچو یار کیا ہو گیا؟ بتائیں کیا بات ہے؟ ہو سکتا ہے میں مدد کر سکوں" وقار نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھتے انہیں چپ کروانے کی کوشش کی طلحہ صاحب سیدھے ہوئے اور ٹیشو سے اپنا چہرہ صاف کیا۔

"دو سال پہلے میں بنٹی نامی آدمی سے ملا وہ اپنے علاقے کا جانا مانا بدماش ہے، بہت سے ناجائز کام وہ آسانی سے کروا دیتا ہے، تب میرے ریسٹورنٹ میں فائینلشنی بہت مسلے تھے ایک دم بند ہونے والا تھا، میں یہ بات گھر میں ابا کو بھی نہیں بتا سکتا تھا، کیونکہ فیملی بزنس کو چھوڑ کر میں نے اپنے شوق کے تحت سب سے لڑ کر ریسٹورینٹ کھولا تھا۔ جو پہلے تو بہت اچھا چلا پھر اچانک مشکلات آنا شروع ہوئیں، دوستوں سے اگر پیسہ مانگتا تو کبھی نا کبھی ابا کو پتہ چل جاتا، اگر ابا کو سب بتاتا تو وہ بند کرنے کا ہی کہتے، تبھی میں بنٹی سے ملا، اسنے مجھے تب اسنے ڈھیڈ کڑور۔ دیے تھے انہی پیسوں کو کام میں لگا کر میں نے دوبارہ سے ریسٹورنٹ کو کھڑا کیا۔ بہت اچھا تو نہیں ریسٹورینٹ ٹھیک ٹھاک چلنے لگا، ایک سال گزر گیا، میں آہستہ آہستہ اسکے پیسے اتارتا گیا۔ پھر اچانک اسنے دباؤ زیادہ ڈالنا شروع کر دیا۔ تب ایک کڑور اتارے والا رہتا تھا۔ تب میں نے وکیل کے ساتھ اور بینک کے بندے کو میں جانتا تھا انکے ساتھ مل کر میں نے پچاس لاکھ نکوائے اور اسے دے دیے، اور اب بچاس لاکھ ابھی بھی رہتے ہیں، وہ میرے پاس نہیں ہیں، اور اب مجھے سمجھ نہیں آ رہی کیا کروں، اگر نا دیے تو وہ حشمت ولا کے پیپرز جو میں نے انہیں گرنٹی کے طور پر دیے تھے وہ اسکو استعمال کر کے گھر پر قبضہ کر لین گے اور وہ ایسا بہت پہلے سے کر رہے ہیں" وہ اپنا سر پکڑے اسے سب۔ بتا رہے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"واٹ ایک منٹ ابھی آپ نے کیا بولا، حشمت ولا کے پیپر زانہیں دے دیے،اف چاچوایسا کیوں کیا؟"وقار کواب معاملے کی سینسٹی ویٹی کااحساس کورہا تھا۔وہ بری طرح ایک گینگ کے چکر مین پھنس گے تھے۔

"یہی تومسلہ ہوگیااب پتہ نہیں کیاہوگاپیسے بھی نہیں ہیں "طلحہ صاحب بہت پریشان دیکھائی دے رہے تھے۔

"اچھاپ ریکس کریں دیکھتے ہیں اگر کوئی حل نکلتاہے"وقارانہیں اتنی ٹینشن لیتے دیکھ بولا کہی انکی طبعیت خراب نا ہوجائے۔وہ انہیں خود حشمت ولا چھوڑکر آیا۔اوراب اس نئے مسلے کے بارے میں سوچنے لگا۔ابھی وہ آفس میں بیٹھااسکاحل سوچ رہاتھاکہ کیسے اس سب سے نکلا جائے۔

"ایک منٹ چاچونے بولاانہوں نے پچاس لاکھ نکالے تھے،تو یہ باقی کے ایک کڑور کس نے نکالے"وقار کوایک دم انکی بات یاد آئی وہ فوراًسیدھاہوکر بیٹھ گیا۔اورفائلز کودوبارہ دیکھنے لگا،جہاں پراسکے بارے میں کچھ نہیں لکھا تھا،اب وہ پریشان ہوگیاآخراس کمپنی میں ایساکون ہے جوانکی پیٹھ پیچھے پیسے نکال رہاہے،اورانکے کپڑوں کامٹریل خراب کر رہاہے،اوراہم بات اگراتنے پیسے اچانک نکالے گے توکسی کوپتہ کیوں نہیں چلا،یقیناًوہ بہت شاطرہوگا۔

"اف یہ سب کیاہورہاہے"سوچتے سوچتے اسکے سر میں درد ہونے لگ گیا۔صبح کاویسے بھی وہ بھوکا تھا،تبھی اپنے لیے اسنے ایک کافی منگوائی۔

****

READERS CHOICE

"رامین کھانادو،بہت بھوک لگی ہوئی ہے"عثمان رات کوبارہ بجے گھر آیاتوسبھی سوچکے تھے،وہ کمرے میں آیاتو دانین اور عمرسورہے تھے۔رامین اسکے جگانے پراُٹھ کر بیٹھنے لگی اس سے اُٹھانا گیاوی دوبارہ لیٹ گی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"عثمان میری طبعیت ٹھیک نہیں آپ خود لے لیں" وہ اپنے اوپر کمبل لیتے ہوئے بولی۔ اسکی بات سن کر کوٹ اتارتے عثمان کے ہاتھ رُکے۔ وہ پلٹا۔

"کیا بکواس کی تم نے، جبھی تمہیں کام بولا تمہاری طبعیت خراب ہو جاتی ہے، ویسے سارا دن بری خوش رہتی ہو، جب مین گھر آجاتا ہوں تبھی منہ لٹک جاتا ہے" وہ اسکا کمبل کھینچتے ہوئے بولا۔ رامین نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔ اج صبح سے اسے چکر آرہے تھے۔ وہ کہی نا کہی جانتی تھی، ایسا کیوں ہو رہا ہے، وہ ڈاکٹر کے پاس جانا چاہتی تھی۔ پر شہیر کے دوست آگے تو انکے لیے کھانا بنانے لگ گئی۔ اور کافی تھک چکی تھی۔ اب اس میں ہمت نہیں تھی۔

"عثمان اپ ہوش میں تو ہیں کیا بول رہے ہیں، میں کب ایسا کرتی ہوں؟ کم از کم سوچ کر ہی بول لیا کریں" وہ زبردستی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"واہ بری زبان آگئی ہے بالکل اپنے اس سو کالڈ بھائی پر گئی ہو" عثمان اسکا منہ دبوچتے ہوئے بولا۔

"بس بہت ہوا عثمان اپکو زرا خیال نہیں جب دیکھو وقار کو لے کر مجھے طعنے دیتے رہتے ہو، اپکو میری اب زرا پرواہ نہیں، میں بیمار ہوں یا نہیں اپکو اس سے فرق ہی نہیں پرتا انفیکٹ مجھ سے میری ذات سے ہی اپکو فرق نہیں پڑتا اپکو تو اپنا غصہ اپنی انا سب سے عزیز ہے" رامین نے اسکا ہاتھ جھٹکتے چلا کر کہا۔ عثمان کو اسکی حرکت پر بہت غصہ آیا۔

"بری زبان نکل آئی ہے تمہاری، بھائی کی شہ پر ہی نکلی ہے" عثمان غصے میں کچھ بھی بول رہا تھا۔ رامین سے کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کھانا چاہیے نا میں لا کر دیتی ہوں، پر خدارا بس کریں، مجھ سے اب مزید اپکی یہ فضول بے رخی برداشت نہیں ہوتی" وہ روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولی۔ عثمان نے غصے سے دانت پیسے اور اگے بڑھی۔ دو قدم بھی وہ چلی نہیں کہ وہی وہ لہرا کر گرنے لگی، تبھی جھٹ سے عثمان نے اسے پکڑ لیا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

"رامین کیا ہوا رامین" وہ اسکا چہرہ تھپتھا کر بولا۔ پاس پڑے جگ سے پانی لیا اور اسکے چہرے پر چھڑکا پر وہ بے ہوش ہی رہی۔ بنا انتظار کیے اسنے اسے باہوں میں اُٹھایا اور باہر کی طرف بڑھا۔ کچن سے پانی کا جگ لے کر نکلتی شگفتہ بیگم نے عثمان کو یوں جاتے ہوئے دیکھا تو فوراً اسکے پیچھے آئیں۔ عثمان نے دو الفاظ میں انہیں بتایا۔ اور رامین کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کر سیٹ بیلڈ لگائی، اور سیٹ کو پیچھے کی طرف کیا۔ شگفتہ بیگم اندر سب کو بتانے چلی گئیں۔ عثمان نے گاڑی گھر سے باہر نکالی۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ ہسپتال پہنچ گیا۔ اس سارے وقت میں اسے خود پر بہت غصہ آرہا تھا۔ اپنے غصے میں وہ کیا کیا بول گیا۔

ہسپتال پہنچتے ہی رامین کا فوری چیک اپ ہوا۔ اور فوراً اسے ایک ڈرپ لگادی گئی۔

"اپکی وائف پریگنٹ ہے اور کافی کمزور لگ رہی ہیں، انکا اچھے سے دھیان رکھیں، لگ رہا ہے کافی سٹریس لے رہی ہیں جو انکے اور بچے کے لیے ٹھیک نہیں" ڈاکٹر اسے سب بتارہی تھی۔ اور عثمان کی سوئی پریگنٹ لفظ پر اٹک گئی۔ وہ بول بھی رہی تھی اسکی طبعیت خراب ہے پھر بھی وہ کیا کچھ نا بولتا گیا۔ بار بار گھر سے فون ارہا تھا۔ عثمان نے انہیں پریگینسی کی خبر سنائی۔ عمر چار سال کو ہو چکا تھا اسکے بعد آج انکو یہ خبر سننے کو ملی سبھی بہت خوش تھے۔ رامین کو تھوڑی دیر میں ہوش آگیا۔ عثمان پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم نے صبح کا کچھ کھایا کیوں نہیں تھا؟" وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا۔ رامین نے ایک جھٹکے میں اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

"آپکو اس سے کیا" وہ چہرہ دوسری جانب کرتے ہوئے بولی۔ عثمان اُٹھ کر اسکے پاس بیڈ پر بیٹھا۔ اور اسکا چہرہ سیدھا کیا۔

"ایم سوری، میں غصے میں زیادہ بول گیا" اسکے ماتھے سے بال پیچھے کرتے ہوئے وہ ہولے سے بولا۔ رامین کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ آنسوں گال پر بہے۔

"عثمان آپکو احساس بھی نہیں آپ ہر وقت جو مجھے بلاوجہ کے طعنے دیتے ہیں، مجھے کتنا دکھی کرتے ہیں، مجھے لگتا ہے آپکو اب مجھ سے محبت بھی نہیں رہی" رامین روتے ہوئے بولی۔ عثمان نے اسکے آنسوں صاف کیے۔

"سوری میری جان، آج کے بعد ایسا کبھی نہیں کروں گا، پرامس، اور محبت تو خود سے زیادہ کرتا ہوں بس تمہارے بھائی کو دیکھ کر غصہ کنٹرول نہیں ہوتا اور سب تم پر نکل جاتا ہے، مانتا ہو بہت غلط کر رہا ہوں، ایم سوری" عثمان اسکے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں پکڑے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔

"جو بھی وقار نے کیا اس میں میرا کیا قصور، اور اب اپکو بھی دل برا کر کے اسے معاف کر دینا چاہیے" وہ اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی، اسے لگا ابھی عثمان اسکی بات سن رہا ہے تو سب بول دے ورنہ اسکے موڈ کا کیا پتہ۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"رامین آج یہ بات بولی ہے اسکے بعد میں تمہارے منہ سے نا سنو، تم میری بیوی ہو، اور اسکی بہن، اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو میرے سامنے اپنے بھائی کی طرفداری کبھی مت کرنا، اور فل حال میں اسکا ذکر بھی نہیں کرنا چاہتا" وہ سرد انداز میں بولتے رامین کو چپ کروا گیا۔ رامین نے چہری جھکا لیا۔ اور اپنے ہاتھ ہر لگی ڈرپ کو دیکھنے لگی۔۔

"ابھی فل حال مجھے اپنی بیوی کے ساتھ، گھر میں نئے آنے والے ننھے مہمان کے بارے میں بات کرنی ہے" عثمان نے اسکا گال سہلاتے ہوئے بولا۔ وہ بہت محبت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ رامین چونکی کیا جو وہ سوچ رہی تھی وہ سچ تھا۔

"سچ میں" وہ حیرانگی سے بولی عثمان نے ہاں میں سر ہلا دیا۔ رامین ہلکا سا شرمائی، عثمان نے اسے سینے سے لگا لیا۔ اور ایک دفع اور معافی مانگی۔ رامین خوش تھی کہ بچے کی بات پر ہی سہی کیا پتہ وہ بدل جائے اور اب پہلے کی طرح طعنے دینا چھوڑ دے۔ رامین نے اسے بنا کچھ کہے ایک موقع دے دیا۔ دو گھنٹے بعد وہ گھر آ گئے۔

****

وقار ساری رات اس مسلے کے بارے میں سوچتا رہا، ایک ہی حل اسے نظر آیا۔ اسی کے بارے میں بات کرنے کے لیے وہ صبح صبح ہی حشمت ولا پہنچ گیا۔ گاڑی سے نکل کر وہ اندر کی جانب بڑھنے لگا، جب باہر سے حشمت صاحب علیزے کے ساتھ واک سے آ رہے تھے۔

"ارے وقار میاں تم کب آئے؟" حشمت صاحب اسے اندر جاتے دیکھ بولے، وقار انکی آواز پر پلٹا۔ سامنے وہ دونوں کھڑے تھے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"آغاجی ابھی آیا، چاچو سے تھوڑا سا کام تھا" وقار ایک نظر علیزے کو دیکھ کر بولا۔ جو اسے اگنور کیے گارڈن کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"اچھا! آفس میں سب کیسا چل رہا ہے؟" حشمت صاحب اگے چلتے ہوئے بولے وقار انکے ساتھ چلتا ساری اپ ڈیٹ دینے لگا۔ وہ پچھلے چار پانچ دن سے علیزے سے بالکل بات نہیں کر رہا تھا جو اب علیزے کو عجیب لگ رہا تھا۔ وہ بات کرنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ پر پھر بھی چاہتی تھی وہ اس سے بات کرے، وہ خود اپنے احساسات کو لے کر کنفیوز تھی۔ چلتے ہوئے تینوں اندر آئے۔

"آغاجان میں چاچو سے مل کر آتا ہوں" وہ انہیں صوفے پر بیٹھاتے ہوئے بولا۔ اور طلحہ صاحب کو ڈھونڈنے انکے کمرے میں چلا گیا۔ جہاں وہ موجود نہیں تھے۔

"عروج طلحہ چاچو کہاں ہیں؟" یونی کے لیے تیار ہو کر عروج کمرے سے باہر نکلی وقار نے اسے وہی روک لیا۔

"بھائی! آپ کب آئے؟ اور زینب کو کیوں نہیں لائے؟" عروج وقار کو دیکھتے ہی بولی۔

"چاچو سے کام ہے، تم اج خود آجانا اور زینب سے مل لینا" وقار نے مسکرا کر جواب دیا۔

"اوکے، وہ چاچو شائد اوپر چھت پر ہیں، تھوری دیر پہلے میں نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا" عروج نے اسے بتایا۔ تبھی شہیر کی آوازیں آئیں وہ کب سے اسے بلا رہا تھا، وقار اسکی بات سنتے ہی اوپر چھت کی طرف گیا۔ چھت سے بھاگ کر نیچے آتی ہوئیں شگفتہ بیگم دیکھیں۔

"چچی کیا ہوا؟" وقار جلدی سے انکے پاس آیا۔ انکے چہرے کی ہوائیاں اُڑئیں ہوئیں تھیں

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تمہارے چاچو اوپر بے ہوش پڑے ہیں" وہ بتاتے بتاتے رو دیں۔ وقار انکی بات سنتا بھاگ کر اوپر گیا۔ شگفتہ بیگم کی بات عروج بھی سن چکی تھی۔ گھر میں افراتفری پھیل چکی تھی۔

"چاچو! اُٹھیں" وقار نے انکا چہرہ تھپتھپایا۔ پر وہ بے سود بے ہوش پڑے تھے۔

"بابا کو کیا ہوا؟" عثمان اور شہیر اوپر آ گے۔ تینوں نے مل کر طلحہ صاحب کو نیچے لایا۔ اور گاڑی میں ڈال کر ہسپتال کی طرف بھاگے۔

"یا اللہ یہ میرے بچوں کی زندگیوں میں کیا ہو رہا ہے، کوئی نا کوئی بیمار پڑ رہا ہے، انہیں اپنی حفاظت میں رکھ" حشمت صاحب وہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے ابھی رات کو رامین ہسپتال سے آئی تھی۔

طلحہ صاحب کو جاتے ہی چیک کیا گیا۔ انکا بی پی کافی ہائی تھا جسکی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گے، جو کہ ٹینشن کی وجہ سے ہوا تھا۔ ڈاکٹر نے انکا ٹریٹ منٹ کیا۔ اگلے ایک گھنٹے میں وہ ہوش میں آ گے۔ عثمان، اور وقار ہی انہیں ہسپتال لائے تھے۔ انکے پیچھے شہیر شگفتہ بیگم کو اور انکے ساتھ علیزے بھی آگئی۔ شگفتہ بیگم روئے جا رہیں تھیں۔

"چاچو ڈاکٹر بول رہے ہیں، اپ نے کوئی ٹینشن لی ہے کیا بات ہے؟" عثمان ڈاکٹر سے مل کر آیا۔ تو اندر کمرے میں داخل ہوتے ہی بولا۔ طلحہ صاحب نے وقار کی طرف دیکھا۔

"ابھی ان سے سوال جواب ناہی کرو انکی طبعیت پہلے ہی خراب۔ ہے" وقار درمیان میں پڑتے ہوئے بولا۔ تبھی شہیر لوگ اندر داخل ہوئے۔ شگفتہ بیگم روتے ہوئے طلحہ صاحب کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"شگفتہ میں ٹھیک ہوں، رومت، بس بی پی ہائی ہوا تھا اور یہ سب تو پہلے بھی ہوتا ہے" طلحہ صاحب نے انکے ہاتھ پر اپنا ڈرپ لگا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ پر وہ روئے جا رہیں تھیں۔

"چچی چپ ہو جائیں، چاچو بالکل ٹھیک ہیں، تھوڑی دیر میں ایک دم کھڑے ہو کر اپکے ساتھ گھر جائیں گے، اور چاچو کسی بھی وجہ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، ہر مسلے کا حل ضرور ہوتا ہے، ٹھنڈے دماغ سے سوچیں تو بری سے بری مشکل بھی یوں چٹکی بجا کر حل ہو جاتی ہے" وقار شگفتہ بیگم کو سمجھاتے، طلحہ صاحب کی طرف دیکھ کر بولا۔ جنہوں نے ہاں میں سر ہلایا۔

"اسکو ہر جگہ اب مہان بننا ہے" عثمان اسکے اتنے انوالمنٹ پر چڑتے ہوئے بولا۔

"چاچو میری بہت اہم میٹنگ ہے معاز میرا باہر ویٹ کر رہا ہے، اپ ریسٹ کریں ویسے بھی رات تک چھٹی ملے گی میں تب تک آ جاؤ گا" عثمان اپنے موبائل پر معاز کی مسل کالز دیکھتے ہوئے بولا۔ طلحہ صاحب نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

دو گھنٹے بعد انکو ایک اور ڈرپ لگائی گئی۔ وہ چاروں طلحہ صاحب کے پاس تھے۔

"چچی اپ گھر جائیں میں چاچو کے پاس ہوں، اپکی خود کی طبعیت خراب ہو جائے گی، شہیر تم چچی اور علیزے کو لے کر گھر جاؤ میں چاچو کے پاس ہوں" وقار ان سب کو دیکھتے ہوئے بولا۔ اتنے دنوں بعد اسکے منہ سے اپنا نام سننے پر علیزے نے گردن اُٹھا کر اسے دیکھا

"میں ٹھیک ہوں" شگفتہ بیگم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔ وہ تب کی وہی بیٹھیں ہوئیں تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ارے ایسے ہی تو میں انکو ہمارے گھر کا رومینٹک کپل نہیں کہتا دیکھو ایسی بیوی تو قسمت والوں کو ملتی ہے، جیسی ہمارے پیارے چاچو کو ملی، کتنی فکر ہے، کتنی محبت کرتی ہیں۔ ہائے نظر نا لگے" شہیر اب کتنی ہی دیر چپ کر کے بیٹھ سکتا تھا آخر کو اسکی زبان پر بھی خارش ہو رہی تھی۔ شگفتہ بیگم نے اسے گھورا۔ سبھی کے ہونٹوں پر دبی دبی مسکراہٹ آئی۔

"ہاں، میرے شوہر ہیں فکر کیوں نہیں ہو گی، ہمیشہ انہوں نے میری فکر کی، اپنی محبت ہر موڑ پر محسوس کروائی۔ اب جب انکو میری ضرورت ہے تو میں کیوں نا آؤں، سچی محبت تو قسمت والوں کو نصیب ہوتی ہے" شگفتہ بیگم نے محبت بھری نظروں نے اپنے شوہر کی طرف دیکھا انکی بات پر طلحہ صاحب کی انکھیں ہلکی سی نم ہوئیں۔

" صحیح کہا چچی سچی محبت قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے، ورنہ بد قسمت لوگوں کی جھولی میں تو جھوٹی محبت کے پتھر ہی ملتے ہیں" علیزے وہی بیٹھے ہولے سے بولی۔ سبھی نے اسکی بات سنی۔ شگفتہ بیگم نے وقار کی طرف دیکھا۔ جو علیزے کی بات پر اسے دیکھ رہا تھا۔

" بالکل ٹھیک کہا چچی جان سچی محبت تو قسمت والوں کو ملتی ہے، پر کبھی کبھی ملنے مین دیر ہو جاتی ہے، پر اگر دیر ہو جائے اسکے بعد آپ خود اس محبت کو جانے دو تو آپ بے وقوف ہو" وقار نے علیزے کو ہی دیکھتے اسی کے انداز میں جواب دیا۔ وہ چپ دے ہو گئی۔

"میری پیاری امی جان! بابا تو ٹھیک ہو جائیں گے، پر اگر آپ نے وقت پر کھانا نا کھایا تو اپکی طبعیت ضرور خراب ہو جائے گی۔ جو یقیناً میرے والد صاحب نہیں چاہتے، کیوں بابا پھر اپکی حسین بیوی کو لے کر جاؤ" شہیر ماحول کو ٹھنڈا

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کرنے کے لیے ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔ شگفتہ بیگم کو بھی اب انکار کرنا ضروری نا لگا۔ وہ طلحہ صاحب کو ہدایات کرتی کھڑی ہوئیں۔ علیزے بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور انکے پیچھے باہر چلی گئی۔ وقار اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا

"معاملہ ابھی بھی خراب ہی لگ رہا ہے" طلحہ صاحب نے وقار کو یوں کھوئے ہوئے انداز میں کھڑے دیکھا تو بولے۔

وہ پھیکا سا مسکرایا۔

"میری زندگی میں آج تک کچھ ٹھیک ہوا ہے جواب ہوگا" وہ جیسے خود پر ہنستے ہوئے بولا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا" طلحہ صاحب اسے یوں ٹوٹا ہوا دیکھ کر بولے۔

"میری چھوڑیں آپ اب بالکل فکر مت کریں میں نے مسلے کا حل ڈھونڈ لیا ہے، باقی کے بچاس لاکھ میں دوں گا، اس بنٹی کو میں خود دینے جاؤں گا آپ نہیں جائیں گے، اور حشمت ولا کے پیپرز بھی لے آؤں گا سب ٹھیک ہو جائے گا آپ فکر مت کریں" وقار انہیں تسلی دیتے ہوئے بولا۔۔

"کون بنٹی؟ اور کیسے پچاس لاکھ؟ اور حشمت ولا کے پیپرز کہاں ہیں؟" طلحہ صاحب کچھ بولنے لگے تبھی دروازہ جو کہ پہلے ہی تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اسے مکمل کھول کر علیزے اندر داخل ہوتے بولی۔ وہ اپنا موبائل یہی بھول گئی تھی وہی لینے وہ واپس آئی جب اسکے پاؤں وقار کی آواز پر تھم سے گے۔ اسکو اپنے سامنے دیکھ دونوں پریشان ہو گے۔

"کچھ نہیں کام کی بات ہو رہی تھی۔ تم یہان کیا کر رہی ہو گھر نہیں گئی؟" وقار نے جلدی سے بات بدلنی چاہی۔

"وقار آپ چپ کر کے بیٹھ جائیں، اور چاچو یہ سب کیا بات ہو رہی تھی سچ بتانا ورنہ آغا جان کو ابھی جا کر سب بتا دوں گی" علیزے کو وقار کا بات بدلنا بالکل پسند نا آیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بتاتا ہوں تم شہیر لوگوں کو جانے کا بول دو" طلحہ صاحب نے اسے سب بتانے کا فیصلہ کیا کیونکہ اب جان تو چھوٹنے والی تھی نہیں۔ علیزے نے ویسا ہی کیا۔

"اب بتائیں" وہ کرسی کو گھسیٹ کر انکے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔ طلحہ صاحب نے اسے ساری بات بتائی۔ جسے سن کر علیزے کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"اتنی بری بات ہو گئی اور آپ نے کسی کو بتانا مناسب نہیں سمجھا، آپ ہمیں اپنا نہیں مانتے" علیزے انکی باتیں سن کر نم لہجے میں بولی۔

"اپنے ہی گھر سے پیسے چوری کر کے کسی گینسٹر کو دینا تمہیں کیا لگتا ہے اسکے بعد میں کچھ بتا پاتا، خود کی نظروں سے ہی گر چکا ہوں، وقار نے تو اس دن انکو دیکھ لیا تھا ورنہ مین اسے بھی نہیں بتاتا" طلحہ صاحب جیسے خود پر ہنس کر بولے۔

"چاچو ریلکس، میں ہوں نا میرے پاس پیسے ہیں وہی انکے منہ پر مار کر ہم پیپرز لے آئیں گے" وقار نے انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ اتنا آسان نہیں، میں نے اس بنٹی کے بارے میں پتہ کروایا ہے، وہ بہت لوگوں کو ایسے ٹھگ چکا ہے، پہلے انہیں پیسے دیتا ہے، اسکے بعد ان سے پراپرٹی کے پیپرز لیتا ہے، کہ جب پیسے واپس دو گے لے جانا، اسکے بعد وہ پیسے دینے کے باوجود پیپرز دینے سے انکار کر دیتا ہے" طلحہ صاحب گہرا سانس لے کر بولے۔

"تو اب کیا کریں، اگر پیسے لے کر بھی اسنے واپس نا دیے تو کیا کریں گے" علیزے پریشان ہو گئی۔

"کرنا کیا ہے، جب گھی سیدھی انگلی سے نہین نکلے گا تب ٹھیری کر لیں گے" وقار ہلکا سا مسکرا کر بولا۔

READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"مطلب؟"علیزے کو سمجھ میں نہیں آیا۔

"چاچو! ایک ہفتہ تو ہمارے پاس ہے، دو دن میں نیو کلیکشن کی لانچ کا ایونیٹ بھی ہے۔اسکو ختم کر کے اگلے دن ہی انکو پیسے دے کر پیپرز لے لیں گے، تب تک میں انکا سارا کچا چھیٹا نکلواتا ہوں، پورے پلین کے ساتھ ہم وہاں جائیں گے" وہ اپنے دائیں پاؤں کو ہلاتے ہوئے کچھ سوچ کر بولا۔علیزے کو خود کا اگنور ہونا اب بہت برا لگ رہا تھا۔وہ دنوں طلحہ صاحب کے پاس ہی رہے، رات کو انکو ڈسچارج ملا، وقار انہیں گھر چھوڑ کر فوراً واپس چلا گیا۔اسکو اب پلین بھی تیار کرنا تھا۔

****

وقار جلدی جلدی میں بنا ناشتہ کیے گھر سے نکلا۔آج کا دن بہت مصروف رہنے والا تھا۔کیونکہ آج انکا ایونٹ تھا۔ سبھی ماڈلز ڈریسز پہن کر تیار ہو رہیں تھیں، علیزے انکو سارا چیک کر رہی تھی کہ سارا کام پرفیکٹ ہو، لوگ آنا شروع ہو چکے تھے رپورٹرز بھی پہنچ چکے تھے، جنہوں نے یہ سب کور کرنا تھا۔جو ماڈل مکمل تیار ہوتی جا رہی تھی، اسکا فوٹو شوٹ ہو رہا تھا، عثمان وہاں کھڑا فوٹوز کو دیکھ رہا تھا، اور اینگل بتا رہا تھا۔ کس طرح کی فوٹوز انہیں چاہیے۔وہ سب فوٹو گرافر کو سمجھا رہا تھا۔وقار باہر مینج منٹ کا سارا کام خود کروا رہا تھا۔آدھے گھنٹے میں ایونٹ شروع ہونے والا تھا۔ حشمت صاحب اشرف صاحب کے ساتھ پہنچ گے تھے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"میری بات سنو سب سے پہلے انوسٹمنٹ وہ گی، اسکے بعد جب ایک ایک کرکے ماڈلز آئیں گی، ماڈلنگ کرکے آخر میں شوٹاپر آئے گی، اسکے بعد ڈیزائنرز کے نام لینا۔ ساتھ میں کبھی گانے بجانا جو بتائے ہیں اور کبھی لائیٹ سا میوزک" وقار معاز جو کہ شو کا آغاز کرنے والا تھا اور ڈے جے کو سب سمجھا رہا تھا۔

"اوکے میں دیکھ لوں گا، تمہیں سمجھانے کی ضرورت نہیں" معاز اُکھڑے انداز میں بولا اور پلٹ گیا۔ اور جا کر سٹیج کی ایک سائیڈ پر کھڑا ہوا، جہاں ہر سب ماڈلز نے واک کرنی تھی۔

"سر ایک گڑبڑ ہو گئی" تبھی وقار کے پاس ایک لڑکی آ کر بولی۔

"کیا ہوا؟" وقار اسکے چہرے کی ہوائیاں اُڑی دیکھ کر بولا۔

"وہ سر سر آپ پلیز میک اپ روم میں جا کر خود دیکھ لیں" اس لڑکی سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔ وقار میک اپ روم کی طرف بڑھا۔ جہاں دو ماڈلز کا میک اپ ہو چکا تھا۔ اور ڈوپٹہ سیٹ ہو رہا تھا۔ اور وہ دونوں آخری تھیں باقی سب تیار تھیں۔

"کیا ہوا؟" وہ اندر داخل ہوا تو سامنے علیزے کا چہرہ رونے والا ہو چکا تھا۔ باقی سب بھی پریشان تھے۔ وقار آگے بڑھا۔

"غلطی،،، سے ہو گیا۔۔۔ جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔" علیزے ہکلاتے ہوئے بولی۔ وقار نے شوٹا پر ماڈل کی طرف دیکھا۔ جسکے ڈریس پر میک اپ کٹ جیسے انڈھیل دی گئی تھی۔ اسکا سامنے ڈریس کا کافی حصہ خراب ہو چکا

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تھا۔اور پریشانی والی بات یہ تھی، کہ اس ڈریس کالائیٹ پنک کلر تھا، مکمل کام ہوا تھاپنک کلر کی گھیرے والی فراق تھی۔

"اسکا کوئی حل ہے ؟" وقار نے اتنے خوبصورت ڈریس کاستاناس ہوتے دیکھ صبر کا گھونٹ بھرتے ہوئے پوچھا۔

ابھی اگر وہ غصہ کرتا تو اسکا حل نا نکال پاتا۔اپنے غصے کو پیتے ہوئے اسنے پوچھا تھا۔باہر شو شروع ہو چکا تھا۔انکے پاس وقت بہت کم تھا۔

"سر ڈریس سامنے سے خراب ہوا ہے، اسکا کیا حل نکال سکتے ہیں سمجھ نہیں آرہی" میک اپ آرٹس نے کہا۔

دوسری ماڈل فوٹو شوٹ کروانے چلی گئی کیونکہ وقت بہت کم تھا۔اور پہلے ہی دیر ہو چکی تھی۔

"وو وقار ہیں من نے جان بوجھ کر نہیں کیا، میں تو بس اپنی رنگ نیچے سے پکڑ کر کھڑی ہو رہی تھی، میک اپ کٹ کھلی تھی پتہ نہیں کیسے وہ اس پر گر گئی، اور سب خراب ہو گیا میں نے سب خراب کر دیا۔اب کیا ہو گا، باہر کیسے جائیں گے "علیزے کا چہرہ پیلا پڑ چکا تھا۔وہ ہلکا سا کانپ رہی تھی۔آج پہلی بار اس سے اتنی بری غلطی ہوئی تھی۔

"علیزے ریکس! میں دیکھتا ہوں کیا ہو سکتا ہے" وقار نے اسے یوں ری ایکٹ کرتے دیکھ کہا۔تا کہ وہ زیادہ ٹینشن نا لے۔

"ہم اسکے ڈوپٹے کا کسی طریقے سیٹ نہیں کر سکتے جس سے یہ نشان چھپ جائے" وقار میک اپ آرٹسٹ کی طرف پلٹتے ہوئے بولا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ڈوپٹہ تو پیچھے ہی سیٹ ہو گا،اگے کیسے لے کر آ سکتے ہیں وہ اچھا نہیں لگے گا کافی پرانا لک ہے،اور سامنے والا کام چھپ جائے گا"میک اپ آرٹسٹ ڈوپٹے کا معائنہ کرتے ہوئے بولی۔

"نہیں! ہم وہی پرانا لک کریں گے فراق ہے تو سوٹ کر جائے گا،ڈوپٹے کے باڈرز کو اچھے سے سیٹ کریں۔تا کہ جو کام چھپ رہا ہے وہ بارڈرز کی وجہ سے زیادہ فیل نا ہو اور اگے دوپٹہ سیٹ کر کے سر پر دیں،لک اچھا لگے گا، تھوڑا سا پرانا ٹیسٹ بھی آئے گا جہاں باقی سب نئے طریقے سے ریڈی ہیں وہاں یہ ایک الگ چھاپ چھوڑے گا"وقار نے جلدی جلدی مسلے کا حل نکال دیا۔میک اپ آرٹسٹ نے جلدی سے ڈوپٹے کو اسی طرح سیٹ کیا، جس سے واقع میں وہ اچھا لگنے لگ گیا۔

"ہمم ٹھیک ہے،پرابلم حل ہوئی آپ جا کر فوٹو شوٹ کروائیں پانچ منٹ ہی ہیں"وقار نے ٹائم دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ باہر ایک ایک کر کے ماڈلز جا رہیں تھیں۔سب سھنمبال کر وقار علیزے کی طرف پلٹا۔جو چہری جھکائے یقیناً رو رہی تھی۔

"علیزے! ریکس سب ٹھیک ہو گیا ہے،رونے کا کیا مطلب؟"وقار ہلکا سا اسکی طرف جھک کر اسکا چہرا اوپر کرتے ہوئے بولا۔

"میری وجہ سے آج سب خراب ہو جاتا"وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔وقار نے گہرا سانس لیا۔

"ایسی سچویشن پر رونے سے یا گھبرا جانے سے کام نہیں چلتا،اپنے دماغ کو ریکس رکھ کر مسلے کا حل سوچنا چاہیے اگر خود پینک ہو جاؤ گی تو سب کیسے سھنمبال پاؤ گی،دنیا میں ایسی کائی پرابلم نہیں جسکا حل نا ہو،ہم سب ٹھیک کر سکتے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہیں، اگر اپنے آپ پر اس سچویشن میں قابو رکھ کر سوچیں۔ائی سمجھ میری جھلی بیگم "وقار نے اسکے آنسوں اپنے ہاتھ کی پوروں پر چنتے ہوئے نرم لہجے میں بولا۔اور آخر میں ہلکا سا مسکرایا۔علیزے نے نم نظروں سے اسکی گہری آنکھوں میں دیکھا،ایک سیکنڈ سے زیادہ اس سے دیکھا نا گیا۔اسنے نظریں چرا لیں۔

"میری بیگم کا میک اپ فریش کر دیں،ابھی تھوڑی دیر میں سٹیج پر بھی جانا ہے "وقار نے علیزے کی کلائی پکڑ کر اسے خالی کرسی پر بیٹھایا اور میک اپ آرٹسٹ کو بولا۔جو انکی بات سن کر مسکرائی۔وہ علیزے کو دیکھتا مسکرا کر پلٹ کر چلا گیا۔

"آپ بہت لکی ہیں لگتا ہے سر آپ سے بہت محبت کرتے ہیں،آجکل کے زمانے میں سر جیسا لائف پاٹنر ملنا بہت مشکل ہے،اپکی غلطی تھی پر اپکو ایک لفظ نہیں بولا "میک کرنے والی لڑکی اسکا میک اپ صحیح کرتے ہوئے بول رہی تھی۔اور علیزے اسکی بات سن کر گہری سوچ میں پڑ گئی۔

تھوڑی دیر بعد جب ساری ماڈلز نے ریمپ واک کر لی،تب ڈیزائنر علیزے اور کمپنی کے اونر عثمان کو بلایا گیا۔وہ دونوں ساری ماڈلز کے ساتھ چلتے ریمپ پر واک کرنے لگے۔عثمان نے مائیک پکڑ کر سب کا شکریہ ادا کیا۔اسکے بعد علیزے مائیک پکڑے بول رہی تھی۔وقار سامنے کھڑا مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔بہت ہی اچھے طریقے سے ایونٹ ختم ہوا۔اہستہ آہستہ سبھی چلے گے۔

"ماشااللہ سب بہت ہی اچھے سے ہی گیا۔اور ڈریسز اتنے خوبصورت تھے،اور جو آخر میں شوٹاپر نے پہنا تھا وہ تو بہت ہی کمال کا تھا "اشرف صاحب تالیاں بجاتے وقار، عثمان اور علیزے کے پاس آئے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اتنی محنت جو کی تھی شو تو اچھا ہونا تھا یہ کلیکشن کمال کرے گی" عثمان مسکرا کر بولا۔

"وقار یہ سب تمہارے بغیر کبھی ممکن نا ہوتا، اگر تم اپنے ڈیزائینز ہمیں نا دیتے اور خود اپنے انڈر سارے ڈریسز نا بنواتے تو یہ سب ممکن نا تھا" حشمت صاحب نے وقار کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ عثمان کے چہرے کے زاویے بگڑے۔

"آغا جان کیسی باتیں کرتے ہیں، میرا سب کچھ آپ لوگوں کی وجہ سے تو ہے تو اس میں شکریہ ادا کر کے پھر آپ مجھے باقی سب کی طرح پرایا سمجھ رہے ہیں" وقار نے انکا ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔ اسکی آخری بات علیزے اور عثمان کے لیے تھی۔

"ہم نے تو ہمیشہ اپنا ہی سمجھا تھا تم نے ہی پرائیوں سے بدتر سلوک کر کے ہمارے چہروں پر تماچا مارا تھا" عثمان نے طنز سے بھرے انداز میں کہا۔ سبھی چپ سے ہو گے

"معاز چلو میرے ساتھ سکو پے منٹ کرنی ہے" عثمان کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

"ابا جان چلیں گھر چلتے ہیں اپکی طبعیت خراب ہو جائے گی۔ بہت دیر سے یہی بیٹھے ہیں" اشرف صاحب نے حشمت صاحب کو کہا جو وقار کو دیکھ رہے تھے۔ جسکا چہرہ اتر سا گیا تھا۔ انہیں اس وقت اپنے پوتے کی حالت دیکھ دکھ لگا۔ وہ اشرف صاحب کے ساتھ چلے گے۔ وقار نے فضا میں گہرا سانس لیا۔

"چاچو کے کیس میں کیا پلین بنایا؟" علیزے وقار کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے بولی۔ اسکی بات سن کر وہ چونکا۔ اور پھر اپنا ماتھا مسلا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ہاں بنالیا ہے، پرسوں جاؤ گا" وہ اپنا کوٹ اتار کر ٹائی کی نٹ کو ڈھیلا کرتے ہوئے بولا۔

"جاؤ گا کا کیا مطلب اکیلے جائیں گے؟"علیزے اسکا اکیلے جانے پر فوراً بولی۔

"تو کیا پوری پلٹن کو ساتھ لے کر جاؤ، چاچو ٹھیک نہیں ہیں انہیں لے کر جانا بے وقوفی ہے، انکے بی ہاف پر میں جاؤں گا" وقار پاکٹ سے موبائل نکالتے ہوئے کہا۔ تبھی اسکے موبائل پر مریم بی کی کال آئی۔

"ہاں مریم بی بولیں "علیزے کچھ بولنے والی تھی اسکو اشارے سے چپ کرواتے وقار نے کال رسیو کی۔

"کب سے بخار ہے، اچھا تو کوئی دوائی نہیں دی؟ میں ڈاکٹر کو کے کر بس پہنچتا ہوں، آپ پریشان مت ہو، ؟"کال پر مریم بی بتا رہی تھی کہ زینب کو کافی بخار ہو گیا ہے۔ اسکی طبعیت کافی خراب تھی۔ وہ جلدی سے باہر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔ علیزے بھی اسکے پیچھے آئی۔

"کیا ہوا؟ سب ٹھیک تو ہے نا" وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھا، علیزے کو لگا شائد ایان کی طبعیت خراب ہو گئی ہے۔ صبح آیان کی ضد پر وہ اسے وقار کے گھر پر چھوڑ آئی تھی۔ وہ زینب کے ساتھ کھیلنا چاہتا تھا۔

"نہیں زینب کو بخار ہو گیا ہے، یہاں کی آب و ہوا شائد سوٹ نہین کی، کافی دن سے پیٹ میں بھی درد بتا رہی تھی۔ میں ہی لاپرواہی میں لیتا رہا" وقار بہت پریشان ہو گیا تھا۔ اسنے اپنے ایک دوست جو کہ ڈاکٹر تھا اسے کال کی اور گھر کا ایڈریس دیا۔ اور خود گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی۔

"ریلکس وہ ٹھیک ہو جائے گی "علیزے نے اسے اتنا زیادہ پریشان کبھی نہیں دیکھا تھا۔ گاڑی چلاتے ہوئے اسکے ہاتھ بھی کانپ رہے تھے۔ وہ زینب کو لے کر کافی پروٹیکٹو نظر آ رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں گاڑی اسکے گھر کے اندر رکی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ڈاکٹر بھی پہنچ چکا تھا۔ وقار بھاگتا ہوا اندر آیا۔ وہ اسکے کمرے میں بیڈ پر بخار میں تپ رہی تھی، اور رو رہی تھی۔ اور آیان اسکا ہاتھ پکڑے بیٹھا رو رہا تھا۔ مریم بی زینب کا سر دبا رہیں تھیں۔ علیزے آیان کے پاس گئی، آیان علیزے کو دیکھتے ہی اسکے سینے سے لگ گیا۔

"زینب آپی ٹھیک تو ہو جائیں گی" وہ روتے ہوئے بولا۔ علیزے نے اسے چپ کروانے کی کوشش کی۔ آج پہلی بار وہ آیان کی یہ سائیڈ دیکھ رہی تھی اسے اب اندازہ ہو رہا تھا زنیب اور وقار کے ساتھ وہ کس حد تک اٹیچ ہو گیا ہے۔

"زنیب! پرنسس کیا ہوا؟ ڈیڈ آ گئے ہیں، تم ٹھیک ہو جاؤ گی" وقار نے زینب کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر نے اسکا چیک اپ کیا۔ اتنے بخار میں انجکشن تو لگا نہیں سکتے تھے تو پہلے ٹھنڈی پٹیاں کر کے بخار کم کیا، اور پھر انجکشن لگایا۔ اور ساتھ میں دوائی دی۔ ڈاکٹر اپنا کام کر کے چلا گیا۔

"مریم بی آپ جائیں سو جائیں میں یہی ہوں" وقار نے کب سے بیٹھیں مریم بی کو کہا۔ وہ سر ہلاتی چلی گئیں۔ زنیب کا بخار اب قدرے کم تھا وہ دوائی جے زیر اثر سو رہی تھی۔ آیان اسکے پاس بیٹھا اسکا سر دبا رہا تھا۔

"علیزے، آیان چلو میں تم دونوں کو چھوڑ آؤں" وقار گاڑی کی چابی پکڑتے ہوئے بولا۔ علیزے صوفے سے کھڑی ہوئی اور پاؤں میں اپنا جوتا پہنا۔

"مجھے آپی کے پاس رہنا ہے، مجھے نہیں جانا جب تک آپی ٹھیک نہیں ہو جاتیں، اگر میرے جاتے ہی وہ پھر بیمار ہو گئیں تو۔۔" آیان اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے زینب کا ہاتھ زور سے پکڑتے ہوئے۔ بولا اسکے لہجے میں ڈر تھا۔

"آیان اپکو صبح سکول بھی جانا ہے، چلو گھر چلیں" علیزے نے اپنا ماتھا مسلتے ہوئے کہا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"نہیں جاؤ گا، وہ گھر دادا جی کا ہے یہ گھر میرے ڈیڈ کا ہے، یہی رہوں گا" وہ ضدی انداز میں بولا۔ وقار کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔ علیزے کا میٹر گھوما

"تمہیں یہ سب بتا تیں کون سیکھاتا ہے تین فٹ کے تم خود ہو اور باتیں اتنی بری بری کرتے ہو چلو اُٹھو" علیزے کو اب آیان پر غصہ آرہا تھا،

"یہ مجھے نیند کیوں آرہی ہے، میری آنکھیں بند ہو رہی ہیں کھل نہین رہیں" اسکی بات سنتا آیان اپنے اوپر کمبل لے کر سونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔ علیزے مزید کچھ بولتی۔ وقار نے اسکو بازو سے پکڑا اور کمرے سے باہر لے ایا۔

"تھوڑی دیر میں وہ سو جائے گا میں تم دونوں کو چھوڑ آؤں گا" وقار اسے شانت کرنے کے لیے بولا۔

"اگر بھائی کو پتہ چلا کہ مین یہاں ہو الگ لڑائی شروع کر لیں گے" علیزے تھک کر اصل وجہ پر آئی۔

"تم کوئی گناہ نہیں کر رہی، اپنے نام نہاد شوہر کے گھر میں ہو ڈرنے کی کیا بات ہے، تھوڑی دیر میں وہ سو جائے گا میں چھوڑ آؤں گا" وقار اسکا بازو چھوڑتا ہلکے پھلکے انداز میں بول کر واپس کمرے میں چلا گیا۔ علیزے کو ناچارہ اندر جانا پڑا۔ وقار فریش ہونے چلا۔ گیا۔ علیزے اپنے جوتے اتارتی آیان کے پاس آکر بیٹھی۔

"ماما، سٹوری سناؤ" آیان اسکی طرف دیکھ کر معصوم چہرہ بناتے ہوئے بولی۔ علیزے نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔ اور صحیح سے کمبل کو ٹانگوں پر لیتی تکیے سے ٹیک لگا کر بیٹھی، اور ایان کے بالوں میں ہاتھ چلاتی وہ اسکو سٹوری سنانے لگے۔ اسکی نظر زنیب پر پڑی، جسکا چہرہ لال تھا۔ اسنے اگے ہو کر اسکے ماتھے پر اور پھر گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے بخار چیک کیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تبھی وقار واشروم سے باہر نکلا۔ وہ علیزے کا زینب کو چیک کرنا دیکھ چکا تھا۔ وہ ہلکا سا مسکرایا۔ علیزے کے اندر کا نرم دل اب شائد پگھلنے لگا تھا۔ وہ جانتا تھا اس دن زینب سے جسطرح اسنے بات کی اسکے لیے وہ گلٹی فیل کر رہی تھی۔ سامنے بیڈ پر ان تینوں کو دیکھ کر وقار کو اپنا خواب سچ ہوتا دیکھائی دیا۔ یا یوں مانو اسکی ایک جھلک نظر آئی۔ وہ چلتا ہوا زینب کے پاس بیڈ پر علیزے کے انداز میں بیٹھ گیا۔ اور آیان کو سٹوری سناتی علیزے کو یک ٹک دیکھنے لگا۔ علیزے نے دو بار اسے گھورا پر یہاں فرق کسے پڑ رہا تھا۔

کہانی سناتے سناتے کب علیزے کی آنکھ لگ گئی۔ وہ بھی نہیں جانتی تھی، کافی دنوں سے وہ ٹھیک سے سو نا پائی تھی اور آج بھی بھر وہ مصروف رہی اور کافی تھک گئی تھی۔ وقار زینب پر کمبل برابر کرتے ہوئے اُٹھا اور علیزے کے پاس آیا۔ اسے ٹھیک سے بیڈ پر لٹایا۔

"میڈیم کیسے جانے کا بول رہی تھی، اور اب دیکھو کیسے بے فکر ہو کر سو گئی، تمہاری ابھی بھی جھٹ سے سو جانے والی عادت گئی نہیں" وقار اس پر کمبل برابر کرتے ہوئے ہولے سے بولا۔ اور وہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔

علیزے! شائدا گر تم میرے سامنے بیٹھی ہوتی تو میں تمہیں یہ کبھی نا بتاتا، مجھ میں ہمت بھی نہیں کے تمہیں کہہ سکوں، جس رات تم نے چھلانگ لگا کر مرنے کی کوشش کی تھی، اس وقت سے مجھے خود سے نفرت سی ہونے لگی، میں خود جینا نہیں چاہتا تھا، بس زینب کی وجہ سے مجھے جینا پڑا، تم بہت پیاری ہو دل کی بہت صاف ہو، تمہاری وہ آنکھیں جن سے تم نے مجھے چھت سے کھڑے ہو کر دیکھا، تو مجھے ان آنکھوں میں درد، تقلیف، یقین کے ٹوٹنے کے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

احساس نے ایک پل چین سے رہنے نہیں دیا۔ میں چاہ کر بھی کچھ کر نہیں سکتا تھا۔ اب مجھ سے مزید ایسے جیا نہیں جاتا، زندگی بالکل ویران سی لگتی ہے، زندگی کا کوئی مقصد ہی نہیں نظر آتا" وہ بولتے بولتے رو دیا۔ خود کو وہ بے بسی کی آخری حد پر محسوس کر رہا تھا۔ خود پر کنٹرول کرتا وہ اُٹھا اور بالکنی میں چلا گیا۔ اسکے جاتے ہی علیزے نے آنکھیں کھول لیں، وہ کب کے رُکے ہوئے آنسوں پلکوں کی باڑ کو توڑ کر تکیے پر گر پڑے۔ وہ اسکے چھونے کے پہلے احساس پر ہی جاگ چکی تھی۔ وہ آنکھ کھولنے ہی والی تھی جب وقار نے بولنا شروع کر دیا۔ اسکا ایک ایک الفاظ علیزے کو اپنے دل پر گرتا محسوس ہوا اسے احساس ہو رہا تھا اگر وہ خود دکھی تھی تو وقار بھی کوئی سکون کی زندگی نہیں گزار رہا تھا۔ اگر وہ اذیت میں تھی تو وقار بھی اذیت میں تھا اسکے پاس تو سارے گھر والے تھے وقار کے پاس تو کوئی نا تھا۔ وہ اکیلا تھا۔ وہ چاہ کر بھی بالکنی میں اسکے پیچھے نا جا سکی۔ روتے روتے نا جانے کب اسکی آنکھ لگ گئی۔

"علیزے!" وہ نا جانے کب سو گئی، ایک گھنٹے بعد وقار نے اسے جگایا۔

"ہمم، میں کب سو گئی" وہ اپنی انکھیں مسلتی سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"زینب اور آیان سو گے ہیں، شہیر نیچے تمہیں اور آیان کو لینے آیا ہے، چلو" وقار نے مختصراً اسے بتایا۔ اور اپنی جگہ سے اُٹھی وقار نے سوئے ہوئے آیان کو پکڑا اور کندھے سے لگایا۔ اسکے کھلونوں والا بیگ علیزے نے پکڑا، اور اسکے پیچھے پیچھے نیچے آئی۔ جہاں شہیر ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا۔ علیزے اسکے ساتھ گھر چلی گئی۔

****

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہاتھ میں ایک بڑا سا بیگ پکڑے وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔ گاڑی میں بیٹھتے اسنے طلحہ صاحب کو میسج کیا۔ وہ آج بنٹی کو پیسے دے کر گھر کے پیپرز واپس لانے والا تھا۔ وہ اسکی فطرت جانتا تھا اسی لیے اسنے اپنے پرانے دوست سے مدد لی جو کہ پولیس میں تھا۔ وہ اس سے ایک کلو میٹر دور ڈرائیو کر رہے تھے، وہ۔ بنٹی کے بتائے ایڈریس پر جا رہا تھا۔ یہ ایک جنگل تھا، وہ انکے بتائے پتے پر پہنچا پانچ آدمی چہرے پر کالا ماسک لگائے وہاں موجود تھے، وہ اسی کا انتظار کر رہے تھے اسنے اپنے موبائل کی لوکیشن آن کی ہوئی تھی۔ وہ ہاتھ میں بیگ لیے باہر نکلا۔

"تم بنٹی ہو؟" اسنے سامنے لمبے چوڑے شخص کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔ وہ شخص اونچا ہنسا۔

"نہیں میں بنٹی نہیں ہوں بھائی اپنے اڈے پر ہیں، چیکنگ کرواسکی" اسنے اپنے ساتھ کھڑے لڑکے کو حکم دیا وہ آگے بڑھا اور وقار کی تلاشی لی، اسکا موبائل اور وائلٹ نکالا۔ اور اس شخص کو پکڑایا۔

"میرا موبائل اور وائلٹ کیوں لیا؟" وقار فوراً آگے بڑھ کر بولا۔

"اپنی حفاظت کے لیے کہی تم پولیس کو ساتھ نہیں لائے چلو بنٹی بھائی انتظار کر رہا ہے" وہ شخص بولتا اپنی جیپ کی طرف بڑھا۔ وقار ہاتھ میں بیگ کو مظبوطی سے پکڑے انکے ساتھ گیا۔ وہ کافی پریشان ہو چکا تھا اسکا موبائل بند کر کے رکھ لیا گیا تھا۔ دس منٹ کے بعد جیپ رُکی۔

یہ جگہ گھنے جنگل کے بالکل درمیان تھی۔ چاروں طرف لمبے لمبے درخت تھے، سامنے کرسی ٹیبل لگائے چالیس سال کا ایک آدمی ہاتھ مین سِگار پکڑے بیٹھا تھا۔ انکو آتا دیکھ اور وقار کے ہاتھ میں موجود بیگ کو دیکھے وہ مسکرایا وقار چلتا ہوا اسکے پاس آیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"وقار! بیٹھو" اسنے اسے سامنے کرسی پر بیٹھنے کی دعوت دی۔ وقار ارام سے وہاں بیٹھ گیا۔

"تو میرے پیسے لائے ہو" وہ دوٹوک بولا۔

"ہاں لایا ہوں"

"لاؤ" اسنے میز پر رکھنے کا اشارہ کیا۔

"پہلے تم میرے گھر کے پیپرز دیکھاؤ پھر میں پیسے دیکھاؤ گا" وقار نے ٹیک پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔ بنٹی مسکرایا۔

"ہمم پیپرز تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں وہ پیپرز دے دوں گا اتنی دوا تنے پیسے لے کر تم وہ پیپرز لینے آئے ہو میں بھلا تمہیں سونے کا محل کیوں دوں" بنٹی اپنی جگہ سے کھڑا ہوتے ہوئے ہنس کر بولا۔ وقار نے اسکی خراب نیت دیکھ لی۔

"کیا مطلب؟ تم کیوں نہیں ہو گے یہی طے ہوا تھا تو اب مکر کیوں رہے ہو؟" وہ اسکے سامنے آتے ہوئے بولا۔

"اپنی بات سے مکرنا میری فطرت میں ہے وہ میں بدل نہیں سکتا" بنٹی دانت نکالتے ہوئے بولا۔ اور اپنی آدمی کو اشارہ کیا۔ دو آدمی آگے آئے اور وقار کو دونوں بازوں سے پکڑا۔ وقار تو یوں اچانک پکڑنے پر ڈر گیا۔ بنٹی نے اسکے ہاتھ سے بیگ لیا۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو؟ چھوڑو مجھے" وہ چلایا اسکو درخت کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا۔ وہ اب مکمل رسیوں میں قید تھا۔

"آہ واہ مزہ اگیا" بنٹی پیسوں کو سونگتے ہوئے ہنس کر بولا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم سچ میں بہت برے بے وقوف ہو، تمہیں لیا لگا تم یہاں پیسے لے کر آؤ گے اور ہم آرام سے تمہیں پیپرز دے دیں گے، یہ رہے پیپرز ہمت ہے تو لے کر دیکھاؤ" بنٹی اپنے ہاتھ میں ایک فائل پکڑے وقار کے پاس آکر بولا وقار نے اسے غصے سے دیکھا۔

"کمینے ہمت ہے تو کھول مجھے تجھ جیسے گلی کے گنڈوں کو ٹھیک کرنا مجھے بہت اچھے سے اتا ہے" وقار اپنے ہاتھ کو کھولنے کی کوشش کرتے غصے سے غرایا تھا۔ تبھی بنٹی نے اسکے چہرے پر دو مکے اور اسکے پیٹ میں لات ماری۔ وہ درد سے چیخا تھا۔

"حرامی، تیری اتنی اوقات تو مجھے بنٹی کو باتیں سنائے" بنٹی چلایا۔ اور سامنے پڑی موٹی لکڑی اُٹھا کر اسے مارنا شروع کیا۔ جب تھک گیا تو لکڑی نیچے پھینک دی۔ وقار کا پورا چہرہ جون سے لت پت تھا۔ وہ بالکل نڈھال ہو چکا تھا۔

"چل اسکے چچا کو فون ملا، اب تو سونے کی مرغی ہاتھ آئی ہے، برے پیمانے پر پیسے لیں گے" بنٹی اسے مار کر اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ اسکے وفادار لڑکے نے طلحہ کو کال ملا کر اسے فون دیا۔ پہلی بیل پر ہی فون اُٹھا لیا گیا۔

"ہیلو" طلحہ صاحب نے انجان نمبر سے کال دیکھ کر ہیلو کیا۔

"پرانے دوست کیا حال ہے، میں بنٹی نام تو یاد ہو گا، یاد ہی ہو گا اپنی سب سے قیمتی شے تو بنٹی کے پاس ہے تو سوتے کیسے ہو گے، چلو کام کی بات پر آتے ہیں، تیرا بھتیجا پچاس لاکھ لے کر میرے پاس ایا ہے، تیرے پیپرز تو میں واپس نہیں دون گا اگر اپنے بھتیجے کو زندہ چاہتا ہے تو جلدی سے دس کروڑ اکھٹا کر تیرے پاس ایک گھنٹا ہے اسکے بعد میں فون کرتا ہوں" بنٹی سب بول کر فون بند کر گیا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

دوسری طرف حال میں بیٹھے طلحہ صاحب کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔ صبح وقار کا میسج تو انہیں ملا تھا۔پر وہ نہیں جانتے تھے وہ ایسے پھنس جاے گا۔۔انکے چہرے کا رنگ پیلا پڑ گیا۔

"طلحہ کیا ہوا؟" حشمت صاحب اسکو یوں ایک جگہ پر بیٹھے موبائل کان سے لگاتے دیکھ بولے۔اسکے چہرے کا اُڑا رنگ وہ نوٹ کر چکے تھے۔

"وقار" طلحہ صاحب کے منہ سے اسکا نام پھسلا۔

"کیا ہوا وقار کو" ہاشم صاحب بھی اسکے منہ سے نام سن چکے تھے وہ فوراً بولے۔طلہ صاحب کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔ حشمت صاحب پریشان ہو گے۔وہ انکے پاس آئے۔

"طلحہ کیا بات ہے کس کا فون تھا"

"ابا وہ وقار کو مار دے گا، بہت برا ہے وہ" طلحہ صاحب لڑکھراتے ہوے بولے۔

"کون کس کی بات کر رہے اور وقار کہاں ہے" ابکی بار حشمت صاحب کی اواز اونچی ہوئی باقی سب باہر سے شور سن کر حال میں آئے

"ابا مجھے۔معاف کر دیں مجھ سے بہت بری غلطی ہو گئی" طلحہ صاحب ہاتھ جوڑتے ہوئے بولے سبھی انکی حالت دیکھ کر پریشان تھے۔

"کیا بول رہے ہو سیدھے سیدھے بتاؤ" حشمت صاحب کو اب غصہ آ رہا تھا

طلحہ صاحب نے سبکی طرف دیکھا۔اور پھر بہت ہمت کر کے آہستہ اہستہ سب بتانے لگے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تمہارا دماغ خراب ہے، اپنے ہی گھر میں چوری کرتے ہو" سب سن کر حشمت صاحب انکے چہرے پر تھپڑ مارا

"ابا" اشرف صاحب نے انہیں روکا۔

"ابا میں جانتا ہوں بہت بری غلطی کر چکا ہوں، پر ابھی اس سب کے بارے میں بات نا کر کے ہمیں وقار کو بچانا ہو گا۔ وہ بہت بری مشکل میں ہے" طلحہ صاحب ہاتھ جوڑتے ہوئے بولے۔

"ایس پی کو فون کرتا ہوں" اشرف صاحب نے بولتے ہی پولیس کو فون ملا دیا۔

"وقار کا دماغ خراب ہے، اس گنڈے کو ملنے اکیلے کیوں گیا" ہاشم صاحب اپنا ماتھا مسلتے ہوئے بولے۔ عابدہ بیگم سب سن کر اپنے بچے کا گنڈوں کے درمیان پھنسنے کا سن کر رو رہیں تھیں۔ فائرہ بیگم نے انہیں سھنمبالا۔

"کیا مطلب تم پہلے ہی اسکے پیچھے ہو" اشرف صاحب نے ایس پی کو فون ملایا۔ تو وہ ساری بات سن کر بولا۔

"جی اسکا فون جنگل کے درمیان بند ہوا ہے، ہم ابھی وہی ہیں جنگل بہت بڑا ہے وہ شائد کہی لے گے ہیں پر آپ فکر مت کریں میں ڈھونڈ لوں گا" ایس پی نے انہیں تسلی دی۔ اور فون کاٹ دیا۔ سبھی اسکے صحیح سلامت لوٹ انے کی دعائیں کرنے لگے اور پھر طلحہ ہاشم اور اشرف صاحب چاروں پولیس کے بتائے ایڈریس پر پہنچے۔ جہاں وقار کا فون بند ہوا تھا۔

بنٹی پاس بیٹھا مرغی کھانے میں مصروف تھا۔ وقار کو وہ ہر پانچ منٹ بعد پیٹتا آدھا گھنٹا گزر چکا تھا۔ وہ سب کھانا کھا رہے تھے۔ جب وقار کو محسوس ہوا کوئی اسکے ہاتھ کی رسیاں کھول رہا ہے۔ وہ تو اتنی مار اور خون بہنے کی وجہ سے بالکل نڈھال ہو چکا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کون ہو تم؟" وہ بنٹی کو دیکھتے ہوئے سے بولا۔

"چپ جاموش رہیں، کچھ ہی دیر میں ایس پی پہنچتے ہوں گے میں نے انکولوکیشن بھیج دی ہے" کوئی ہولے سے بولا تھا۔ آواز سن کر اسنے جلدی سے چہرہ موڑا۔ علیزے کو اپنے سامنے دیکھ وہ حیران ہوا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو، یہاں سے چلی جاؤ وہ لوگ خطرناک ہیں" وہ فوراً بولا۔ چہرے پر اب پریشانی بڑھ گئی تھی۔

"آپکو خطرے میں چھوڑ کر بھلا میں کیسے چلی جاؤں" وہ اب تک اسکا مکمل ہاتھ رسیوں سے ازاد کر چکی تھی۔

"کون ہے وہاں" بنٹی کے ایک ساتھی نے وقار کو کسی سے بات کرتے سن لیا۔ وہ فوراً بولا سبھی اسکی طرف متوجہ ہوئے دونوں کے چہرے سے رنگ اُڑا۔ وہ ایک ایک قدم چلتا وقار تک ارہا تھا۔ علیزے نے پاس پڑی لکڑی کی موٹی سی سٹک ہاتھ میں لی۔ وہ ان تک پہنچ چکا تھا اسنے درخت کے پیچھے دیکھا۔ علیزے وہی بیٹھی تھی۔ اور غصے سے دیکھ رہی تھی۔

"بنٹی بھائی یہاں لڑکی ہے" وہ چلایا۔ بنٹی فوراً اسکی طرف آیا۔

"ارے واہ یہ تو بہت حسین ہے" بنٹی چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔ اور اسکی طرف بڑھا

"دور رہ بیوی ہے میری اگر ہاتھ لگایا تو توڑ دوں گا" وقار نے غصے سے کہا۔

"ہاہا خود کو دیکھ کھڑا ہونے کے قابل تو ہے نہیں ایا بڑا ہاتھ توڑنے والا۔" بنٹی ہنستے ہوئے بولا اور علیزے کی طرف بڑھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تم لوگوں کو تو میں بتاتی ہوں "علیزے اسکے ہاتھ پر موٹی لکڑی کا سٹک مارتے ہوئے بولی۔اور پھر اسنے اندھا دھند بنٹی اور اسکے ساتھ کھڑے لڑکے کو مارنا شروع کر دیا۔ وقار تب تک اپنے اوپر سے ساری رسیاں کھول چکا تھا۔اور کھڑا ہونے کی کوشش کرنے لگا۔

"زیادہ اُچھل رہی ہے بتاتا ہوں تمہیں "بنٹی غصے سے بولتا آگے بڑھا اور علیزے کے ہاتھ سے ایک جھٹکے مین سٹک پکڑ کر سائیڈ پر پھینکی اور اسکے چہرے پر ایک تھپڑ مارا۔ تبھی وقار نے اسے دھکہ دیا اور زمین پر گراتے اسکے چہرے پر مکے برسانے لگا۔ بنٹی کے ساتھیوں نے وقار کو پکڑا۔اور علحیدہ کیا۔ بنٹی نت اسکو مارنا شروع کر دیا۔علیزے روتے ہوئے اسے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ پر وہ بنا رکے اسے مار رہا تھا۔ وقار کی حالت بہت بری ہو چکی تھی۔ تبھی پولیس کی گاڑیاں رکیں۔ وہ لوگ وہاں سے بھاگتے اس سے پہلے پولیس نے انہیں پکڑ لیا۔۔علیزے بھاگ کر وقار کے پاس آئی۔ جو گھٹنوں کے بال زمین پر بیٹھا لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔اسکا سارا چہرہ خون سے بھر چکا تھا۔انکھیں مشکل سے کھل رہیں تھیں۔ وہ زمین پر گرتا اس سے پہلے علیزے نے اسے پکڑا۔

"وقار وقار اپ ٹھیک تو ہیں نا" وہ اسکے چہرے کو تھپتھپاتے ہوئے بولی۔ وقار نے بامشکل انکھیں کھولی

"وقار "اشرف، طلحہ اور اشرف صاحب اسکی طرف آئے۔

"اااایییم سسسوررری ععععلییزےےےے، مجھےےےے ممعععراااف ککککرددیییہ ننننا" وہ لڑکھڑاتے ہوئے اپنے الفاظ ادا کر رہا تھا۔اور اپنے کانپتے ہاتھ اسکی گال کو لگا یا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ایسامت بولیں میں میں بالکل ناراض نہیں ہوں۔آپکو کچھ نہیں ہوگا"علیزے روتے ہوئے بولی۔ تبھی وقار کا ہاتھ بے جان سا ہو تا زمین پر گرا اور اسکی انکھیں۔بند ہو گئیں۔

"ہسپتال لے کر چلتے ہیں جلدی"اشرف صاحب بولے۔ طلحہ صاحب نے گاڑی وہاں لائی۔اسے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ڈالا۔علیزے نے اسکا چہرا اپنی گود میں رکھا۔طلحہ صاحب نے گاڑی کی سپیڈ حد سے زیادہ تیز کر دی۔علیزے مسلسل ایات پڑھ رہی تھی۔

اسے معلوم تھا وقار آج بنٹی سے ملنے جانے والا تھا۔وہ جانتی تھی وہ اسے ساتھ لے کر ہرگز نہیں جائے گا۔اسنے اسکا پیچھا کیا۔اسکی لوکیشن اسے بھی شو ہو رہی تھی۔جہاں وہ ان ادمیوں سے ملا وہ اسکے تھوڑے فاصلے پر تھی۔جب انہوں نے موبایل لے لیا اور جیب مین بیٹھا کر لے گے علیزے نے گاڑی کی سپیڈ آہستہ کر کے انکے پیچھے گاڑی لگا دی۔کافی فاصلے پر وہ اپنی گاڑی سے نکلی۔اور درختوں کے پیچھے چھپتے وہ انکی جگہ پر پہنچی۔جب اسکی نظر وقار کو مارتے بنٹی پر پڑی۔وہ اگے بڑھنے لگی پر رک گئی۔بنٹی طلحہ صاحب کو فون ملا رہا تحا۔علیزے کو سمجھ نا ایا کیا کرے بہت سوچ کر پہلے اسنے اپنا موبائل سائنلٹ پر کیا۔اور پھر ایس پی کو کال ملا کر انہیں لوکیشن بتائی۔اور آہستہ آہستہ چھپتے چھپاتے۔وقار کے پاس پہنچی۔وہ موقع دیکھ رہی تھی بنٹی مصروف ہو تو وقار کے ہاتھ کھول سکے۔۔

وقار کو ایمر جنسی روم میں لے جایا گیا۔اشرف صاحب نے گھر کال کر کے سب بتا دیا تھا۔علیزے روئے جا رہی تھی۔وہ اپنے ہاتھوں قمیض چہرے اور دوپٹے پر لگے خون کو دیکھے مزید رو رہی تھی۔آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر باہر نکلا۔سبھی اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"جی پیشنٹ بالکل ٹھیک ہے، کسی قسم کی ٹینشن کی بات نہیں، ہم نے انہیں روم مین شفٹ کر دیا ہے اپ مل سکتے ہیں چوٹیں بہت زیادہ لگی ہیں، ہم نے نیند کا انجکشن لگا دیا ہے تین چار گھنٹے بعد وہ ہوش میں آجائے گا، اسکے بعد آپ گھر لے جا سکتے ہیں" ڈاکٹر بول کر چلا گیا۔ وہ سب اسکے کمرے میں آئے۔ جہاں وہ بیڈ پر لیٹا تھا، اسکے ماتھے پر سفید پٹی لگی تھی دونوں بازوں پر بھی پٹی تھی۔ ہونٹ کا کنارہ پھٹا ہوا تھا۔ ایک انکھ پر نیل کا نشان تھا۔ جسم کے کافی حصوں پر سکن چھل گئی تھی۔

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

"میرا بچہ" ہاشم صاحب نے اسکے ماتھے کو چومتے ہوئے بولا۔ سبھی کی آنکھیں نم سی تھیں۔علیزے سے مزید اسکا حال دیکھا نا گیا وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

تین گھنٹے بعد اسے ہوش آیا۔۔اشرف صاحب اور ہاشم صاحب اسے کافی ڈانٹ چکے تھے۔اور وہ سر جھکائے سن رہا تھا۔علیزے کمرے کے ایک کونے میں سر جھکائے اپنے ناخنوں سے ہاتھ پر لائیز بنا رہی تھی۔وقار کی نظر اسکی طرف گئی۔ابھی تک وہ اسی حلیے میں تھی۔انہیں ڈسچارج مل چکا تھا۔اسکے زیادہ فورس کرنے پر وہ اسے لیے اسکے گھر

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

آئے وہ حشمت ولا نہیں جانا چاہتا تھا۔اسے اسکے کمرے میں لٹا دیا۔ماجدہ بیگم شگفتہ بیگم حشمت صاحب شہیر کے ساتھ وہاں آ گئے۔ وہ سب اسکے کمرے میں بیٹھے اسے ڈانٹ رہے تھے۔ زینب اسکے سینے سے لگ کر بیٹھی ہوئی تھی۔

"اف امی اب چپ کر بھی جائیں بالکل ٹھیک ہوں" عاجدہ بیگم جب سے آئیں تھیں مسلسل روئے جا رہی تھیں۔

"ہاشم میں آپکو بتا رہی ہوں کل ہی صدقے کے بکرے دیں، جب سے میرا بچہ واپس ایا ہے بار بار مصیبت میں پڑ رہا ہے" عاجدہ بیگم اپنا چہرے صاف کرتے ہوئے بولیں

"جو حکم بیگم" ہاشم صاحب مسکرا کر بولے۔ وقار کی نظر طلحہ صاحب پر پڑی جو گم سم چہرہ جھائے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"چاچو، کیا ہوا پریشان کیوں ہیں" وقار نے انہیں اداس دیکھا تو بولا

"میری وجہ سے تم مصیبت میں پڑ گی، میری ہی غلطی ہے نا میں اتنا برا قدم اُٹھاتا تم اس مصیبت مین پڑتے" وہ چہرہ جھکا کر بولے۔

"چاچو مین ٹھیک ہوں، آپ فکر مت کریں غلطیاں تو ہر انسان سے ہو جاتی ہیں، اچھی بات ہے آپکو اپنی غلطی کا احساس ہے، اگر مجھ سے وہ سب ہوا ہوتا تو کیا آپ میرا ساتھ نہیں دیتے، مجھے برا سمجھ کر بس غصہ نکالتے" وقار نے بہت سوچ کر جواب دیا۔وہ جانتا تھا سبھی طلحہ چچا سے ناراض ہیں۔ وہ انکی ناراضگی دور کرنا چاہتا تحا۔ طلحہ صاحب کچھ نا بولے۔ تبھی دروازہ کھول کر عروج آیان فائرہ بیگم، اندر آئیں۔

"بھائی" وہ روتے ہوئے وقار کے گلے لگی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"لو جی یہاں تو سبکی ٹینکی کھلی ہوئی ہے ٹھیک ہوں میں" وقار ہنس کر بولا۔ سبھی کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔ وقار نے ایان کو پکڑ کر سینے سے لگایا۔ رات گیارہ بجے تک وہ سب وہی بیٹھے رہے۔ علیزے ایک منٹ بھی اسکے سامنے نا آئی وہ کب سے اسکی شکل دیکھنے کا انتظار کر رہا تھا سبھی اس سے مل کر گھر جانے کے لیے نیچے آئے۔ علیزے جو کہ کیچن میں شگفتہ بیگم کے ساتھ چکن سوپ بنا رہی تھی۔ وہ ان سبکو جاتا دیکھ اوپر آیان کو لینے کے لیے جانے لگی۔

"علیزے رکو" تبھی عابدہ بیگم نے اسے روکا۔ وہ انکی طرف پلٹی

"جی چچی"

"وقار کو بہت زخم آئے ہیں ٹھیک سے چلا بھی نہیں جا رہا ہم سب تو گھر جا رہے ہیں، اسنے ابھی کھانا کھا کر دوائی بھی لینی ہے، تم یہی رُکو اسے تمہاری ضرورت ہے آیان زینب کے کمرے میں سویا ہوا ہے" عابدہ بیگم نے اسے بولا۔

"لیکن چچی میں کیسے اپ رک جائیں" وہ انکی بات سے انکار کرتے ہوئے بولی۔

"میں رک جاتی پر تم تو جانتی ہو تمہارے چچا کو صبح وقت پر انسولین لگانی ہوتی ہے، انکے ناشتے اور دوائیوں کا سارا دھیان میں ہی رکھتی ہوں" عابدہ بیگم نے فوراً بہانا بنایا۔ وہ جان بوجھ کر اسے یہاں رکنا چاہتی تھی۔

"لیکن بھائی" علیزے خود بھی جانا نہیں چاہتی تھی، اسے عثمان کا ڈر بھی تھا۔

"اس سر پھرے کی فکر مت کرو میں ہوں کچھ نہیں بولے گا اور وقار تمہارا شوہر ہے اسے تمہاری ضرورت ہے۔ یہی رہو چلیں بھابھی" فائرہ بیگم نے درمیان میں آکر بولیں۔ علیزے کچھ بول نا پائی۔ وہ چلی گئیں۔ مریم بی اپنے کمرے میں سوئی ہوئیں تھیں۔ علیزے نے حال کا دروازہ لاک کیا اور کیچن میں آئی سوپ بن چکا تھا۔ اسنے باؤل میں سوپ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ڈالا پانی کا جگ گلاس، سوپ کا باؤل ٹرے مین رکھتی وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔ہمت کر کے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی۔جہاں انکھیں بند کیے سامنے بیڈ سے ٹیک لگائے وقار بیٹھا ہوا تھا۔وہ چلتی ہوئی اسکے قریب آئی اور ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔شور کی وجہ سے وقار نے آنکھیں کھولیں۔اپنے سامنے علیزے کو دیکھ کر وہ حیران ہو گیا۔اسے لگا وہ بھی چلی گئی۔

"تم گئی نہیں ؟" وہ ہولے سے بولا۔

"چچی نے بولا یہی رہوں آپ نے کچھ کھایا نہیں تو سوپ بنایا ہے پی لیں پھر دوائی کھلانی ہے" اسنے باؤل پکڑا اور وقار کی طرف بڑھایا۔

"میرے ہاتھ میں لگی ہے چمچ اُٹھایا نہیں جائے گا" وہ معصوم سا چہرہ بناتے ہوئے بولا۔علیزے نے اسکی طرف دیکھا، وقار نے ہلکا سا دوسری طرف کھسکتے اسکے لیے جگہ بنائی وہ وہاں بیٹھ گئی۔اور سوپ پلانے لگی۔

"وہاں کیوں آئی تھی؟" وہ سوپ کو چمچ میں بھر رہی تھی، جب اسکی طرف مسلسل دیکھتے وقار نے سوال کیا۔

"اتنے خطرناک لوگوں کے درمیان آپکو یوں منہ اُٹھا کر نہیں جانا چاہیے تھا، اگر میں وقت پر نا آتی تو اس وقت بھی آپ وہی بندھے ہوتے" وہ تھوڑے غصے میں بولی۔

"مجھے پتہ نہیں تھا، میری بیوی اتنی بہادر ہے، مجھے تو لگا کمزور، اور ڈرپوک سی ہو، پر تم نے مجھے غلط ثابت کر دیا" وہ اسکے چہرے پر آئے بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔اسکی حرکت پر اسکا دل بے اختیار دھڑکا۔اسنے باؤل سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"دوائی کھالیں" آگے بڑھ کر اسنے دوائی پکڑا اور نکال کر وقار کی طرف بڑھائی اسنے خاموشی سے پکڑ کر کھالی۔

"تم نے کپڑے تبدیل نہیں کیے" اسے ابھی تک خون آلود کپڑوں میں ملبوس دیکھتے وقار بول پڑا۔

"ہاں میں سیدھی یہی آ گئی اسی لیے" وہ اپنے ڈوپٹے اور کپڑوں پر نظر آتے خون کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"الماری میں کپڑے ہیں پہن لو" وقار نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا علیزے حیران ہوئی اب کیا وہ اسکے کپڑے پہنے گئی۔

"نہیں میں صحیح ہوں، صبح گھر جاکر چینج کرلوں گی" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔ اور اُٹھ کر جانے لگی۔ جب وقار نے اسکا ہاتھ پکڑا۔

"جاؤ چینج کرلو" نا چاہتے ہوئے بھی علیزے کو وہاں جانا پڑا۔ اسنے الماری کھولی، تو حیرت سے اسکا منہ کھل گیا۔ سامنے ایک طرف وقار کے کپڑے تھے تو دوسری طرف رنگ رنگے اسکے کپڑے ہینگ کیے ہوئے تھے۔ اسنے وقار کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ ہلکا سا مسکرایا۔ اسنے دوبارہ کپڑوں کا دیکھا اور اس میں بلیک قمیض شلوار نکال کر اٹیچ واشروم میں چلی گئی۔ آدھے گھنٹے بعد وہ فریش ہو کر باہر نکلی، گیلے بالوں کو تولیے سے آزاد کرتی۔ اسکی نظر وقار پر پڑی۔ جو کہ بالکنی میں کھڑا تھا۔ اسنے تولیہ سائیڈ پر رکھا اور خود بالکنی میں آئی۔

"آپ کے زخم ابھی تک صحیح نہیں ہوئے، اور یوں کھڑے ہو کر کیا کر رہے ہیں" وہ غصے سے بول رہی تھی۔ وقار اسکی اواز سن کر پلٹا۔ سامنے اسے بلیک قمیض شلوار، گلے میں ڈوپٹہ ڈالے، غصے سے بھرا چہرہ دیکھا۔۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"مزہ آتا ہے، پتہ جب جسم کے درد سے زیادہ ضمیر کا درد تقلیف دے، تب جسم کا درد کہی نا کہی تھوڑا سا سکون پہنچاتا ہے ابھی وہی سکون لے رہا ہوں" وہ بالکنی کی دیوار پر ہاتھ رکھے سر اوپر تاروں سے بھرے آسمان کی طرف کرتا ہولے سے بولا تھا۔ اسکے لہجے میں چھپا درد اسے محسوس ہوا۔

"اچھی بات ہے کم از کم ضمیر تو ملامت کرتا ہے" وہ دونوں ہاتھ باندھے سامنے دیکھتے ہوئے بولی۔ اسکے الفاظ پر وقار نے اسکی طرف پلٹ کر دیکھا۔ وہ کچھ دیر چپ رہا۔ جب وہ کچھ نا بولا تو علیزے نے اسکی طرف دیکھا۔ تبھی اسنے وہ حرکت کی جسکی علیزے کو توقع نہیں تھی۔ وہ اسکے سامنے زمین پر گھٹنے ٹیک کر بیٹھا۔

"وقار یہ کیا کر رہے ہیں اُٹھیں" وہ فوراً بولی۔

"پلیز بولنے دو، ویسے بھی ایک ہفتے بعد ایک مہینے کا وقت ختم ہو رہا ہے، جانتا ہوں تم نے ابھی تک اپنا ارادہ نہیں بدلا، میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا مجھے تمہیں سب بتا دینا چاہیے تھا، کوئی بات چھپانی نہیں چاہیے تھی، میں نے شادی پاپا کی زبردستی کی وجہ سے کی تھی۔ پر میرا خدا گواہ ہے علیزے جس وقت تمہیں اپنے نکاح میں لیا اسی وقت تمہیں اپنے دل میں جگہ دے دی، میں نے اسی وقت خود سے وعدہ کیا تھا۔ تمہارے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کروں گا۔ تمہیں وہ سب دوں گا جسکی تم حق دار ہو، پر جانتا نہیں تھا۔ ناانصافی تو کر چکا ہوں جھوٹ بول کر اپنی شادی اور بچی چھپا کر" وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا نم لہجے میں بول رہا تھا۔ اور سامنے کھڑی علیزے دم سادھے اسے سن رہی تھی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"جس دن تم نے خودکشی کرنی کی کوشش کی تھی، اس دن مجھے احساس ہوا۔ مجھ سے کون سا گناہ سرزرد ہو چکا تھا، اور تب چاہ کر بھی میں کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ بہت دفع ہمت کی کے سبکے پاس واپس آکر معافی مانگ لوں ہمشہ تمہارا چہرہ سامنے آجاتا، سوچتا تھا کیسے تمہارا سامنا کروں گا، جسکے ساتھ اتنا برا کر چکا ہوں وہ کیسے معاف کرے گئی، جنکی وجہ سے شادی کی تھی انہی کی وجہ سے واپس بھی ایا۔ تمہاری انکھوں میں چھپے غم کو دیکھ کر میں لمہ بالمہ ٹوٹا ہوں، ابھی بھی ایک ہفتے بعد وقت ختم ہو جائے گا ہمارے رشتے کا کوئی نا کوئی فیصلہ ہو گا، پر اس سے پہلے میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں مجھے معاف کردو، تمہارے ساتھ کرنے والی زیادتیوں کے لیے، تمہیں دکھ دینے کے لیے، تمہارے دل کو دکھانے کے لیے۔۔۔۔" وہ بولتا آخر میں ہاتھ جوڑ گیا۔ بولتے بولتے وہ رو دیا۔ وہ اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی۔ اور اسکے ہاتھوں کو پکڑ کر نیچے کیا۔

"میں نے بچپن سے صرف آپ سے محبت کی ہے، پتہ جب میں نے شادی طے ہونے کا سنا میں خود کو اس دنیا کی خوش قسمت لڑکی سمجھنے لگی، شادی کے بعد کئی دفع مجھے محسوس ہوا جسے آپ کچھ چھپا رہے ہیں، بری دفع محسوس ہوا جتنا پیار میں آپ سے کرتی ہوں اتنا پیار آپ مجھ سے نہیں کرتے، پھر اپنی ہی غلط فہمی سمجھ کر بھلا دیتی، پر اس دن جب وہ سب ہوا وقار اس دن مجھے لگا ضرور میرے پیار میں میری دعاؤں میں کمی رہ گئی ہو گی جو اتنا برا دھوکہ ملا۔ اس دن میں مر جانا چاہتی تھی، دن با دن میں پاگل ہوتی جا رہی تھی، بری دفع ایسا لگا شائد یہ کوئی ڈراونا خواب ہو گا شائید آنکھیں کھل جائیں تو سب پہلے جیسا خوبصورت ہو، پر تلخ حقیقت بھلا کب بدلتی ہے، بری دفع دل کیا آپکو کال

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کروں، ہزار شکوے کرو غصہ نکالو پھر سوچتی تھی، جس شخص کو مجھ سے محبت نہیں تھی وہ بھلا میرے کیا شکوے سنے گا" وہ روتے ہوئے سب بول رہے تھی۔ وقار کے آنسوں بھی بہ رہے تھے۔

"ایم سوری" وقار نے اسکے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور گال پر بہ رہے انسوں صاف کیے۔

"آیان کے ساتھ میری زندگی بہت پیاری گزر رہی تھی، آپ کیوں واپس آئے، کیوں دوبارہ سے میرے سامنے آکر میرے زخموں کو کُرید دیا۔ کیوں سب کے سامنے میرے لیے بولے، جب سبکے سامنے چھوڑ کر گے تھے، کیوں اتنی بار معافی مانگی کہ مجھے خود پر غصہ آنے لگا کہ میں آپ کو معاف کرنے کی ہمت کیوں نہیں کر پا رہی، پر وقار سچ میں مجھ میں ہمت نہیں ہے، میں جب سوچتی ہوں آپکو معاف کر دوں تبھی میرے سامنے وہ سب آجاتا ہے، سوچتی ہوں اگر دوبارہ سے بیچ راہ میم چھوڑ کر چلے گے تو کیا کروں گی۔ یہی سوچ کر میری ہمت ٹوٹ کر بکھر سی جاتی ہے، چاہ کر بھی میں معاف نہیں کر پا رہی" وہ اسکی کالر پکڑے روتے ہوئے بول رہی تھی۔ روتے روتے اسکی ہچکی بند گئی۔ وقار نے اسے سینے میں بھرا۔

"ایک موقع دے دو، اپنے عمل سے میں تمہارا یقین دوبارہ جیت لوں گا، پلیز معاف کر دو، مجھے تمہارے ساتھ ہمارے بچوں کے ساتھ رہنا ہے، اپنی باقی زندگی خوشی خوشی تم سبکے ساتھ بیتانی ہے، پلیز" وہ اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیے روتے ہوئے بولا۔۔ جب کافی دیر دونوں نے خوب اپنا دل کا غبار بہا دیا، تو علیزے علحیدہ ہوئی۔

"وعدہ کریں، دوبار زندگی میں مجھ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے، ہر حال میں میرا ساتھ دیں گے، میرا ساتھ نہیں چھوڑیں گے" وہ اپنی ہاتھ آگے بڑھا کر بولی۔ وقار نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اپنی آخری سانس تک تمہارے ساتھ رہوں گا، کبھی کوئی بات نہیں چھپاؤں گا،اور تمہاری آنکھوں میں دوبارہ آنسوں نہیں لاؤں گا وعدہ ہے" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا۔علیزے بھی مسکرا دی۔

"تو مطلب معافی مل گئی" وقار اسکی مسکراہٹ دیکھ کر بولا۔علیزے نے ہاں میں سر ہلا دیا۔وہ خود بہت تھک چکی تھی،اس چوہے بلی کے کھیل سے وہ خود اب اپنی زندگی سکون سے گزارنا چاہتی تھی۔

"اہووووووو تھینک یو سو مچ مائی وائف" وہ اسکو اپنے بازوں میں اُٹھا کر گول گول گھومتے ہوئے اونچی آواز میں بولا۔ علیزے نے اسکی گردن میں بازو ڈالے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا جو اسکی ایک ہاں سن کر کتنا خوش تھا،وہ زندگی کو ایک اور چانس دینا چاہتی تھی۔۔۔

"وقار نیچے اتاریں آپکو اتنی چوٹیں لگی ہیں درد ہو رہا ہو گا"علیزے کو اسکی چوٹوں کا خیال آیا۔

"تم نے اتنی بری خوشی دی ہے اب بھلا چوٹوں کا درر کہاں ہو گا،ویسے بھی میری جان تم اتنی بھی بھاری نہیں ہو" وہ معنی خیر انداز میں بولا۔علیزے کا چہرہ گلناز ہوا۔اسنے اسکے کندھے پر تھپڑ مارا۔

"چائے پیں گے "علیزے نے اس سے پیچھا چھڑوانے کے لیے بولا۔وقار نے اسے نیچے اتارا۔۔

"تم لے کر آؤ پھر ڈھیر ساری باتیں کرتے ہیں،بہت کچھ تمہیں بتانا ہے" وقار اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔ علیزے ہاں میں سر ہلاتی نیچے کچن کی طرف چلی گئی۔وقار بیڈ پر آکر بیٹھ گیا۔وہ بہت خوش تھا اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ علیزے مان گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ چائے کے دو کپ لے کر آئی اور اسکے ساتھ بیٹھ کر پینے لگی۔وہ چائے پیتے پیتے باتیں کر رہے تھے۔رات تین بجے جا کر باتیں کرتے کرتے دونوں ناجانے کب سو گے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

***********"**************************

عثمان مصروف ہونے کی وجہ رات گھر لیٹ آیا تھا۔اور آتے ہی سو گیا۔ صبح ناشتے کی ٹیبل پر اسے سب معلوم ہوا۔

"علیزے کہاں ہے؟"ڈائنگ ٹیبل پر نظر ڈالے اسنے پوچھا۔وہاں سب موجود تھے سوائے علیزے اور آیان کے۔ ایک دن سے ٹیبل پر خاموشی چھا گئی۔

"وقار کے گھر پر ہے،وقار کو کافی چوٹیں لگی ہیں تو اسکی دیکھ بھال کے لیے"عابدہ بیگم نے اسکے سوال کا جواب دیا۔ انکا جواب سن کر عثمان کا دماغ گھوما

"کیا بکواس ہے،میری بہن کوئی نوکرانی ہے جو بیماروں کی دیکھ بھال کرے گی"وہ چمچ پلیٹ میں پھینکتا غصے سے بولا۔ اور اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

"بیوی ہے وہ،اور اپنی بیوی ہونے کا فرض ادا کر رہی ہے"عابدہ بیگم نے سخت لہجے میں کہا۔

"واہ آپکا بیٹا تو کبھی شوہر ہونے کا فرض ادا نہیں کر پایا میری بہن کو نوکرانی بنا رکھا ہے بہت ہوا اب مزید کوئی انتظار نہیں کرون گا اس کہانی کو تو آج ہی ختم کروں گا"وہ کرسی کو دکھیلتا باہر کی طرف بھرا سب نے اسے رکنے کی کوشش کی پر وہ چلا گیا۔

"یہ لڑکا پاگل وہ چکا ہے،کوئی اسکے پیچھے جاؤ"حشمت صاحب سر پکڑ کر بولے۔

"میں جاتا ہے"اشرف صاحب کھڑے ہو کر بولے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"تایا جی مجھے بھی جانا ہے" دانین بھی کھڑی ہوئی۔ سبھی جانتے تھے وہ وہاں بہت تماشا کرے گا، عابدہ بیگم اشرف صاحب، ہاشم صاحب، فائزہ بیگم دانین وہ سب وقار کے گھر کی طرف نکلنے۔ دس منٹ بعد وہ وہاں پہنچے۔ عثمان پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔

****

وقار کی آنکھ کھلی تو علیزے اسکے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی، وہ اسکا معصوم چہرہ دیکھ کر مسکرایا۔ تبھی علیزے نے بھی آنکھیں کھولیں۔ اپنے آپ کو اسکے حصار میں دیکھتے وہ بوکھلائی، اور جلدی سے اُٹھ کر بیٹھی۔

"کیا ہوا بیگم نیند اچھی ملی" وقار نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔ علیزے نے تکیہ اسکی طرف اچھالا وقار کا قہقہ بلند ہوئی، علیزے نے اسے گھورا اور الماری سے دوسرا سوٹ نکال کر واشرم میں چلی گئی۔ فریش ہو کر وہ نیچے آگئی، اور کچن میں خود ناشتہ بنانے لگی ساتھ ساتھ مریم بی سے باتیں کرنے لگی، جو زینب اور ایان کو اُٹھانے چلی گئیں اسنے ٹیبل پر ناشتہ لگایا۔ اور ان تینوں کا انتظار کرنے لگی۔ آیان اور زینب فریش ہو کر باہر آئے آیان تو بھاگ کر علیزے سے گلے لگا۔ زینب وہی رک گئی۔ علیزے نے اسکا رکنا محسوس کیا۔ وہ کچھ بولتی اس سے پہلے زینب اپنی جگہ پر جا کر بیٹھی۔

"سو آج مما نے اپنے ہاتھوں سے یمی یمی سا ناشتہ بنایا ہے، آلو والے پراٹھے" علیزے نے دونوں کی پلیٹس میں پراٹھے رکھے۔

"واؤ مما مائی فیورٹ" آیان خوشی سے چلایا۔ تبھی وقار بھی نیچے آیا۔ سامنے ان تینوں کو بیٹھا دیکھا بے اختیار اسنے ماشاءاللہ بولا۔ یہی خواب تو وہ ہمیشہ دیکھتا تھا اور آج وہ پورا ہوا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"واؤ ناشتہ تو مزے کا لگ رہا ہے،" وہ اپنے ہاتھ رگڑتا اپنی کرسی پر بیٹھا اور ایک پراٹھا اپنی پلیٹ میں رکھا اور کھانے لگا۔ چاروں مزے سے ناشتہ کر رہے تھے۔

"علیزے علیزے علیزے کہاں ہو" تبھی عثمان کی آواز آئی وہ گھر میں داخل ہوتے ہی غصے سے اسے پکار رہا تھا۔

"بھائی" عثمان کی آواز سنتے ہی وہ ہکلائی۔ اور ڈر کر وقار کی طرف دیکھا اسنے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے حوصلہ دیا۔

عثمان اندر داخل ہوا اور ان چاروں پر نظر پڑی۔ علیزے جلدی سے اسکے پاس آئی۔

"بھائی آپ یہاں؟" وہ ڈرتے ہوئے بولی۔

"بہت ہو گیا، سمجھو آج ہی مہینہ پورا ہوا، علیزے اپنا فیصلہ سناؤ، تم اس شخص کے ساتھ رہنا چاہتی ہو یا طلاق لینا چاہتی ہو" عثمان نے وقار کو غصے سے گھورتے علیزے سے سوال کیا۔ تبھی باقی سب بھی اندر داخل ہوئے علیزے نے اپنی ماں اور چچی کی طرف بے چارگی سے دیکھا۔

"ریلیکس عثمان بیٹھ کر بات کرتے" وقار نے آگے بڑھ کر بولنا چاہا۔

"چپ تو ایک لفظ منہ سے مت نکالنا، تو نے میری بہن کے ساتھ جو کیا، اسکے بعد تجھ میں اتنی ہمت کیسے ہو گئی جو معافی مانگ رہا ہے، اور یہ امید بھی رکھ رہا ہے وہ تجھے معاف کر دے گی، تیرا بہتر حل پتہ کیا تھا۔ تیرے سامنے اسی دن تیری بہن کو چھوڑا ہوتا تو تیری عقل ٹھکانے آتی، یوں چوڑا ہو کر دوبارہ نا آتا زندگی حرام کر کے رکھی ہے" عثمان غصے میں ناجانے کیا کیا بول رہا تھا۔ دور کھڑی دانین کا دل ایک مرتبہ پھر ٹوٹا۔ وہ پھر سے ایک بار اسے بے مول کر گیا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"بھائی کیسی باتیں کر رہے ہیں"علیزے نے دانین کا دھواں ہوتا چہرہ دیکھا۔

"تم چپ رہو علیزے اب تو تمہاری بات بھی نہیں سننی تمہارے لیے میں جو فیصلہ کروں گا وہی ٹھیک ہو گا، ابھی کے ابھی میری بہن کا پیچھا چھوڑ اسے طلاق دے، میں اب مزید برداشت نہیں کر سکتا"وہ اب علیزے پر غصہ نکال رہا تھا۔

"بیوی ہے میری کبھی طلاق نہیں دوں گا جو کرنا ہے کر لے"وقار کو بھی اب اسکی ضد پر غصہ آیا وہ کسی کی بات سمجھ ہی نہیں رہا تھا۔

"بات کو بڑھاؤ مت چلو بیٹھ کر بات کرتے ہیں"اشرف صاحب درمیان میں آکر بولے۔

"بس کریں پاپا آپ درمیان میں نا آئیں آپ کی وجہ سے آج یہ دن دیکھنا پڑ رہا ہے ورنہ اسی دن سب ختم کر دیا جاتا آج میری بہن خوش ہوتی"وہ غصہ سے بولا۔علیزے نے بے بسی سے عابدہ بیگم کی طرف دیکھا۔

"دے طلاق ورنہ ابھی کے ابھی تیری بہن کو طلاق دے دوں گا"عثمان وقار کا گریبان پکڑ کر بولا۔

"بھائی پلیز بس کریں میں وقار کو معاف کر چکی ہوں اس بات کو یہی ختم کریں"علیزے نے ہمت کر کے بولا۔عثمان نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا۔

تبھی کسی نے اسکے کندھے کو کھینچا اور اسکا رخ اپنی طرف کیا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"براشوق کے ناآپکو دوسروں کی زندگی کے فیصلے کرنے کا۔ بہت افسوس ہے مجھے اسی دن طلاق نادینے کا، مجھے طلاق دے کر چھوڑنے کا بہت دل چاہ رہا ہے، ابھی کے ابھی مجھے طلاق دیں مجھے اپکے ساتھ اب مزید نہیں رہنا" دانین اسکا رخ اپنی طرف کرتی غم غصے سے چلائی تھی۔ سبھی نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا

"دانین کیا بول رہی ہو؟ چپ کر جاؤ" فائزہ بیگم نے آکر اسے علحیدہ کرتے ہوئے بولا۔

"تائی جی، یہی صحیح رہے گا ویسے بھی ان پانچ سالوں میں انہوں نے مجھے ہر بات پر میرے بھائی کے حوالے دے طعنے ہی تو دیے ہیں، ہمیشہ اسکی غلطی کی سزا مجھے ہی تو دی ہے، مجھے ہمیشہ نیچا دیکھایا۔ ایسے رشتے کا کیا فائدہ جہاں عزت ہی نا ملے بھری محفل میں انہوں نے ایک پل نہیں لگایا یہ بولنے کے لیے کہ میں تیری بہن کو چھوڑ دوں گا دھمکی دی ہے، میں صرف وقار کی بہن نہیں انکی بیوی بھی تو ہوں، بولیں اب چپ کیوں ہو گے دیں طلاق، بولیں" وہ روتے روتے سب بول رہی تھی۔ عثمان بت بنا سب سن رہا تھا۔ اسے اب احساس ہو رہا تھا وہ کیا کیا بول رہا تھا۔ وہ ایک پل بھی وہاں نا رکا اور چلا گیا۔ رامین وہی زمین پر بیٹھی روتی رہی۔ علیزے اور عابدہ بیگم اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہیں تھیں۔ اسکی طبعیت بھی خراب ہو رہی تھی۔ اسے صوفے پر بیٹھایا۔ علیزے جلدی سے جوس بنا کر لے آئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ نارمل ہوئی اور رونا بند کیا۔ گھر سے حشمت صاحب کی کالز آرہیں تھیں۔ اشرف صاحب نے سبکو چلنے کا بولا۔

"وقار کیا اس گھر میں میرے لیے کوئی جگہ ہے" رامین نے نم نظروں سے وقار کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو اپنی بہن کی حالت جاذمہ دار خود کو ٹھہرا رہا تھا

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیسی باتیں کررہی ہیں یہ اپکا ہی گھر ہے" وہ فوراً بولا۔ باقی سب چلے گے۔علیزے نے اسے ایک کمرے میں لٹادیاتا کہ وہ ارام کر لے۔ وقاراسکے پیچھے آیا۔ رامین کے پاس بیڈ پر بیٹھا۔ وہ بیڈ کے کنارے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔

"ایم سوری یہ سب میری وجہ سے ہوا" وقار شرمندگی سے بھرے انداز میں بولا۔

"بالکل نہیں میں نے تمہاری وجہ سے یہ نہیں بولا۔ یہ سب عثمان کی وجہ سے ہوا۔ ہمارے رشتے مین وہ بات رہی ہی نہیں، ہمیشہ میں نے ہی کمپرومایز کیا یے، انہوں نے تو مجھے ذلیل ہی کیا ہے، تم مجھے معاف کردو میں نے کافی برارویہ رکھا خاص کر رات کو تمہاری اتنی بری حالت تھی مجھے آنا چاہیے تھا" رامین نے اسکی بات کاٹ کر بولا۔ وقار نے اپنے بہن کو حصار میں لیا اسکی وجہ سے اسنے کتنا سہا تھا۔

"تم دونوں نے اچھا فیصلہ لیا میں خوش ہوں" وہ دور کھڑی علیزے کو دیکھتے ہوئے بولی۔ علیزے نے اپنی پیاری سی کزن کو نم انکھوں سے دیکھا۔۔۔۔

ایک ہفتہ گزر چکا تھا، وقار نے اپنی علیزے اور بچوں کی ٹیکٹس کروالیں تھیں، وہ چاروں آج دوپہر کی فلائٹ سے امریکہ جارہے تھے، مریم بی کل ہی امریکہ چلی گئیں تھیں۔ یہاں آنے کی وجہ سے کمپنی میں کافی مسلہ ہورہا تھا، اور زینب کے بھی فائنلز تھے، ساری پیکنگ وہ کر چکے تھے۔ رامین کو فائزہ بیگم سمجھا کر واپس گھر لے کر جاچکیں تھیں، عثمان اس دن کے بعد سے بہت بدلا بدلا سا تھا، وہ گھر کم ہی آتا اور بہت خاموش سا رہتا۔

"بہت جلد دوبارہ آؤں گا، روئیں تومت" وقار عابدہ بیگم کے گلے ملتے ہوئے بولا۔ وہ کافی رورہیں تھیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"پہلے اتنے سالوں بعد آئے تھے اب دوبارہ سے جارہے ہو سب کام ختم کردو اور واپس آجاؤ" عابدہ بیگم اسے گھورتے ہوئے بولیں۔

"ایسے سب ختم نہیں کر سکتا، وعدہ کرتا ہوں جلد آؤں گا، اپنی پیاری ماں کے بغیر میں بھی زیادہ دیر نہیں رہ سکتا" وقار نے انکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔ سبھی ماں بیٹے کا پیار دیکھ رہے تھے۔ علیزے باقی سب سے مل رہی تھی۔

"اگر میری بیٹی کو زرا سا بھی دکھ دیا تو وہی آکر ماروں گا" وہ اشرف صاحب سے ملنے آیا تو انہوں نے کان سے پکڑ کر بولا۔ وہ چلایا۔

"بالکل ماریے گا آپکا حق ہے" وہ ہنس کر بولا۔

آیان اور زینب حشمت صاحب کی گود میں بیٹھے ہوئے تھے، وہ بار بار انکو پیار کررہے تھے،۔ گھر کی رونیں کارہیں تھیں۔

"آغاجی! اپنا خیال رکھیے گا، دوائیاں وقت پر لیجیے گا" علیزے حشمت صاحب کے سینے سے لگتی نم آواز میں بولی۔ انہوں نے بھی آنکھیں پوچھتے ہاں میں سر ہلایا۔

سبھی سے مل کر وہ گاڑی میں بیٹھنے لگے، جب دروازے سے عثمان کی گاڑی اندر داخل ہوئی، انکو تیار ہوا دیکھ وہ سمجھ گیا وہ جارہے ہیں۔ گاڑی سے باہر نکل کر وہ بنا ملے اندر جانے لگا جب علیزے اور وقار اسکے سامنے آئے۔

"ملے گا نہیں" وقار نے بہت امید سی بولا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اب میری بہن نے فیصلہ کر ہی لیا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ رہے گی تو بھلا اب میں کیا کر سکتا ہوں، خوش رکھنا اسے" عثمان علیزے کو ایک نظر دیکھ کر وقار اے مخاطب ہوا۔ علیزے کو اسکے الفاظ تقلیف دیے۔ وہ جانتی تھی وہ بہت ناراض ہے۔

"معاف کر دے نا یار بس کر اب" وقار اسکے گلے لگتے ہوئے بولا۔

"میرے معاف کرنے نا کرنے سے کیا ہوتا ہے، تمہاری فلائیٹ ہے جاؤ" عثمان نے اسے علحیدہ کرتے ہوئے بولا۔ وقار کو کافی برا لگا۔ علیزے نے نم نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھا جسنے ہر موڑ پر اسکا ساتھ دیا تھا، آج وہ اس سے کس قدر ناراض تھا۔ وہ دونوں کو اگنور کرتے اندر کی طرف بڑھا۔

"چلو علیزے" وہ اندر بڑھتے عثمان کو دیکھ رہی تھی، آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے، وقار نے اسے کندھوں سے پکڑتے گاڑی میں بیٹھایا۔ سبھی انہیں ہاتھ ہلا کر بائے کر رہے تھے۔ شہیر انکو ایرپورٹ چھوڑنے جا رہا تھا آدھے گھنٹے میں وہ ایرپورٹ پہنچے۔ شہیر سے خدا حافظ کہتے وہ اندر کی طرف بڑھے۔

جہاز میں بیٹھے، علیزے نے کھڑی سے باہر دیکھا۔ جہاز ہوا میں اُڑ رہا تھا، پاکستان کا ساتھ اسکے ہاتھوں سے لمہ بالمہ چھوٹ رہا تھا۔ اسنے اپنی گود میں بیٹھے آیان کو سینے سے لگایا۔ اسکے ساتھ والی جگہ پر زینب اور اسکے ساتھ وقار بیٹھا تھا۔ انکے ساتھ سیٹ خالی تھی جو کہ آیان کی تھی پر وہ ڈر رہا تھا اسی لیے علیزے کی گود میں بیٹھ گیا۔ وہ آیان کو پانی پلا رہی تھی، جب زینب کی خود پر ٹکی نظروں کو دیکھتے اسنے اسکی طرف دیکھا۔ وہ فوراً نظریں ہٹا گئی۔ اور اپنے بیگ سے ٹبلٹ

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

نکال کر اسے چلانے لگی۔ علیزے نے اسکی آنکھوں میں ایک پل کے لیے دیکھا تھا پر جو اداسی اور ادھوراپن اسے محسوس ہوا۔ اسکا دل بھیگا۔ وہ اسے آیان کے ساتھ پیار کرتے دیکھ رہی تھی۔ اور شائد اداس ہو گئی تھی۔

"سومائی پرنسس کیا کھیل رہی ہے؟" وقار نے بھی اسکا انداز نوٹ کیا تبھی اسکے کندھوں کے گرد بازو ولپیٹ کر بولا۔

"گیمز" وہ ہولے سے بولی۔ آیان تو سو چکا تھا۔ علیزے کے دماغ میں اب زینب گھوم رہی تھی۔ اسنے یہ رشتہ دوبارہ قبول کیا تھا۔ اسکے ساتھ اسے زینب کو بھی ماں کا پیار دینا تھا۔ ان دنوں میں وہ دھیان نادے پائی پر ابھی زینب کی نظروں میں چھپی محرومی کو اسنے دل سے محسوس کیا اور خود سے وعدہ کیا اب وہ اسے اتنا پیار دے گی کہ وہ پچھلے سارے غم بھول جائے گی۔

وہ لوگ امریکہ لینڈ کر چکے تھے، وقار کا ڈرائیور گاڑی لے کر پہلے ہی ریڈی تھا، آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ لوگ گھر پہنچے، آیان اور زینب دونوں سوئے ہوئے تھے۔ اتنے لمبے سفر کے بعد وہ تھک بھی چکے تھے۔ وقار نے زینب کو کندھے سے لگایا، علیزے بھی آیان کو کندھے سے لگائے گھر میں داخل ہوئی۔ اتنے برے گھر کو دیکھ وہ کافی حیران ہوئی، باہر کافی برالان تھا جسکی ایک طرف گھاس لگا ہوا تھا اور ساتھ بیٹھنے کا انتظام تھا۔ گھر کے اندر داخل ہوں تو ایک براسالوینگ روم تھا، کافی کمرے نیچے تھے، اور ساتھ کیچن تھا، اوپر بھی کافی کمرے تھے، سبھی کو بہت اچھے سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔ وقار نے اسے بچوں کے کمرے میں آنے کا اشارہ کیا، زینب اور آیان کے لیے وہاں دو بیڈ لگے ہوئے تھے، یہ کام اسنے کچھ دن پہلے ہی کروایا تھا۔ دونوں کو لٹا کر دونوں باہر آئے۔ سارا سامان انکے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"سو بیگم کیا ہم آپکو ہمارا کمرہ دیکھائیں" وقار نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے شوخ لہجے میں کہا۔

"افکورس" وہ بھی مسکرا کر بولی۔ وقار اسے اپنے کمرے میں لے آیا۔

بلیک اینڈ وائٹ کلر کی کمبینیشن میں فل کمرہ ڈیکوریٹ تھا۔

"نائیس" وہ پورے کمرے کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"اتنے لمبے سفر سے تم تھک گئی ہو گی، آرام کر لو میں آتا ہوں" وقار کبڈ سے دو فائلز پکڑتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟"علیزے کو اسکا اس وقت جانا بالکل پسند نا آیا۔ وہ ابھی ابھی تو آئے تھے۔

"میں آفس جا رہا ہوں کافی کام پھیلا ہوا ہے، سب سمیٹنا ہو گا ورنہ کاف نقصان ہو سکتا ہے" وہ اسکے قریب آ کر بولا۔

"کبھی کام سے فرصت بھی لے لیا کریں، ہر وقت کام کام کام،" وہ چڑتے ہوئے بولی، وہاں پاکستان میں بھی اسنے کام ہی کیا تھا۔

"میڈیم کیا چاہتی ہو کنگال ہو جاؤں پھر خود ہی بولو گی بیکار شوہر ملا" وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

"فائن جائیں، میں تھک چکی ہوں میں تو لمبی تان کر سونے والی ہوں" وہ ناک چڑھاتے ہوئے بولا۔

"اوکے مائی وائفی، انتظار مت کرنا میں لیٹ ہو جاؤں گا" وہ اسکی ناک دباتے ہوئے بولا۔ اور کمرے سے چلا گیا۔

علیزے کپڑے لیے واشروم میں گھسی، نہا کر فریش ہوئی اور پھر لمبی تان کر سو گئی۔

****

READERS CHOICE
Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اس بات کو ایک مہینا بیت چکا تھا، رامین بہت خاموش خاموش سی رہنے لگی تھی، گھر کے کاموں اور عمر کو سنبھالنے میں سارا دن گزر جاتا، عثمان آفس کے کام کی وجہ سے کافی مصروف رہتا، رامین کافی ناراض تھی، اور اس بات سے وہ زیادہ دکھی تھی کہ ان دنوں میں ایک دفع بھی عثمان نے اسے منانے کی کوشش نہیں کی۔ وہ اوپر کمرے میں شفٹ ہو گئی تھی اور گھر میں کسی نے ان دونوں سے اس متعلق بات نہیں کی، وہ خود ہی اپنا رشتہ سنوار لیں سب یہی چاہتے تھے، پر ناراضگی اتنی لمبی ہو جائے گی کسی نے سوچا بھی نہیں تھا۔

عمر کو آج بہت بخار تھا، سمیر کے ساتھ وہ ہسپتال سے ہو کر آئی تھی۔

"رامین اب کیسی طبعیت کے میرے بچے کی؟" عابدہ بیگم نے اسے آتے دیکھا تو فوراً اسکے پاس آئیں اور سوئے ہوئے عمر کے سر پر پیار کیا۔

"بخار ہلکا سا کم ہوا ہے، پوری رات نہیں سویا اب کہی جا کر سویا ہے، میں اسے کمرے میں سلا آؤں" رامین انہیں جواب دے کر اسے لیے اوپر کمرے میں آئی۔ خود وہ رات سے ایک پل نہیں سوئی تھی۔ خود وہ پریگینسی کے ساتویں مہینے میں تھی، اوپر لاتے لاتے اسکی حالت خراب ہو گئی۔ اسکے ساتھ ہی وہ بیڈ پر دراز ہوئی۔ تبھی عروج جوس کا گلاس لے کر آ گئی۔ جو کہ عابدہ بیگم نے ہی بنا کر بجھوایا تھا۔ اسنے خاموشی سے جوس پیا اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔

عروج باہر آ گئی۔

"ہائے پاٹنر! سن" وہ جا رہی تھی تبھی سمیر نے اسے روکا۔ عروج نے پلٹ کر اسکی طرف دیکھا۔ حشمت صاحب نے دو ہفتے پہلے ہی دونوں کا رشتہ طے کیا تھا دو ہفتے میں انکا نکاح تھا۔ اور پڑھائی کے بعد رخصتی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیا ہے؟"

"یار بولا نا سوری اب اتنا ناراض ہو گی تو کیسے رہوں گا" سمیر معصوم سا منہ بنا کر بولا۔ دونوں کی کل سے لڑائی چل رہی تھی کیونکہ سمیر نے اسے دوست کے گھر لے جانے سے منع کر دیا تھا۔

"جیسے ابھی رہ رہے ہو رہنا اسی طرح ویسے بھی میں تمہارے لیے اہم تھوڑی ہوں، اس دن بھی سب کے سامنے کتنے برے انداز میں بات کی" وہ منہ بسورتے ہوئے بول رہی تھی۔

"اچھا یہ لے کان پکڑ کر معافی مانگتا ہوں، ویسے میں باہر پیزہ کھانے جا رہا ہوں اگر چلنا ہے تو بتاؤ" سمیر نے اسے لالچ دیا۔

"اگر پیزہ کے ساتھ آئس کریم بھی ہو گی تب چلوں گی" عروج نے ساتھ شرط رکھ دی۔ اور اپنے بال ایک ادا سے جھٹکے جیسے اس پر احسان کر رہی ہو۔ سمیر کو سخت تاؤ چڑھا پر ابھی وقت نرمی کا تھا۔

"افکورس مائی پاٹنر، سوری ہونے والی لائف پاٹنر" سمیر دو قدم اسکی طرف آتے ہوئے بولا۔ اسکی حرکت سے عروج کچھ پلوں میں ہی سرخ ہوئی۔ اور پھر مسکراتی اسکے ساتھ چلی گئی۔

**************************"**

وہ رات کو اپنے کمرے میں آیا تو پورا کمرہ خالی اسکا منہ چڑا رہا تھا۔ اب وہ فرسٹرٹ ہو رہا تھا، اسے لگا رامین خود واپس آ جائے گی، پر وقت کے ساتھ اسکی ضد کو دیکھتے وہ بھی ضد میں آ گیا۔ اور ضد تو ہمیشہ ہمارا نقصان ہی کرتی ہے۔ آج صبح وہ عمر کی طبیعت کا بھی سن چکا تھا اور صبح اسے دیکھ بھی آیا تھا جب وہ کمرے میں نہیں تھی۔ کمرے کی ہر چیز اسکی

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

یاد دلاتی تھی،اور آج تو اسکی برتھ ڈے تھی۔ رامین نے وہ بھی وش نہیں کی تھی وہ سارا دن اسکی وش کا انتظار کرتا رہا۔۔ عمر کو دیکھنے کے لیے وہ چینج کر کے اوپر اسکے کمرے میں آیا جہاں وہ ابھی براجمان تھی۔ کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر قدم رکھتے دروازہ بند کیا۔ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا بس ہلکی سی روشنی لمپ کی شکل میں جل رہی تھی۔ سامنے بیڈ پر عمر سویا ہوا تھا باقی کا بیڈ خالی تھا اور باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی وہ اندر تھی۔۔ وہ چلتا ہوا عمر کے قریب آیا۔ اسکا بخار چیک کیا۔ جو کہ اب اتر چکا تھا۔ اسکے ماتھے پر پیار کرتے اس پر کمبل درست کرتے وہ پلٹا اور کمرے سے باہر جانے لگا جب واشروم کا دروازہ کھلا۔ اور چہرے کو پونچھتی وہ باہر آئی۔ بلیک شلوار قمیض پہنے دوپٹے سے بے نیاز بال کیچر میں باندھے پاؤں میں چپل پہنے وہ اسکے سامنے کھڑی تھی۔ کئی دنوں بعد اسکی شکل دیکھی تھی۔ وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔ ٹاول سے چہرہ پونچھتے اسے ایک سے چکر آیا۔ اور گرنے لگی۔ عثمان نے جلدی سے جا کر اسے پکڑا۔

"رامین تم ٹھیک ہو؟" وہ پریشانی کے عالم میں بولا۔ رامین کا سر جب سنبھلا تو اسے احساس ہوا اسکے قریب کون ہے۔ وہ جھٹ سے علیحدہ ہوئی۔

"آپکو کیا فرق پڑتا ہے میں جیوں یا مروں" وہ ٹاول سائیڈ پر رکھتی بالوں کو دوبارہ کیچر میں لپیٹتی بیڈ پر عمر کے پاس جا کر بیٹھی۔ اور سر پیچھے ٹکا دیا۔

"رامین اگر طبعیت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس چلیں؟" عثمان فکر مندی سے بولتے اسکے پاس آکر بیٹھا۔ رامین نے آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔ کچھ پل وہ بس دیکھتی رہی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اچھا ہو گا یہاں سے چلے جائیں" وہ سخت لہجے میں بولی۔ عثمان نے گہرا سانس لیا۔اور اسکی طرف دیکھا۔ پھولے پھولے گالوں میں وہ اسے ناراضگی میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"یہ والی ناراضگی کچھ زیادہ ہی لمبی نہیں ہو گی؟ایک مہینا ہو گیا۔اب بہت زیادہ ہو رہا ہے، پلیز بس کرو اور چلو میرے ساتھ، پتہ کتنے دنوں سے صحیح سے سو نہیں پا رہا بہت یاد آتی ہے، مس کرتا ہے، چلو نا ناراضگی ختم کرتے ہیں" عثمان اسکے گالوں پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولا۔رامین نے اسکا ہاتھ جھٹکا۔وہ اسکی ناراضگی جتنانے کے انداز پر مسکرایا۔

"او تو آپکو یاد ہے ایک مہینا ہو گیا۔ عثمان سچ میں ایک مہینا ہو گے، اور ویسے بھی آپ تو طلاق دے رہے تھے، ابھی بھی دے دیں اتنے مہینے خاموش کیوں رہے ابھی تک تو نئ شادی بھی ہو جانی تھی۔" وہ طنزیہ لہجے میں بول رہی تھی۔چہرے پر ناراضگی تھی۔عثمان کو بھی اپنی اس دن کی حرکت یاد آئی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں ایسا کر سکتا ہوں، اپنی جان کو چھوڑ کر خود زندہ کیسے رہ سکتا ہوں، اور تم تو جانتی ہو تمہارا شوہر بہت پاگل بدتمیز، کھڑوس، اور ڈفر ہے ایسی بکواس کر دی۔اسکے لیے معاف کر دو پلیز اب مزید میں تمہاری ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا" وہ اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا۔

"عثمان آپکو یہ سب آسان لگ رہا ہے، میں سچ میں بہت دکھی ہوں، ان سالوں میں آپ نے کیا کچھ نہیں بولا مجھے اور میں ہر دفع معاف ہی کرتی رہی۔عورت ہوں نا اپنے بچوں کے لیے معاف تو کرنا ہی پڑتا ہے، اور آپ ٹھہرے مرد

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بات کر کے یوں بھول گے جیسے کبھی کی ہی ناہو، کتنی آسانی سے چھوڑ رہے تھے، جیسے مجھ سے تو کوئی واسطہ ہی ناہو"

رامین ایکی بار رونے لگ گئی۔ وہ روتے روتے بول رہی تھی۔ عثمان کو اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔ ایسے معافی نہیں ملنے والی۔

"رامین میرے لیے وہ سب آسان نہیں تھا، میں شائد علیزے کے معاملے میں کچھ زیادہ ہی سینسٹو تھا، جانتا ہوں اس دوران بھی بہت غلط تھا اسکا احساس مجھے ہے، میں نے وہ سب غصے میں کیا تھا، تم یہ بھی اچھے سے جانتی ہو کتنی محبت کرتا ہوں، اپنی زبان اور غصے کی وجہ سے میں نے تمہیں بہت ہرٹ کیا اور پچھلے چھ مہینے سے اسکی سزا تمہاری ناراضگی کی صورت میں پا رہا ہوں۔ مجھے لگا تم خود آ جاؤ گی پر مجھے معلوم نہیں تھا میری بیوی اتنی ضدی ہے" عثمان اسکی طرف دیکھتے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا۔ اور رامین سوں سوں کرتے اسکی سن رہی تھی۔

"کیا بھروسہ آپ دوبارہ ویسی بات نہیں بولیں گے غصے میں طعنے نہیں ماریں گے" وہ روٹھے ہوئے لہجے میں بولا۔

"مر کر بھی ایسا دوبارہ نہیں بولوں گا وعدہ میری جان" وہ اسکے دونوں ہاتھوں کا بوسہ لیتے ہوئے بولا۔

"دیکھتے ہیں آپ کتنے اپنے الفاظوں پر کھڑے ہوتے ہیں" رامین نے آنکھیں گھماتے ہوئے بولا۔

"تو مان گئی میری بیوی، پتہ ہوتا اتنی جلدی مانوں گی تو اپنی ضد کو پرے چھوڑ کر کب کا آ گیا ہوتا" وہ مسکراتا ہوا کھڑا ہوا اور عمر کو تھوڑا سا سائیڈ پر کیا اور اسکے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔ اور اسکے گرد بازو پھیلا دیے۔

"ویسے تھوڑی دیر پہلے دوسری شادی والی بات کیا ابھی بھی سکتی ہے؟" عثمان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

"جان نکال دوں گی" رامین اسکے کندھے پر تھپڑ مارتے ہوئے بولی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اوکے اوکے" وہ ہنساتھا۔رامین نے سکون سے اسکے سینے سے سر ٹکادیا۔

"ہیپی برتھ ڈے" کچھ پل بعد وہ ہولے سے بولی۔عثمان مسکرایا۔۔

"زیادہ جلدی نہیں یاد آگئی؟" وہ اسکا چہرہ اوپر کرتے ہوئے بولا۔

"ہاں تو میں ناراض تھی نا،ایسے میں وش کرتی تو ناراضگی کا کیا کرتی" رامین دانت نکال کر بولی۔عثمان نے اسکے گال کھینچے۔اور ماتھے سے بال ہٹاتے بوسہ دیا۔

"سوری میں آپکو گفٹ نہیں دے رہی غصے میں لیا ہی نہیں" وہ اسکے ہاتھ پر انگلیاں گھماتے ہوئے بولی۔

"مجھے تم اس سے بھی پیارا گفٹ دے رہی ہو" اسنے اسکے کان کے قریب سرگوشی کی۔وہ پل میں سرخ ہوئی۔اور اسکے سینے میں منہ چھپادیا۔عثمان نے ہنستے ہوئے اسے سینے میں بھیچا۔اور اپنی انکھیں سکون سے موندھ دیں جانتا تھا آج تو سکون کی نیند ملے گی۔اتنے دنوں سے جس سکون کی تلاش میں وہ تھا آج وہ مل گیا۔اور کچھ ہی دیر میں وہ سو گیا۔

رامین اسے سوتا دیکھ سیدھا ہوئی اور اسکے بالوں میں ہاتھ چلانے لگی۔

وہ جانتی تھی عثمان نے وہ سب غصے میں بولا پر اسکی غلطی کا احساس کروانے کے لیے اسنے اسے بلایا نہیں تھا۔اور آج جب وہ خود معافی مانگنے آیا تو اسنے معاف کردیا۔اور معاف کیوں نا کرتی جانتی تھی۔وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے۔ اور وہ خود بھی اسکے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔مزید ناراضگی کا کوئی فائدہ بھی نہیں تھا۔تھوڑے سے نخرے دیکھا کر مان جانے میں ہی تو مزہ ہے۔

******""""""""**********************

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

وہ ڈنر تیار کر رہی تھی۔ امریکہ آئے اسے ایک مہینا ہو چکا تھا۔ اس ایک مہینے میں ہی وقار نے پرو کر دیا تھا کہ وہ اسے کتنا چاہتا ہے، وہ صبح نو بجے آفس جاتا اور چھے بجے کے قریب واپس آجاتا باقی کا سارا وقت وہ بچوں اور علیزے کو دیتا۔ علیزے اسکے سنگ بے حد خوش تھی۔ آیان یہاں آکر بہت خوش تھا۔ زینب سے علیزے کو جُڑنے میں کچھ وقت لگا پر اب ان دونوں کی بہت اچھی دوستی تھی۔ وہ اسے ماما کہہ کر پکارتی اور وہ اسے بالکل اپنے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتی۔ آیان کو زینب کے سکول میں داخل کروا دیا۔ ویک اینڈ کو وقار ان تینوں کو لیے باہر جاتا اور سارا دن انکے ساتھ بیتاتا۔ وہ اپنی اس چھوٹی سی دنیا میں بہت خوش تھے۔ علیزے کھانا خود بناتی گھر کے سارے کام تو ورکرز کر دیتے تھے۔ وہ کافی بور ہوتی تو پاکستان کال ملا لیتی۔

وقار گھر پہنچا، وہ کیچن میں کھانا بنا رہی تھی۔ وہ سیدھا کیچن میں آیا۔ موبائل پر وہ کسی کو میل کر رہا تھا۔

"کیا بن رہا ہے" موبائل کو بند کرتے وہ علیزے کے پیچھے ایا اور اسکے کندھے سے تھوڑی نکاتے ہوئے پوچھا۔

"صبح اپ ہی بریانی کی فرمائش کرکے گے تھے اور اپ کے وہ دو انمولوں نے ہمیشہ کی طرح ماما ہمیں میکرونی کھانی ہے کی فرمائش کی ہے" علیزے کافی چڑی ہوئی تھی۔ وقار اسکی بات سن کر ہنسا۔ اسکا رخ اپنی طرف موڑتے اپنے بازو اسکے کندھوں کر گرد باندھے۔

"کیا بات ہے؟ پہلے تو کھانا بناتے اتنا غصہ نہیں آیا۔ کوئی بات ستا رہی ہے؟" وہ اسکی انکھوں میں انکھیں ڈالے بولا۔

علیزے نے نظریں چُرائیں۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کل بھائی کی برتھ ڈے ہے میں نے میسج کیا انہوں نے پڑھ کر بھی کوئی جواب نہیں دیا، میں نے کال کی انہوں نے کاٹ دی" بولتے بولتے اسکی آنکھوں سے پانی نکلتا گالوں پر بہا۔

"اُو تو یہ بات ہے، چلو میں ابھی بات کرواتا ہوں" وقار اسکے گالوں کو صاف کرتے ہوئے بولا۔ اور ساتھ ہی عثمان کے نمبر پر کال ملا دی۔

"میری کال وہ نہیں اُٹھاتے آپ! تو بہت دور کی بات ہے، نہیں اُٹھائیں گے، آپ نے انہیں زیادہ ہرٹ کیا ہے میں نے نہیں دیکھنا نہیں اُٹھائیں گے" وہ چکن میں چمچ مارتے ہوئے بولی۔ وقار اسکی بات پر مسکرایا۔

"ہاں جگر کیا حال ہے؟" تبھی فون میں سے عثمان کی آواز آئی۔ علیزے کی تو آنکھیں ہی پھٹی رہ گئیں۔

"میں ٹھیک تو سنا" وقار مسکرا کر جواب دیتا علیزے کو چڑا گیا۔ علیزے غصے سے اسے گھور رہی تھی۔ اور جلدی سے اسکے پاس آتے موبائل کا رخ اپنی طرف کیا۔

"میری کال کاٹ دی میسج تک کا جواب نہیں دیا اور وقار سے کیسے جگر جگر کر کے باتیں کر رہے ہیں کیا میں اتنی بری ہوں بھائی" بولتے بولتے وہ رو دی۔ عثمان اور وقار مسکرا دیے۔

"بس کر اب مزید مت ستا، بات کر لے" وقار نے ہنس کر بولا۔ علیزے نے دنوں کو دیکھا۔

"ارے میری رو تلو بہن چپ کر جاؤ میں ناراض نہیں ہوں، میں نے میسج دیکھے تھے، بس جان بوجھ کر مزید ستانے کے لیے اگنور کیا سوری" عثمان کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولا۔

"اب مجھے آپ دنوں سے بات نہیں کرنی" علیزے اپنی بریانی کی طرف آتے ہوئے بولی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"ارے اس میں میرا کیا قصور" وقار تو بات نا کرنے کا سن کر حیرانگی سے بولا۔

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"آپ توچپ ہی رہیں، بھائی سے دوستی ہو گی اور مجھے بتایا بھی نہیں" وہ اپنا غصہ اب اس پر نکال رہی تھی۔ عثمان دونوں کو لڑتے دیکھ مسکرایا۔ ابھی ایک ہفتہ پہلے ہی وقار نے اسے کافی میسج کیے تھے کہ اسے بات کرنی ہے پر وہ اگنور کرتا گیا۔ پھر وقار نے اسے ایک میل بھیجی جس میں ڈاکومینٹس تھے، عثمان اسے دیکھ کر شاک ہوا، اس میں طلحہ صاحب نے جو پچاس لاکھ روپے نکالے تھے اسکے ڈاکومینٹس تھے یہ تو اسے معلوم تھا۔ اسکے نیچے جو ڈاکومینٹس تھے، اس میں باقی کے بچاس لاکھ اور مزید کچھ پیسے نکالے گے تھے اور نکالنے والے کا نام پڑھ کر وہ شاک ہوا تھا وہ اور کوئی نہیں بلکہ معاز تھا۔ اسکا دوست جس پر اسنے اتنا یقین کیا۔ سارے ثبوت اسکے سامنے تھے۔ اسنے آفس جاتے ہی اس سے پہلے پوچھا، وہ ایسے کام پہلے بھی کرتا تھا، اور عثمان کا دوست بن کر گھر مین گھسنے کا پلین تھا۔ اور عثمان تو اس سے علیزے کی شادی بھی کروانے کے لیے تیار تھا۔ اب جا کر اسے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔ اسنے معاز کے خلاف کیس کیا، اسے پولیس اریسٹ کو کے لے گئی۔ اسکے بعد عثمان نے وقار سے بات کی، دونوں کے درمیان جو دیوار تھی وہ آہستہ آہستہ گر گئی۔ کل علیزے کے میسج دیکھ کر وہ مسکرایا جواب دینے ہی والا تھا کچھ شرارت سوجھی تو

کال بھی کاٹ دی۔ وہ اپنے برے رویے کی معافی بھی مانگنا چاہتا تھا۔ آج فری ہو کر وہ کال کرنے والا تھا اس سے پہلے وقار کی کال آگئی۔

"تمہاری اس بھائی نے ہی مجھے بتانے سے منع کیا تھا" وقار نے سارا قصور اس پر ڈال دیا۔

"بھائی میں کیا اتنی بری ہوں میرے سے اتنا ناراض ہیں؟" وہ نم انکھوں سے سکرین پر نظر آتے عثمان کو دیکھتے بولی۔

"پگلی، بھائی بھلا اپنی بہنوں سے ناراض ہوتے ہیں، ہاں پہلے تھوڑا سا ناراض تھا پھر مجھے خود کی غلطی کا احساس ہوا، میں نے تم دنوں کے ساتھ کافی روڈلی بیہو کیا، اسکے لیے سوری" وہ کان کو پکڑتے ہوئے بولا۔

"ایسے مت کریں، میں بالکل ناراض نہیں بلکہ اب خوش ہوں" وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی۔ کافی دیر دونوں باتیں کرتے رہے۔ وقار چینج کر کے واپس آیا۔ تب تک کھانا تیار تھا۔ علیزے ٹیبل پر لگا چکی تھی۔ آیان اور زینب بیٹھے اسی کا انتظار کر رہے تھے۔ چاروں نے مل کر کھانا کھایا۔ علیزے ناراضگی جتا رہی تھی۔ کیونکہ اسنے اس سے چھپایا۔ اور وقار اسکی ناراضگی دیکھ مسکرایا۔ کھانے کے بعد برتن صاف کر کے وہ باہر آئی تو سامنے وہ تینوں کوٹ پہنے ایان اور زینب سر پر ٹوپی پنے پاؤں میں جو گرز، ڈالے کہی جانے کو تیار تھے۔

"آپ سب اس وقت کہاں جانے کی تیاری میں ہیں؟" اسنے کمر پر ہاتھ رکھے تینوں کو گھورتے پوچھا۔

"ہم واک پر جا رہے ہیں، اور ابھی تو سات بجے ہیں دیر تھوڑی ہوئی ہے باہر بہت پیارا موسم ہے جلدی سے یہ کوٹ پہنوں، اور یہ مفلر بھی، اور ہاں یہ ٹوپی بھی" وقار اگے بڑھ کر جلدی جلدی اسے پہنانے لگا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"اف وقار کیا کر رہے ہیں؟ میں بچی تھوڑی ہوں "علیزے نے ٹوپی اتارے منہ بسور کر بولا۔ اور جو گرز پہن کر ان کے ساتھ باہر آئی۔ وہ چاروں چلتے ہوئے ساتھ بنے پارک میں آئے جہاں لوگ اپنی فیملیز کے ساتھ آئے تھے۔ دونوں بچے جھولے لینے چل دیے۔ علیزے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ ہلکی ہلکی سی ہوا چل رہی تھی جو موسم کو اور ٹھنڈا بنا رہی تھی۔ وہ اپنے ہاتھ رگڑ رہی تھی۔ وقار نے اگے بڑھ کر اپنا کوٹ اسکو پہنایا۔

"میں ٹھیک ہوں آپکو ٹھنڈ لگ جائے گی" وہ فکر مندی سے بولی۔

"نہیں لگتی، اپنی حالت دیکھو سردی کی وجہ سے کانپ رہی ہو" اسکی ناک لال ہو رہی تھی۔ وقار نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اور گرمائش دینے لگا۔ وہ اسکے کیر نگ انداز پر مسکرائی۔ تھوڑی دیر پہلے والی ناراضگی کہی جاسوئی تھی۔ ان دونوں میں اسنے ہر پل محسوس کروایا تھا کہ اسکا فیصلہ غلط نہیں ہے۔ اسنے معاف کر کے کچھ غلط نہیں کیا، اسے ایک چانس دے کر چاروں کی زندگی کو بچا لیا۔ وہ اس ایک مہینے میں بہت خوشیاں محسوس کر چکی تھی۔ اور اسکے سنگ ابھی اور کرنی تھیں۔ اسکی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تھی۔

"کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟" وقار نے اسے کہی اور ہی جہاں میں کھویا پایا تو پوچھا۔

"کہی نہیں" وہ نفی میں سر ہلاتی بچوں کی طرف بڑھی۔ وقار ٹھٹکا اسکی انکھیں نم کیوں تھیں۔ وہ پریشان ہوا۔

تھوڑی دیر بعد وہ گھر آگے آتے ہی علیزے نے بچوں کو کمرے میں سلا دیا۔ صبح سکول بھی جانا تھا۔ وہ کان نپٹا کر کمرے میں آئی۔ کمرہ خالی تھا اسنے بالکنی میں دیکھا تو وہ وہی ریلنگ کے ساتھ کھڑا باہر کی روشنیوں کو دیکھ رہا تھا۔ وہ اسکے پاس چلی آئی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"کیا ہوا آپ یہاں کیا کر رہے ہیں سردی ہے" وہ اسکے پاس آکر بولی وہ جو خیالوں میں تھا اسکی اواز پر چونکا۔ اور اسکی طرف دیکھا۔

"علیزے ایک سوال پوچھوں؟" اسنے ہمت کر کے بولا۔ علیزے اپنے گرد چادر کو ٹھیک سے لیتی ہاں میں سر ہلا گئی۔

"کیا تم خوش ہو؟ آئی مین کہی تم پریشان تو نہیں ہو؟ یا میرے سے ناراض تو نہیں؟" وقار نے ہمت کر کے پوچھا۔

"آپکو ایسا کیوں لگا؟" علیزے نے سوالیہ انداز میں کہا۔ وہ اسکی وجہ جاننا چاہتی تھی۔

"کچھ دیر پہلے پارک میں میں نے تمہاری آنکھیں نم دیکھیں اسی لیے" وہ ہولے سے بولا۔ اور چہرہ جھکا گیا۔ علیزے اسکی بات سن کر مسکرائی۔ اور اگے بڑھی اسکا چہرے کے دونوں اطراف ہاتھ رکھے چہرہ اوپر کیا۔

"وہ تو خوشی کی وجہ سے تھی۔ میں بہت خوش ہوں، آپکے ساتھ زندگی گزارتے مجھے سکون مل رہا ہے، مجھے احساس ہو رہا ہے میرا فیصلہ غلط نہیں تھا، میرا آپکو معاف کرنا غلط نہیں تھا اور اسکو آپ نے پروف کیا ہے، آپکی محبت، کیر کو دیکھ کر آنکھیں نم ہوئیں تھیں" وہ مسکرا کر بول رہی تھی اور وقار کو اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہو رہا تھا ورنہ پچھلے ایک گھنٹے سے ہزاروں سوچیں اسکے دماغ میں آرہیں تھیں۔

"ہمم شکر ہے کوئی سیریس بات نہیں، بالکل پاگل ہو اس میں رونے والی کیا بات تھی، میں ہمیشہ اپنی علیزے کا ایسے ہی خیال رکھوں گا، زندگی میں کی گئی غلطیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش پوری زندگی کروں گا" وہ اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

"پرانی باتیں بھول جائیں، میں آپکے سنگ خوش ہوں "علیزے اسکے گرد حصار مظبوط کرتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولی۔

"آئی لو یو علیزے" وہ اسکا ماتھا چومتے ہوئے بولا تھا۔ علیزے ہولے سے مسکرائی، اور اپنی انکھیں بند کر لیں۔ وقار جانتا تھا اسکا جواب نہیں آئے گا۔

"آئی لو یو ٹو وقار" وہ ہولے سے بولی۔ وقار کو یقین نا آیا۔ اسنے جواب دے دیا۔ دونوں وہاں کھڑے کافی دیر باتیں کرتے رہے۔ ایک دوسرے کے سنگ زندگی کے خواشگوار لمحے گزار رہے تھے، زندگی کو اسکی خوبصورتی کو محسوس کر رہے تھے۔ کبھی کبھی کسی انسان کو اسکی غلطی ہی تلافی کے لیے ایک موقع دے دینے سے کافی چیزیں بدل سکتیں تھیں، جانتی ہوں ایک دفع یقین ٹوٹ جائے تو اسکو جڑنے میں وقت لگتا ہے، پر اگر کوئی اپنے عمل سے آپکو یہ بھروسہ دے کہ وہ یہ موقع ڈیزو کرتا ہے تو اسکو ایک موقع دینا چاہیے۔ کبھی کبھی ایک موقع آپکی پوری زندگی بدل سکتا ہے

ختم شدہ۔۔

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com